الفصل الثّالِثُ: أهل البيت

تیسری فصل: اہل بیت علیہم السلام

3/1

فَضائِلُ أهلِ البَيتِ

اہل بیت علیہم السلام کے فضائل

124.تأويل الآيات الظاهرة عن زيد بن عليّ عن أبيه عن جد: كانَ رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وآله في بَيتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَأُتِيَ بِحَريرَةٍ [1]، فَدَعا عَلِيّا وفاطِمَةَ وَالحَسَنَ وَالحُسَينَ عليهم السلام فَأَكَلوا مِنها، ثُمَّ جَلَّلَ عَلَيهِم كِساءً خَيبَرِيّا، ثُمَّ قالَ: «إِنَّما يُريدُ اللهُ لِيُذهِبَ عَنكُمُ الرِّجسَ أهلَ البَيتِ ويُطَهِّرَكُم تَطهيرًا» [2] فَقالَت أُمُّ سَلَمَةَ: وأنا مَعَهُم يا رَسولَ اللهِ؟ قالَ: إنَّكِ إلى خَيرٍ [3]

۱۲۴) تاویل آلآیات ظاہرہ میں زید بن علی نے امام زین العابدین سے نقل کیا ہے: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام سلمہ کے حجرے میں تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے خاص قسم کی غذا لائی گئی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی، فاطمہ، حسن و حسین علیہم السلام کو دعوت دی اور انہوں نے اس غذا سے کھایا۔ پھر خیبر والی عبا ان کے اوپر ڈال کر فرمایا: خدا نے تم اہل بیت علیہم السلام کو پاک رکھنے کا ارادہ کیا ہے جیسے پاک رکھنے کا حق ہے۔ ام سلمہ نے کہا: اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا میں بھی ان میں سے ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تو خیر پر ہے۔

125.الفتوح عن الإمام الحسين عليه السلام: إنّا أهلُ بَيتِ الطَّهارَةِ الَّذينَ أنزَلَ اللهُ عز و جل عَلى نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله فَقالَ: «إِنَّما يُريدُ اللهُ لِيُذهِبَ عَنكُمُ الرِّجسَ أهلَ البَيتِ ويُطَهِّرَكُم تَطهيرًا» [4]

۱۲۵) الفتوح میں امام حسین علیہ السلام نے فرمایا ہے: ہم اہل بیت وہ ہیں جن پر اللہ نے اپنے نبی محمدؐ پر یوں نازل

---

[1] الحريرةُ: دقيق يطبخ بلبن (الصحاح: ج2 ص628 «حرر»).
[2] الأحزاب: 33.
[3] تأويل الآيات الظاهرة: ج2 ص457 ح21، مجمع البيان: ج8 ص559 عن أُمّ سلمة نحوه، بحار الأنوار: ج25 ص213 ح3.
[4] الفتوح: ج5 ص17، مقتل الحسين للخوارزمي: ج1 ص185؛ تسلية المُجالس: ج2 ص153.

کیا ہے۔ خدا نے تم اہل بیت علیہم السلام کی طہارت کا ارادہ کیا ہے اور تم کو پاک رکھنے ارادہ کیا ہے۔

126. المناقب عن الإمام الحسين عليه السلام. في قَولِهِ تَعالى: «الَّذِينَ إِن مَّكَّنّ»: هٰذِهِ فينا أهلَ البَيتِ[1]

۱۲۶) مناقب ابن شہر آشوب میں امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: خدا کے ارشاد کے بارے میں یہ (آیت) ہم اہل بیت کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

127. الفتوح عن الإمام الحسين عليه السلام: إنّا أهلُ بَيتِ رَسولِ اللهِ صلى الله عليه وآله، وَالحَقُّ فينا، وبِالحَقِّ تَنطِقُ ألسِنَتُنا[2]

۱۲۷) الفتوح میں امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاندان ہیں، حق ہمارے پاس ہے اور ہماری زبان حق کہنے والی ہے۔

128. كمال الدين بإسناده عن الحسين عن أبيه علىّ صلوات ا قالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله: إنّي تارِكٌ فيكُمُ الثَّقَلَينِ، كِتابَ اللهِ وعِترَتي أهلَ بَيتي، ولَن يَفتَرِقا حَتّى يَرِدا عَلَيَّ الحَوضَ[3]

۱۲۸) کمال الدین میں ہے امام حسین علیہ السلام نے اپنے بابا علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: میں تمہارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، ایک خدا کی کتاب (قرآن) دوسری میرا خاندان و اہل بیت، یہ دو ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہیں ہوں گے۔ یہاں تک کہ (قیامت میں) حوض کوثر کے نزدیک میرے پاس آئیں۔

129. الكافي عن الحكم بن عتيبة: لَقِيَ رَجُلٌ الحُسَينَ بنَ عَلِيٍّ عليه السلام بِ الثَّعلَبِيَّةِ[4] وهُوَ يُريدُ كَربَلاءَ، فَدَخَلَ عَلَيهِ فَسَلَّمَ عَلَيهِ، فَقالَ لَهُ الحُسَينُ عليه السلام: مِن أيِّ البِلادِ أنتَ؟ قالَ: مِن أهلِ الكوفَةِ. قالَ: أما وَاللهِ يا أخا أهلِ الكوفَةِ، لَو لَقيتُكَ بِالمَدينَةِ لَأَرَيتُكَ أثَرَ جَبرَئيلَ عليه السلام مِن دارِنا

---

[1] المناقب لابن شهر آشوب: ج4 ص47، تأويل الآيات الظاهرة: ج1 ص342 ح23، بحار الأنوار: ج24 ص166 ح11.

[2] الفتوح: ج5 ص17، مقتل الحسين للخوارزمي: ج1 ص185، تسلية المجالس: ج2 ص153 وفيه «إنّا أهل بيت رسول الله صلى الله عليه وآله على الحقّ والحقّ فينا».

[3] كمال الدين: ص 239 ح 58 عن عبد الله بن محمّد بن علىّ التميمي عن الإمام الرضا عن آبائه عليهم السلام وراجع: إعلام الورى: ج2 ص180، وأهل البيت في الكتاب والسنّة/ تحقيق حول حديث الثقلين.

[4] الثَّعلبيَّةُ: من منازل طريق مكّة من الكوفة وهي ثلثا الطريق (معجم البلدان: ج2 ص78).

ونُزولِهِ بِالوَحيِ عَلى جَدّى، يا أخا أهلِ الكوفَةِ، أفَمُستَقَى النّاسِ العِلمَ مِن عِندِنا، فَعَلِموا وجَهِلنا؟! هذا ما لا يَكونُ[1]

۱۲۹) الکافی میں حکم بن عتبہ سے نقل کیا ہے: امام حسین علیہ السلام جب کربلا جا رہے تھے تو مقام ثعلبیہ پر ایک شخص نے آکر سلام کیا۔ امام علیہ السلام نے اس سے پوچھا: کہاں کے ہو؟ اس نے کہا: کوفے کا ہوں۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: ہاں، خدا کی قسم، اے کوفی بھائی! اگر میں تیرے ساتھ مدینے میں ملاقات کرتا تو تم کو ضرور ہمارے گھر میں جبرائیل علیہ السلام کے پاؤں کی جگہ دکھاتا اور وہ جگہ دکھاتا جہاں جبرائیل علیہ السلام ہمارے نانا پر نازل ہوتے تھے۔ اے کوفی بھائی، علم کی نہر ہمارے پاس ہو اور لوگوں کو تو پتہ ہو لیکن ہم کو پتہ نہ ہو؟ یہ نہیں ہوسکتا۔

130.شواهد التنزيل عن فاطمة بنت الحسين عن أبيها الحسين نَحنُ المُستَضعَفونَ، ونَحنُ المَقهورونَ، ونَحنُ عِترَةُ رَسولِ اللهِ، فَمَن نَصَرَنا فَرَسولَ اللهِ نَصَرَ، ومَن خَذَلَنا فَرَسولَ اللهِ خَذَلَ، ونَحنُ وأعداؤُنا نَجتَمِعُ «يَومَ تَجِدُ كُلُّ نَفسٍ مَّا عَمِلَت مِن خَيرٍ مُّحضَرًا»[2] الآيَةَ[3]

۱۳۰) شواهد التنزیل میں ہے فاطمہؑ، امام حسین علیہ السلام کی بیٹی نے اپنے بابا سے نقل کیا ہے کہ فرمایا: ہم مستضعف (کمزور ہوگئے) ہیں اور ہم مغلوب ہیں اور ہم ہی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاندان ہیں۔ جو بھی ہماری مدد کرے گا گویا اس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کی اور جس نے ہمیں چھوڑ دیا گویا اس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ دیا ہے ہم اور ہمارے دشمن ایک جگہ جمع ہوں گے اس دن جس دن جس نے بھی نیک اعمال انجام دیا ہوگا وہ حاضر ہوگا۔

131.تأويل الآيات الظاهرة عن الإمام الحسين عليه السلام لِأَصحابِهِ بِالطَّفِّ: أوَ لا اُحَدِّثُكُم بِأَوَّلِ أمرِنا وأمرِكُم مَعاشِرَ أولِيائِنا ومُحِبّينا وَالمُبغِضينَ لِأَعدائِنا، لِيُسهِلَ عَلَيكُم احتِمالَ ما أنتُم لَهُ مُعَرَّضونَ؟ قالوا: بَلى، يَابنَ رَسولِ اللهِ. قالَ: إنَّ اللهَ لَمّا خَلَقَ آدَمَ وسَوّاهُ وعَلَّمَهُ أسماءَ كُلِّ شَيءٍ وعَرَضَهُم عَلَى المَلائِكَةِ، جَعَلَ مُحَمَّدًا وعَلِيًّا وفاطِمَةَ وَالحَسَنَ وَالحُسَينَ أشباحًا خَمسَةً في ظَهرِ آدَمَ، وكانَت أنوارُهُم تُضيءُ فِي الآفاقِ مِنَ السَّماواتِ وَالحُجُبِ وَالجِنانِ وَالكُرسِيِّ وَالعَرشِ، ثُمَّ أمَرَ اللهُ

---

[1] الكافي: ج1 ص398 ح2، بصائر الدرجات: ص12 ح1، تفسير العيّاشي: ج1 ص16 ح9 عن الحكم بن عيينة نحوه، بحار الأنوار: ج45 ص93 ح34.

[2] آل عمران: 30.

[3] شواهد التنزيل: ج1 ص560 ح597.

المَلائِكَةَ بِالسُّجودِ لِآدَمَ تَعظيماً لَهُ، وإنَّهُ قَد فَضَّلَهُ بِأَن جَعَلَهُ وِعاءً لِتِلكَ الأَشباحِ الَّتي قَد عَمَّ أنوارُهَا الآفاقَ، فَسَجَدوا إلاّ إبليسَ أبى أن يَتَواضَعَ لِجَلالِ عَظَمَةِ اللهِ، وأن يَتَواضَعَ لِأَنوارِنا أهلَ البَيتِ، وقَد تَواضَعَت لَهَا المَلائِكَةُ كُلُّها، فَاستَكبَرَ وتَرَفَّعَ بِإِبائِهِ ذلِكَ وتَكَبُّرِهِ وكانَ مِنَ الكافِرينَ[1]

۱۳۱) تأویل الآیات الظاہرہ: کربلا میں امام حسین علیہ السلام نے اپنے ساتھیوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: کیا تمہیں اپنے اور تمہارے بارے میں اور ہمیں چاہنے والوں اور ہمارے دشمنوں کے بارے میں ایسی بات نہ بتاؤں کہ تم پر آنے والی ساری مصیبتیں آسان ہوجائیں؟

انہوں نے کہا: کیوں نہیں، اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند!

امامؑ نے فرمایا: خدا نے جب آدمؑ کو پیدا کیا اور اس کو ہر چیز کے نام بتائے اور فرشتوں کے سامنے پیش کئے تو محمدؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسن اور حسین علیہم السلام کو آدم علیہ السلام کی صلب میں رکھا اور ان پانچ کا نور آسمانوں، حجابوں، جنت، کرسی اور عرش پر چمک رہا تھا۔ پھر خدا نے تعظیم کے لئے فرشتوں کو آدم علیہ السلام کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دیا، کیونکہ خدا نے اس کو عظمت دی اور ان پانچ کے لئے ظرف قرار دیا تھا کہ ان کا نور ساری کائنات پر چھایا ہوا تھا۔ بس فرشتوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔ جس نے عظمت الٰہی اور ہم اہل بیت علیہم السلام کے نور کے سامنے تکبر کیا۔ درحالانکہ سب فرشتوں نے اس کے سامنے تواضع کیا ہوا تھا بس شیطان نے تکبر کیا اور تکبر کی وجہ سے کافروں سے ہوگیا۔

132.علل الشرائع عَن حَبيبِ بنِ مُظاهِرٍ الأَسَدِيّ: أنَّهُ قالَ لِلحُسَينِ بنِ عَلِيِّ بنِ أبي طالِبٍ عليهما السلام: أيَّ شَيءٍ كُنتُم قَبلَ أن يَخلُقَ اللهُ عز و جل آدَمَ عليه السلام؟ قالَ: كُنّا أشباحَ نورٍ نَدورُ حَولَ عَرشِ الرَّحمنِ فَنُعَلِّمُ المَلائِكَةَ التَّسبيحَ وَالتَّهليلَ وَالتَّحميدَ[2]

۱۳۲) علل الشرائع: حبیب بن مظاہر اسدی نے امام حسین علیہ السلام سے کہا: اس سے پہلے کہ خدا نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔ آپ علیہ السلام کیا تھے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: ہم نور کا سایہ تھے کہ خدا کے عرش کے اردگرد گھوم رہے تھے بس ہم نے فرشتوں کو تسبیح،

---

[1] تأويل الآيات الظاهرة: ج1 ص44 ح18، التفسير المنسوب إلى الإمام العسكري عليه السلام: ص219 ح101، بحار الأنوار: ج11 ص150 ح25.

[2] علل الشرائع: ص23 ح1، بحار الأنوار: ج60 ص311.

تہلیل اور تحمید سکھائی۔

133. كنز الفوائد بإسناده عن الحسين بن علي عليه السلام قالَ رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: دَخَلتُ الجَنَّةَ فَرَأَيتُ عَلى بابِها مَكتوبًا بِالذَّهَبِ: لا إلهَ إلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ حَبيبُ اللهِ، عَلِيُّ بنُ أبي طالِبٍ وَلِيُّ اللهِ، فاطِمَةُ آيَةُ اللهِ، الحَسَنُ وَالحُسَينُ صَفوَتَا اللهِ، عَلى مُبغِضيهِم لَعنَةُ اللهِ [1]

۱۳۳) کنز الفوائد میں امام حسین علیہ السلام سے ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: میں (جب) جنت میں داخل ہوا تو اس کے دروازے پر سونے سے لکھا ہوا تھا: اللہ کے علاوہ کوئی خدا نہیں، محمدؐ خدا کے حبیب، علی علیہ السلام خدا کے ولی، فاطمہؑ خدا کی نشانی، حسنؑ وحسینؑ خدا کے انتخاب شدہ (بندے) ہیں۔ ان کے دشمنوں پر خدا کی لعنت ہو۔

134. مئة منقبة بإسناده عن الحسين بن علي عليه السلام: قالَ رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: دَخَلتُ الجَنَّةَ فَرَأَيتُ عَلى بابِها مَكتوبًا بِالنّورِ: لا إلهَ إلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسولُ اللهِ، عَلِيُّ بنُ أبي طالِبٍ وَلِيُّ اللهِ، فاطِمَةُ أمَةُ اللهِ، وَالحَسَنُ وَالحُسَينُ صَفوَةُ اللهِ، عَلى مُبغِضيهِم لَعنَةُ اللهِ [2]

۱۳۴) مئۃ منقبۃ میں امام حسین علیہ السلام سے ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: جب میں جنت میں گیا تو میں نے دیکھا جنت کے دروازے پر نور سے لکھا ہوا تھا: خدا کے علاوہ کوئی معبود نہیں، محمدؐ اللہ کے رسول، علی بن ابی طالب علیہ السلام خدا کے ولی، فاطمہؑ خدا کی کنیز، حسن وحسین علیہم السلام خدا کے چنے ہوئے (بندے) ہیں۔ خدا کی لعنت ہو ان کے دشمنوں پر۔

3/2

خَصائِصُ أهلِ البَيتِ

صفاتِ اہل بیت علیہم السلام

135. الأمالي عن عبد الله بن منصور عن جعفر بن محمّد عل حَدَّثَني أبي عَن أبيهِ عليهما

---

[1] كنز الفوائد: ج 1 ص 149 عن موسى بن إسماعيل عن أبيه عن الإمام الكاظم عن آبائه عليهم السلام، بحار الأنوار: ج 27 ص 228 ح 30.

[2] مئة منقبة: ص 109 عن موسى بن إسماعيل عن أبيه عن الإمام الكاظم عن آبائه عليهم السلام.

السلام قالَ:...بَعَثَ عُتبَةُ [1] إلَى الحُسَينِ بنِ عَلِيٍّ عليه السلام فَقالَ: إنَّ أميرَ المُؤمِنينَ [2] أمَرَكَ أن تُبايِعَ لَهُ. فَقالَ الحُسَينُ عليه السلام: يا عُتبَةُ، قَد عَلِمتَ أنّا أهلُ بَيتِ الكَرامَةِ ومَعدِنُ الرِّسالَةِ، وأعلامُ الحَقِّ الَّذينَ أودَعَهُ اللهُ عز و جل قُلوبَنا، وأنطَقَ بِهِ ألسِنَتَنا، فَنَطَقَت بِإِذنِ اللهِ عز و جل. ولَقَد سَمِعتُ جَدّي رَسولَ اللهِ صلى الله عليه و آله يَقولُ: «إنَّ الخِلافَةَ مُحَرَّمَةٌ عَلى وُلدِ أبي سُفيانَ» و كَيفَ اُبايِعُ أهلَ بَيتٍ قَد قالَ فيهِم رَسولُ اللهِ صلى الله عليه و آله هذا؟ [3]

۱۳۵) امالی شیخ صدوق میں عبداللہ بن منصور نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ میرے بابا (امام باقر علیہ السلام) نے اپنے بابا (زین العابدین علیہ السلام) سے میرے لئے نقل کیا ہے کہ عتبہ نے امام حسین علیہ السلام کی جانب پیغام بھیجا اور کہا: مومنوں کے حاکم (یزید) نے حکم دیا ہے کہ اس کی بیعت کرو۔

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: اے عتبہ! تجھے پتہ ہے کہ ہم کرامت اہل بیت علیہم السلام اور رسالت کی کان ہیں اور حق کی واضح نشانیاں ہیں۔ جس خدا نے حق کو ہمارے دلوں میں امانت رکھا اور ہماری زبان کو اس کے لئے بولنے والی قرار دیا۔ خدا کی اذن سے کہتا ہوں کہ میں نے اپنے نانا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بیشک، ابوسفیان پر خلافت حرام ہے میں کیسے ایسے خاندان کی بیعت کروں جس کے بارے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے کہا ہو۔

136.الملهوف: أقبَلَ [الحُسَينُ عليه السلام] عَلَى الوَليدِ فَقالَ: أيُّهَا الأَميرُ! إنّا أهلُ بَيتِ النُّبُوَّةِ، ومَعدِنُ الرِّسالَةِ، ومُختَلَفُ المَلائِكَةِ، وبِنا فَتَحَ اللهُ وبِنا خَتَمَ اللهُ، ويَزيدُ رَجُلٌ فاسِقٌ شارِبُ الخَمرِ، قاتِلُ النَّفسِ المُحَرَّمَةِ، مُعلِنٌ بِالفِسقِ لَيسَ لَهُ هذِهِ المَنزِلَةُ، ومِثلي لا يُبايِعُ مِثلَهُ، ولكِن نُصبِحُ وتُصبِحونَ، ونَنظُرُ وتَنظُرونَ أيُّنا أحَقُّ بِالخِلافَةِ وَالبَيعَةِ [4]

۱۳۶) ملھوف میں ہے جب امام حسین علیہ السلام، ولید کے پاس آئے تو امام علیہ السلام نے فرمایا: اے امیر! ہم نبوت کا خاندان، رسالت کا خزانہ اور فرشتوں کے آنے جانے کی جگہ ہیں۔ خدا (اپنے ارادے کا) آغاز بھی ہم سے کرتا ہے اور ہم تک ختم کرتا ہے یزید ایک فاسق انسان، شرابی، قابل احترام انسانوں کا قاتل، فسق و فجور کو واضح طور پر انجام دینے

---

[1] هو عتبة بن أبي سفيان، عامل يزيد على مدينة رسول الله صلى الله عليه و آله.
[2] يعني يزيد بن معاوية لعنه الله.
[3] الأمالي للصدوق: ص 216 ح 239، بحار الأنوار: ج 44 ص 312 ح 1.
[4] الملهوف: ص 98، مثير الأحزان: ص 24 نحوه، بحار الأنوار: ج 44 ص 325 ح 2؛ الفتوح: ج 5 ص 14، مقتل الحسين للخوارزمي: ج 1 ص 184.

والا ہے، اس (خلافت) کے منصب کا حقدار نہیں ہے۔ مجھ جیسا اس جیسے کی بیعت نہیں کرسکتا، لیکن ہم اور آپ کل کا انتظار کرتے ہیں کہ ہم میں سے کون خلافت و بیعت کا حقدار ہے۔

137.نزهة الناظر: أنَّهُ اجتازَ بِهِ [أي المُنذِرُ بنُ الجارودِ بِالحُسَينِ عليه السلام] وقَد اُغضِبَ، فَقالَ: ما نَدري ما تَنقِمُ النّاسُ مِنّا؟! إنّا لَبَيتُ الرَّحمَةِ، وشَجَرَةُ النُّبُوَّةِ، ومَعدِنُ العِلمِ[1]

۱۳۷) نزھۃ الناظر: منذر بن جارود، امام حسین علیہ السلام کے نزدیک سے گذرا، تو امام علیہ السلام نے فرمایا: ہمیں پتہ نہیں ہے لوگ ہم سے کیوں ناراض ہیں؟ ہم رحمت کا گھر، نبوت کا درخت اور علم کا خزانہ ہیں۔

138.أنساب الأشراف عن أبي الحوراء السعدي: قُلتُ لِحُسَينِ بنِ عَلِيٍّ عليه السلام: ما تَذكُرُ مِن رَسولِ اللهِ؟

قالَ: اُتِيَ رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم بِتَمرٍ مِن تَمرِ الصَّدَقَةِ، فَأَخَذتُ مِنهُ تَمرَةً فَجَعَلتُ ألوكُها، فَأَخَذَها بِلُعابِها حَتّى ألقاها فِي التَّمرِ،

وقالَ: إنَّ آلَ مُحَمَّدٍ لا تَحِلُّ لَهُمُ الصَّدَقَةُ[2]

۱۳۸) انساب الاشراف میں ابوحوراء سعدی سے نقل ہے کہ میں نے امام حسین علیہ السلام سے کہا: آپ کو کونسی بات رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد ہے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس زکوٰۃ کے کھجور لائے گئے تو میں نے اس میں سے کچھ اٹھا کر کھانا چاہا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے چھین لئے اور پڑے ہوئے خرما میں پھینک دیئے اور فرمایا: صدقہ محمدؐ کے خاندان پر حرام ہے۔

139.مسند ابن حنبل عن ربيعة بن شيبان: قُلتُ لِلحُسَينِ بنِ عَلِيٍّ عليه السلام: ما تَعقِلُ عَن رَسولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم؟

قالَ: صَعِدتُ غُرفَةً فَأَخَذتُ تَمرَةً فَلُكتُها في فِيَّ،

---

[1] نزهة الناظر: ص85 ح21.

[2] أنساب الأشراف: ج3 ص359، وفي دعائم الإسلام: ج1 ص258 عن الإمام الحسن عليه السلام نحوه.

فَقالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَلقِها، فَإِنَّها لا تَحِلُّ لَنا الصَّدَقَةُ[1]

۱۳۹) مسند ابن حنبل میں ربیعہ بن شیبان سے منقول ہے: میں نے امام حسین علیہ السلام سے کہا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ کو کیا یاد ہے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: میں (اموال حفاظت کرنے کی) جگہ پر آیا اور وہاں سے کچھ کھجور اٹھائے اور منہ میں رکھ کر چبانا چاہا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کو پھینک دو کیونکہ ہم پر زکوۃ حلال نہیں ہے۔

140. تأويل الآيات الظاهرة عن أبي يحيى الصنعاني عن أبي سَمِعتُهُ يَقولُ: قالَ لي أبي مُحَمَّدٌ عليه السلام: قَرَأَ عَلِيُّ بنُ أبي طالِبٍ عليه السلام «إنّا أنزَلناهُ في لَيلَةِ القَدرِ» وعِندَهُ الحَسَنُ وَالحُسَينُ عليهما السلام، فَقالَ لَهُ الحُسَينُ عليه السلام: يا أبَتا، كَأَنَّ بِها مِن فيكَ حَلاوَةً.

فَقالَ لَهُ: يَابنَ رَسولِ اللهِ وَابني، إنّي أعلَمُ فيها ما لا تَعلَمُ، إنَّها لَمّا نَزَلَت بَعَثَ إلَيَّ جَدُّكَ رَسولُ اللهِ ﷺ فَقَرَأَها عَلَيَّ، ثُمَّ ضَرَبَ عَلى كَتِفِيَ الأَيمَنِ

وقالَ: يا أخي ووَصِيّي ووَلِيَّ أُمَّتي بَعدي، وحَربَ أعدائي إلى يَومِ يُبعَثونَ، هذِهِ السّورَةُ لَكَ مِن بَعدي، ولِوُلدِكَ مِن بَعدِكَ، إنَّ جَبرَئيلَ أخي مِنَ المَلائِكَةِ حَدَّثَ إلَيَّ أحداثَ أُمَّتي في سَنَتِها، وإنَّهُ لَيُحَدِّثُ ذلِكَ إلَيكَ كَأَحداثِ النُّبُوَّةِ، ولَها نورٌ ساطِعٌ في قَلبِكَ وقُلوبِ أوصِيائِكَ إلى مَطلَعِ فَجرِ القائِمِ عليه السلام[2]

۱۴۰) تأویل الآیات الظاہرہ میں ابو یحییٰ صفانی سے نقل ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: میرے بابا (امام باقر علیہ السلام) نے مجھ سے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام نے سورۂ قدر کی تلاوت کی اور حسن و حسین علیہم السلام ساتھ بیٹھے تھے۔ تو حسین علیہ السلام نے علی علیہ السلام سے فرمایا: بابا جان، آپ کے منہ سے یہ سورت (سننا) بہت شیریں ہے۔

حضرت علی علیہ السلام نے ان سے فرمایا: اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند اور میرے بیٹے! اس کے بارے میں ایسی چیز کا پتہ ہے جس کا آپ کو پتہ نہیں ہے کیونکہ جب یہ سورت نازل ہوئی تو تیرے نانا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری طرف بھیجی اور مجھے پڑھ کر سنائی، پھر میرے دائیں شانے پر ہاتھ مار کر فرمایا:

---

[1] مسند ابن حنبل: ج1 ص428 ح1731، المعجم الکبیر: ج3 ص86 ح2741 وفيه «للحسن بن علیؑ» بدل «للحسين بن علیؑ» نحوه.
[2] تأویل الآیات الظاهرة: ج2 ص820 ح9، بحار الأنوار: ج25 ص70 ح60.

اے میرے بھائی اور وصی اور میرے بعد میرے امت کے ولی اور میرے دشمنوں کے دشمن یہاں تک کہ قیامت کے دن محشور کئے جائیں، یہ سورت میرے بعد تیرے لئے ہے اور تیرے بعد تیری اولاد کے لئے ہے۔ میرا بھائی جبرائیل فرشتوں میں سے، ہر سال میرے امت کے واقعات کو بتاتا تھا اور نبوت کو بتانے کی طرح تجھے بھی بتاتا رہے گا۔ اس (سورہ) کے لئے تیرے دل میں چمکنے والا نور ہے اور تیرے اوصیاء کے دل میں ہیں یہاں تک کہ حضرت قائم علیہ السلام (کی حکومت) طلوع ہو۔

3/3

زُهدُ أهلِ البَيتِ

زُہد اہل بیتؑ

141. روضة الواعظين عن الحسين بن علي عليه السلام: لَمّا زَوَّجَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله فاطِمَةَ عَلِيًّا عليهما السلام عَلى أربَعِ مِئَةٍ وثَمانينَ دِرهَمًا، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله أن يَجعَلَ ثُلُثَيها فِي العِطرِ وثُلُثًا فِي الثِّيابِ، فَدَخَلَ بِهِما وما لَهُما فِراشٌ إلّا فَروَةُ اُضحِيَّةِ رَسولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ووِسادَةٌ مِن أدَمٍ [۱] حَشوُها ليفٌ [۲]

۱۴۱) روضہ الواعظین میں امام حسین علیہ السلام سے ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی ۴۸۰ درھم حق مہر میں علی علیہ السلام سے کرائی، تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے حکم دیا اس کے دوسوم سے عطر خرید کرے اور اس کے تیرے حصے سے لباس، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب علی علیہ السلام و فاطمہ سلام اللہ علیہا کے پاس آئے تو ان کو اس حالت میں دیکھا کہ ان کا بستر اس قربانی کی ہوئی گوسفند کی کھال سے تھا جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تھی اور ان کا تکیہ ایک خاص قسم کی کھال سے تھا جس کے اندر کھجور کے درخت کے پتے تھے۔

142. صحيح البخاري عن ابن شهاب عن عليّ بن حسين عليه السلام إنّ حُسَينَ بنَ عَلِيٍّ عليه السلام أخبَرَهُ أنَّ عَلِيًّا عليه السلام قالَ: كانَت لي شارِفٌ [۳] مِن نَصيبي مِنَ المَغنَمِ، وكانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله أعطاني شارِفًا مِن

---

[۱] الأدَمُ: جمع أديم، وهو الجلد الذي قد تمّ دباغه (تاج العروس: ج 16 ص 9 «أدم»).

[۲] روضة الواعظين: ص 162، المناقب لابن شهر آشوب: ج 3 ص 351 وفيه صدره إلى «درهما»، بحار الأنوار: ج 43 ص 112 ح 24 وراجع: كشف الغمّة: ج 1 ص 349.

[۳] الشّارِفُ: النّاقَةُ المُسِنّة (النهاية: ج 2 ص 462 «شرف»).

الخُمُسِ، فَلَمّا أرَدتُ أن أبتَنِيَ بِفاطِمَةَ عليها السلام بِنتِ رَسولِ اللهِ ﷺ، واعَدتُ رَجُلاً صَوّاغاً مِن بَني قَينُقاعَ[1] أن يَرتَحِلَ مَعِيَ، فَنَأتِيَ بِإذخِرٍ[2] أرَدتُ أن أبيعَهُ مِنَ الصَّوّاغينَ، وأستَعينَ بِهِ في وَليمَةِ عُرسي[3]

۱۴۲) صحیح بخاری میں ابن شہاب نے امام زین العابدین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ امام حسین علیہ السلام نے بتایا کہ امام علی علیہ السلام نے فرمایا: غنیمت سے میرا حصہ ایک بوڑھا و کمزور اونٹ تھا جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے خمس (غنائم) سے عطا کیا۔ جب میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی فاطمہؑ کو گھر لے کر جانا چاہا تو ایک بنی قینقاع یہودیوں میں سے رنگین مرد سے وقت معین کیا میرے پاس آنے کے لئے تاکہ دونوں جا کر اذخر گھاس کو (اونٹ کے لئے) لے کر آئیں اور پھر وہ اونٹ اسی آدمی کو ہی بیچ کر اس کے لئے شادی کے ولیمہ کا انتظام کروں۔

3/4

مِن مَبادِءِ عُلومِ أهلِ البَيتِ

علوم اہل بیت علیہم السلام کے سرچشمہ کے بارے میں

143.بصائر الدرجات عن جعيد الهمداني . وكانَ مِمَّن خَرَجَ مَعَ الحُسَينِ عليه السلام: قُلتُ لِلحُسَينِ عليه السلام: جُعِلتُ فِداكَ بِأَيِّ شَيءٍ تَحكُمونَ؟ قالَ: يا جُعَيدُ نَحكُمُ بِحُكمِ آلِ داوُدَ، فَإِذا عَيِينا[4] عَن شَيءٍ تَلَقّانا بِهِ روحُ القُدُسِ[5]

۱۴۳) بصائر الدرجات میں جعید ہمدانی سے ہے (جوان لوگوں میں سے جو امام حسین علیہ السلام کے ساتھ خارج ہوئے) میں نے امام حسین علیہ السلام سے فرمایا: آپ پر قربان ہوجاؤں۔ آپ کس چیز کا حکم دیتے ہیں۔ تو آپ علیہ السلام نے

---

[1] قَينُقاع: بطن من بطون يهود المدينة (النهاية: ج 4 ص 136 «قينقاع»).

[2] إذخِر: نبات معروف عريض الأوراق طيّب الرائحة... يحرقه الحدّاد بدل الحطب والفحم (مجمع البحرين: ج 1 ص 631 «ذخر»).

[3] صحيح البخاري: ج 2 ص 736 ح 1983، صحيح مسلم: ج 3 ص 1569 ح 2، سنن أبي داود: ج 3 ص 148 ح 2986، السنن الكبرى: ج 6 ص 253 ح 11853 عن الزهري، كنز العمّال: ج 5 ص 502 ح 13742.

[4] عيي بالأمر: لم يهتدِ لوجه مراده أو عجز عنه. وعيي في المنطق: حصر (القاموس المحيط: ج 4 ص 368 «عيّ»).

[5] بصائر الدرجات: ص 452 ح 7، مختصر بصائر الدرجات: ص 1، بحار الأنوار: ج 25 ص 57 ح 23.

فرمایا: اے جعید! ہم حکم کرتے ہیں داودؑ کے خاندان کے حکم کی طرح، اگر کسی چیز کا پتہ نہ چل سکے تو وہ چیز روح القدس ہمیں بتاتا ہے۔

3/5

حُبُّ أهلِ البَيتِ

محبت اہل بیت علیہم السلام

144.عيون أخبار الرضا بإسناده عن الحسين بن عليّ عليه السلام: اِجتَمَعَ المُهاجِرونَ وَالأَنصارُ إلى رَسولِ اللهِ صلى الله عليه وآله، فَقالوا: إنَّ لَكَ يا رَسولَ اللهِ مَؤونَةً في نَفَقَتِكَ وفيمَن يَأتيكَ مِنَ الوُفودِ، وهذِهِ أموالُنا مَعَ دِمائِنا، فَاحكُم فيها بارًّا مَأجورًا، أعطِ ما شِئتَ وأمسِك ما شِئتَ مِن غَيرِ حَرَجٍ. قالَ: فَأَنزَلَ اللهُ عز و جل عَلَيهِ الرّوحَ الأَمينَ، فَقالَ: يا مُحَمَّدُ «قُل لَّآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا ٱلْمَوَدَّةَ فِى ٱلْقُرْبَىٰ»[١] يَعني أن تَوَدّوا قَرابَتي مِن بَعدي. فَخَرَجوا فَقالَ المُنافِقونَ: ما حَمَلَ رَسولَ اللهِ صلى الله عليه وآله عَلى تَركِ ما عَرَضنا عَلَيهِ إلّا لِيَحُثَّنا عَلى قَرابَتِهِ مِن بَعدِهِ[٢]، إن هُوَ إلّا شَيءٌ افتَراهُ في مَجلِسِهِ! وكانَ ذلِكَ مِن قَولِهِم عَظيمًا، فَأَنزَلَ اللهُ عز و جل هذِهِ الآيَةَ: «أَمْ يَقُولُونَ ٱفْتَرَىٰهُ قُلْ إِنِ ٱفْتَرَيْتُهُۥ فَلَا تَمْلِكُونَ لِى مِنَ ٱللَّهِ شَيْـًٔا هُوَ أَعْلَمُ بِمَا تُفِيضُونَ فِيهِ كَفَىٰ بِهِۦ شَهِيدًۢا بَيْنِى وَبَيْنَكُمْ وَهُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ»[٣] فَبَعَثَ عَلَيهِمُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله فَقالَ: هَل مِن حَدَثٍ؟ فَقالوا: إي وَاللهِ يا رَسولَ اللهِ، لَقَد قالَ بَعضُنا كَلامًا غَليظًا كَرِهناهُ. فَتَلا عَلَيهِم رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وآله الآيَةَ، فَبَكَوا، وَاشتَدَّ بُكاؤُهُم، فَأَنزَلَ عز و جل: «وَهُوَ ٱلَّذِى يَقْبَلُ ٱلتَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِۦ وَيَعْفُوا۟ عَنِ ٱلسَّيِّـَٔاتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ»[٤].[٥]

---

[١] الشورى: 23.

[٢] في المصدر: «من بعد»، والتصويب من بحار الأنوار والمصادر الاُخرى.

[٣] الأحقاف: 8.

[٤] الشورى: 25.

[٥] عيون أخبار الرضا عليه السلام: ج 1 ص 235 ح 1، بشارة المصطفى: ص 232، الأمالي للصدوق: ص 621 كلّها عن الريّان بن الصلت عن الإمام الرضا عن آبائه عليهم السلام، تحف العقول: ص 432 وفيهما «لا تؤذوا» بدل «أن تودّوا»، بحار الأنوار: ج 25 ص 228 ح 20.

۱۴۴) عیون الاخبار الرضاؑ میں امام حسین علیہ السلام سے ہے: مہاجر اور انصاری، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے: بیشک اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! آپ کی زندگی کا اور ان مہمانوں کا جو گروہ گروہ ہو کر آپ کے پاس آتے ہیں، خرچہ ہے یہ ہمارا مال جان کے ساتھ (حاضر ہے) آپ حکم کریں نیکی اور اجر کے بارے میں، جو چاہیں دیں، جو چاہیں نہ دیں بغیر کسی حرج کے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدا نے میرے پاس روح الامین کو بھیجا ہے اور کہا ہے: اے محمدؐ! کہو: تم سے کوئی اجر نہیں چاہتا سوائے اپنے خاندان کی محبت۔

یعنی میرے بعد، میرے خاندان سے محبت کرو۔

جب باہر آئے تو منافق کہنے لگے: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہمارے بلانے کا مقصد سوائے اس کے کچھ نہ تھا کہ وہ ہمیں اپنے بعد خاندان والوں کے ساتھ محبت کرنے پر حکم کریں۔ یہ آیت اسی محفل میں ہاتھ کا بنایا ہوا جھوٹ تھا۔ یہ غلط بات ان کی طرف سے تھی۔ خدا نے یہ آیت نازل کی یا کہتے ہیں: یہ افتراء باندھا ہے تم کہو: میں نے یہ جھوٹ نہیں بولا ہے تم لوگ میرے خدا کے مقابلے، اختیار نہیں رکھتے ہو، وہ اس سے زیادہ عالم ہے کہ جو (ناحق) نسبت دے رہے ہیں میرے اور آپ لوگوں کے درمیان وہ (خدا) گواہ ہے اور وہی بخشنے والا مہربان ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کے ہاں پیغام بھیجا اور فرمایا: کوئی خبر ہوئی ہے؟

انہوں نے کہا: ہاں، خدا کی قسم، اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم میں سے بعض نے غلط بات کہی ہے جو ہمیں پسند نہیں ہے بس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیت ان کو پڑھ کر سنائی اور رونے لگے اور ان کا رونا بلند آواز سے ہوا۔ بس خدا نے نازل کی:

145.تأويل الآيات الظاهرة عن عبد الملك بن عمير عن الحسن، في قولِهِ عز و جل: «قُل لاّ أَسئَلُكُم: إِنَّ القَرابَةَ الَّتي أَمَرَ اللهُ بِصِلَتِها وعَظَّمَ مِن حَقِّها وجَعَلَ الخَيرَ فيها، قَرابَتُنا أَهلَ البَيتِ الَّذينَ أَوجَبَ اللهُ حَقَّنا عَلى كُلِّ مُسلِمٍ[1]

۱۴۵) تأویل الآیات الظاھرہ: عبدالملک بن عمیر نے امام حسین علیہ السلام سے نقل کیا ہے: اس قرابت (خاندان) سے مراد جس کے ساتھ متصل ہونے کا اللہ نے حکم دیا اور اس کا حق بزرگ ہے اور اس میں خیر کو قرار دیا۔ وہ ہم اہل بیت علیہم السلام کی قرابت ہے ہمارے حق کو اللہ نے ہر مسلمان پر واجب کیا ہے۔

---

[1] تأويل الآيات الظاهرة: ج2ص 545 ح9، بحار الأنوار: ج23ص 251 ح27.

146.المعجم الكبير عن بشر بن غالب عن الحسين بن عليّ عل مَن أَحَبَّنا لِلدُّنيا فَإِنَّ صاحِبَ الدُّنيا يُحِبُّهُ البَرُّ وَالفاجِرُ، ومَن أحَبَّنا للهِ كُنّا نَحنُ وهُوَ يَومَ القِيامَةِ كَهاتَينِ. وأشارَ بِالسَّبّابَةِ وَالوُسطى[1]

۱۴۶) المعجم الکبیر۔ میں بشر بن غالب سے نقل ہے کہ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: جو آدمی ہم سے دنیا کے لئے محبت کرتا ہے تو دنیا کا ہر نیک اور فاجر آدمی اس سے محبت کرے گا اور جو ہم سے خدا خاطر محبت کرے گا تو ہم اور وہ قیامت کے دن ان دو کی طرح ہیں۔ اور (امامؑ نے) اشارے اور درمیان والی انگشت سے اشارہ کیا۔

147.الأمالي عن بشر بن غالب عن الحسين بن عليّ عليه السلام مَن أحَبَّنا للهِ وَرَدنا نَحنُ وهُوَ عَلى نَبِيِّنا صلى الله عليه وآله هكَذا. وضَمَّ إصبَعَيهِ. ومَن أحَبَّنا لِلدُّنيا فَإِنَّ الدُّنيا تَسَعُ البَرَّ وَالفاجِرَ[2]

۱۴۷) امالی شیخ طوسی میں بشر بن غالب سے نقل ہے: امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: جو آدمی ہم سے خدا کی خاطر محبت کرے تو میں اور وہ اس طرح (اپنی دو انگلیوں کو ملایا) اپنے نبیؐ کے پاس جائیں گے اور جو آدمی ہم سے دنیا کی خاطر محبت کرے (اس کو جاننا چاہیے کہ) دنیا نیک اور فاجر کو شامل ہے۔

148.المحاسن عن بشر بن غالب الأسديّ: حَدَّثَنِي الحُسَينُ بنُ عَلِيٍّ عليه السلام قالَ لي: يا بِشرَ بنَ غالِبٍ، مَن أحَبَّنا لا يُحِبُّنا إلّا للهِ، جِئنا نَحنُ وهُوَ كَهاتَينِ. وقَدَّرَ بَينَ سَبّابَتَيهِ. ومَن أحَبَّنا لا يُحِبُّنا إلّا لِلدُّنيا، فَإِنَّهُ إذا قامَ قائِمُ العَدلِ وَسِعَ عَدلُهُ البَرَّ وَالفاجِرَ[3]

۱۴۸) محاسن میں بشر بن غالب اسدی سے ہے: امام حسین علیہ السلام نے میرے لئے نقل کرتے ہوئے فرمایا: اے بشر بن غالب! جو آدمی ہم سے محبت کرے اور وہ محبت فقط خدا کی خاطر ہو (قیامت کے دن) ہم اور وہ ان دو کی طرح (دونوں ہاتھ کی اشارہ والی انگلیوں کو برابر کر کے رکھا) آئیں گے اور جو آدمی ہم سے محبت فقط دنیا کی خاطر کرے (اس کو جاننا چاہیے کہ) جب عدالت قائم کرنے والا قیام کرے گا تو اس کی عدالت ہر نیک اور بدکار کو شامل ہے۔

---

[1] .المعجم الكبير: ج3ص 125 ح 2880.

[2] الأمالي للطوسي: ص 253 ح 455؛ بشارة المصطفى: ص 123؛ بحار الأنوار: ج27ص 84 ح 26؛ تاريخ دمشق: ج14ص 184.

[3] المحاسن: ج1ص 134 ح 168؛ شرح الأخبار: ج1ص 444 ح 116 نحوه؛ بحار الأنوار: ج27ص 90 ح 44؛ المعجم الكبير: ج 3ص 125 ح 2880 نحوه. ولعلّ المراد منه أنّ محبّة أهل البيت لها منافع حتى وإن كانت المحبّة للدنيا فضلاً عن كونها لله والآخرة. وأحد فوائد محبّتهم للدنيا، هو التمتّع في ظلّ عدالتهم وحكومتهم العادلة. فإنّ العدالة بإعطاء كلّ ذي حقّ حقّه، فلا يبخس نصيبه.

149.أعلام الدين عن الإمام الصادق عليه السلام: وَفَدَ إلَى الحُسَينِ عليه السلام وَفدٌ فقالوا: يَابنَ رَسولِ اللهِ، إنَّ أصحابَنا وَفَدوا إلى مُعاوِيَةَ ووَفَدنا نَحنُ إلَيكَ. فَقالَ: إذَن اُجيزَكُم بِأَكثَرَ مِمّا يُجيزُهُم. فَقالوا: جُعِلنا فِداكَ، إنَّما جِئنا مُرتادينَ لِدينِنا. قالَ: فَطَأطَأَ رَأسَهُ ونَكَتَ [1] فِي الأَرضِ، وأطرَقَ طَويلاً، ثُمَّ رَفَعَ رَأسَهُ فَقالَ: قَصيرَةٌ مِن طَويلَةٍ [2] مَن أحَبَّنا لَم يُحِبَّنا لِقَرابَةٍ بَينَنا وبَينَهُ، ولا لِمَعروفٍ أسدَيناهُ إلَيهِ، إنَّما أحَبَّنا للهِ ورَسولِهِ، (فَمَن أحَبَّنا) [3] جاءَ مَعَنا يَومَ القِيامَةِ كَهاتَينِ. وقَرَنَ بَينَ سَبّابَتَيهِ. [4]

۱۴۹) اعلام الدین میں امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک گروہ امام حسین علیہ السلام کے پاس آکر کہنے لگا: اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند! ہمارے ساتھی معاویہ کے پاس گئے اور ہم آپ کے پاس آئے ہیں۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: اس صورت میں میں آپ کو ان سے زیادہ انعام دوں گا،

وہ کہنے لگے: ہم آپ پر قربان ہو جائیں، ہم اپنے دین کی تلاش میں آئے ہیں۔

امام حسین علیہ السلام نے اپنا سر مبارک نیچے کر کے متفکرانہ انداز میں زمین پر نقش و لکیریں کھینچنے لگے اور کافی دیر تک غور و فکر کیا۔

اس کے بعد سر اٹھا کر فرمایا: جو آدمی ہم سے محبت کرے (لیکن) نہ اس رشتہ داری کی وجہ سے ہمارے اور اس کے درمیان ہے اور نہ ہی اس احسان کی وجہ سے جو ہم نے اس پر کیا ہو (بلکہ) فقط خدا اور اس کے نبیؐ کی خاطر ہم سے محبت کرے، قیامت کے دن وہ آدمی ہمارے ساتھ ان دو (انگلیوں) کی طرح آئے گا اور امام علیہ السلام نے اشارہ والی دو انگلیوں کو باہم رکھا۔

شاید مقصد یہ ہے کہ اہل بیت علیہم السلام کے ساتھ محبت کرنا دنیا کی خاطر، میں بھی فائدے ہیں، ان کے ساتھ خدا کی خاطر محبت کرنا تو دور کی بات ہے، کیونکہ دنیا سے محبت کرنے کا ایک فائدہ یہ ہے کہ عدالت اور عادلانہ حکومت نصیب ہوگی اور عدالت ہر ایک کو اپنا حق ادا کرتی ہے اور کسی کو بھی دنیا میں بغیر حق دیئے نہیں چھوڑتی۔

---

[1] نَكَتَ الأرض (بالقضيب): هو أن يؤثّر فيها بطرفه، فِعل المُفَكِّر المهموم (النهاية: ج5 ص113 «نكت»).

[2] القصيرة: التمرة، والطويلة: النخلة، [مَثَلٌ] يُضرب لاختصار الكلام (مجمع الأمثال: ج2 ص499).

[3] ما بين القوسين ليس موجودا في بحار الأنوار.

[4] أعلام الدين: ص460، بحار الأنوار: ج27 ص127 ح118.

150.الأمالی بإسنادہ عن الحسین بن علیّ عن أمیر المؤمن قال النّبیُّ ﷺ: أحِبُّوا اللهَ بِما یَغذوکُم بِهِ مِن نِعَمِهِ، وأحِبّونی لِحُبِّ اللهِ، وأحِبّوا أهلَ بَیتی لِحُبّی [1]

۱۵۰) امالی شیخ طوسی میں امام حسین علیہ السلام سے اور انہوں نے امام علی علیہ السلام سے (نقل) کیا ہے: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدا سے ان نعمتوں کی وجہ سے محبت کرو جو تمہیں دی ہیں اور مجھ سے خدا کی خاطر محبت کرو اور میرے اہل بیت علیہ السلام سے میری وجہ سے محبت کرو۔

151.سنن الترمذی بإسنادہ عن علیّ بن الحسین عن أبیه عن أنّ رَسولَ اللهِ ﷺ أخَذَ بِیَدِ حَسَنٍ وحُسَینٍ

فَقالَ: مَن أحَبَّنی وأحَبَّ هذَینِ وأباهُما واُمَّهُما، کانَ مَعی فی دَرَجَتی یَومَ القِیامَةِ [2]

۱۵۱) سنن ترمذی میں امام زین العابدین علیہ السلام سے اور انہوں نے امام حسین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حسن اور حسین علیہما السلام کے ہاتھ کو پکڑ کر فرمایا: جو آدمی مجھ سے اور ان دو سے اور ان دو کے ماں باپ سے محبت کرے وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجے پر فائز ہوگا۔

152.الأمالی عن الحسین بن علیّ عن أبیه علیّ علیهما السلام قالَ النّبیُّ ﷺ: یا أبا ذَرٍّ، مَن أحَبَّنا أهلَ البَیتِ فَلیَحمَدِ اللهَ عَلی أوَّلِ النِّعَمِ.

قالَ: یا رَسولَ اللهِ، وما أوَّلُ النِّعَمِ؟ قالَ: طیبُ الوِلادَةِ، إنَّهُ لا یُحِبُّنا أهلَ البَیتِ إلاّ مَن طابَ مَولِدُهُ [3]

۱۵۲) امالی شیخ طوسی میں امام حسین علیہ السلام سے اور انہوں نے امام علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! جو بھی ہم اہل بیت علیہم السلام سے محبت کرے اس کو نعمتوں میں سے سب سے پہلی نعمت پر خدا کا شکر

---

[1] الأمالی للطوسی: ص 278 ح 531، بشارة المصطفی: ص 132 کلاهما عن عیسی بن أحمد بن عیسی بن المنصور عن الإمام الهادی عن آبائه علیهم السلام.

[2] سنن الترمذی: ج 5 ص 641 ح 3733، مسند ابن حنبل: ج 1 ص 168 ح 576، أُسد الغابة: ج 4 ص 104 کلّها عن علیّ بن جعفر عن الإمام الکاظم عن آبائه علیهم السلام، کنز العمّال: ج 12 ص 97 ح 34161؛ العمدة: ص 274 ح 436 عن علیّ بن جعفر عن الإمام الکاظم عن آبائه علیهم السلام، بحار الأنوار: ج 37 ص 72 ح 39.

[3] الأمالی للطوسی: ص 455 ح 1018 عن الحسین بن زید وعبد الله بن إبراهیم الجعفری عن الإمام الصادق عن آبائه علیهم السلام، بحار الأنوار: ج 27 ص 150 ح 18.

کرنا چاہیے۔

ابو ذر نے پوچھا: اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! پہلی نعمت کونسی ہے؟

آپ نے فرمایا: حلال زادہ ہونا، ہم اہل بیت علیہم السلام سے فقط حلال زادہ محبت کرے گا۔

153.معانی الأخبار عن زید بن علیّ عن أبیه علیّ بن الحسن: قالَ رَسولُ اللهِ ﷺ: یا عَلِيُّ، مَن أحَبَّني وأحَبَّكَ وأحَبَّ الأَئِمَّةَ مِن وُلدِكَ فَليَحمَدِ اللهَ عَلی طیبِ مَولِدِهِ، فَإِنَّهُ لا یُحِبُّنا إلّا مَن طابَت وِلادَتُهُ، ولا یُبغِضُنا إلّا مَن خَبُثَت وِلادَتُهُ[1]

۱۵۳) معانی الاخبار میں زید بن علی نے امام زین العابدین علیہ السلام سے نقل کیا ہے: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی علیہ السلام! جو آدمی مجھ سے محبت کرتا ہو اور تجھ سے اور تیری نسل سے آنے والے اماموں سے بھی محبت کرتا ہو تو اس کو اپنے حلال زادہ ہونے پر شکر کرنا چاہیے، کیونکہ ہم سے فقط حلال زادہ ہی محبت کرے گا اور ہم سے دشمنی فقط وہی کرے گا جو حرام زادہ ہوگا۔

154.شرح الأخبار عن الحسین بن علیّ علیه السلام: مَن أحَبَّنا أهلَ البَیتِ بِقَلبِهِ، وجاهَدَ مَعَنا بِلِسانِهِ ویَدِهِ، فَهُوَ مَعَنا فِی الجَنَّةِ فِي الرَّفیقِ الأَعلی[2] ومَن أحَبَّنا بِقَلبِهِ، وجاهَدَ مَعَنا بِلِسانِهِ، وضَعُفَ عَن أن یُجاهِدَ مَعَنا بِیَدِهِ، فَهُوَ مَعَنا فِی الجَنَّةِ دونَ تِلكَ. ومَن أحَبَّنا بِقَلبِهِ، وضَعُفَ عَن أن یُجاهِدَ مَعَنا بِلِسانِهِ ویَدِهِ، فَهُوَ مَعَنا فِي الجَنَّةِ دونَ ذلِكَ. ومَن أبغَضَنا بِقَلبِهِ، وأعانَ عَلَینا بِلِسانِهِ ویَدِهِ، فَهُوَ فِي الدَّركِ الأَسفَلِ مِنَ النّارِ. ومَن أبغَضَنا بِقَلبِهِ ولِسانِهِ، وکَفَّ عَنّا یَدَهُ، فَهُوَ فِي النّارِ فَوقَ ذلِكَ. ومَن أبغَضَنا بِقَلبِهِ، وکَفَّ عَنّا لِسانَهُ ویَدَهُ، فَهُوَ فِي النّارِ فَوقَ ذلِكَ[3]

۱۵۴) شرح الاخبار میں امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: جو آدمی ہم اہل بیت علیہم السلام سے دل سے محبت کرے اور زبان و ہاتھ سے ہمارے حق میں جہاد کرے تو وہ ہمارے ساتھ جنت میں بلند درجے پر ہوگا اور جو آدمی ہم سے دل سے محبت کرتا ہو اور زبان سے ہمارے حق میں جہاد کرتا ہو۔لیکن ہمارے حق میں ہاتھ میں اسلحہ لے کر جہاد کرنے سے

---

[1] معانی الأخبار: ص 161 ح 3، علل الشرائع: ص 141 ح 3، الأمالی للصدوق: ص 562 ح 756، بشارة المصطفی: ص 177، بحار الأنوار: ج 27 ص 146 ح 5.

[2] الرَّفیق: جماعة الأنبیاء الذین یسکنون أعلی علّیّین (النهایة: ج 2 ص 246 «رفق»).

[3] شرح الأخبار: ج 1 ص 165 ح 120، الخصال: ص 629 ح 10 عن محمّد بن مسلم عن الإمام الصادق عن آبائه عن الإمام علیّ علیهم السلام نحوه وراجع: تحف العقول: ص 118.

ناتوان ہوتو وہ بھی ہمارے ساتھ جنت میں ہوگا لیکن کم درجے پر ہوگا اور جو آدمی دل سے ہم سے محبت کرتا ہو اور ہاتھ و زبان کے ذریعے جہاد کرنے سے عاجز ہوتو وہ ہمارے ساتھ جنت میں ہوگا لیکن پہلے درجے سے کم درجے پر۔ اور جو آدمی دل سے ہم سے دشمنی کرے اور زبان و دل سے ہم سے دشمنی کرے لیکن اس کے لئے کوئی قدم نہ بڑھائے وہ جہنم میں ہوگا لیکن کچھ زیادہ اور جو آدمی ہم سے دل کے ذریعے دشمنی کرے لیکن اپنے ہاتھ اور زبان کو محفوظ رکھے وہ بھی جہنم میں ہے لیکن پہلے درجے سے زیادہ عذاب پر ہوگا۔

155.شرح الأخبار عن الحسين بن علیؑ: مَن تولانا بِقلبِهِ، وذَبَّ عَنّا بِلِسانِهِ ويَدِهِ، فَهُوَ مَعَنا فِي الرَّفيقِ الأَعلى. ومَن تولانا بِقَلبِهِ، وذَبَّ عَنّا بِلِسانِهِ، وضَعُفَ أن يَذُبَّ عَنّا بِيَدِهِ، فَهُوَ مَعَنا فِي الجَنَّةِ دونَ ذلِكَ. ومَن تولانا بِقَلبِهِ، وضَعُفَ أن يَذُبَّ عَنّا بِلِسانِهِ ويَدِهِ، فَهُوَ مَعَنا فِي الجَنَّةِ دونَ ذلِكَ. ومَن أبغَضَنا بِقَلبِهِ، وأعانَ عَلَينا بِلِسانِهِ ويَدِهِ، فَهُوَ فِي الدَّركِ الأَسفَلِ مِنَ النّارِ. ومَن أبغَضَنا بِقَلبِهِ، وأعانَ عَلَينا بِلِسانِهِ، ولَم يُعِن عَلَينا بِيَدِهِ، فَهُوَ فِي النّارِ فَوقَ ذلِكَ. ومَن أبغَضَنا بِقَلبِهِ، ولَم يُعِن عَلَينا بِلِسانِهِ ولا بِيَدِهِ، فَهُوَ فِي النّارِ فَوقَ ذلِكَ[1]

۱۵۵) شرح الاخبار میں امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: جو آدمی ہم سے دل سے محبت کرے اور زبان و ہاتھ سے ہمارا دفاع کرے وہ ہمارے ساتھ جنت کے بلند درجے پر ہوگا اور جو شخص ہم سے دل سے محبت کرے اور اپنی زبان سے ہمارا دفاع کرنے اور اپنے ہاتھ سے ہمارا دفاع نہ کر سکے وہ ہمارے ساتھ جنت میں ہوگا لیکن کچھ کم درجے پر، اور جو آدمی ہم سے دل سے محبت کرتا ہو لیکن ہاتھ و زبان کے ذریعے ہمارا دفاع کرنے سے عاجز ہو وہ ہمارے ساتھ جنت میں ہوگا لیکن پہلے والے درجے سے نچلے درجے میں، اور جو آدمی ہم سے دل سے دشمنی کرے اور اپنے ہاتھ و زبان سے اس پر مدد لے وہ جہنم کے بلند درجے میں ہوگا۔ اور جو آدمی ہم سے دل سے دشمنی کرے اور زبان سے اس دشمنی پر مدد لے لیکن اپنے ہاتھ سے ہمارے خلاف کوئی کام نہ کرے وہ جہنم میں ہوگا۔ لیکن کچھ بلند درجے پر اور جو ہم سے دل سے دشمنی کرے لیکن زبان اور ہاتھ سے ہمارے خلاف کوئی کام نہ کرے وہ جہنم میں ہے لیکن پہلے درجے سے کچھ بلند درجے پر۔

156.الأمالی عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن الحسين بن علی قالَ رَسولُ اللهِ ﷺ: اِلزَموا مَوَدَّتَنا أهلَ البَيتِ، فَإِنَّهُ مَن لَقِيَ اللهَ وهُوَ يُحِبُّنا دَخَلَ الجَنَّةَ بِشَفاعَتِنا. وَالَّذی نَفسی بِيَدِهِ، لا

[1] شرح الأخبار: ج3ص 121.

يَنتَفِعُ عَبدٌ بِعَمَلِهِ إلاّ بِمَعرِفَتِنا[1]

۱۵۶) امالی مفید میں عبدالرحمن بن ابی لیلی نے امام حسین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہم اہل بیت علیہم السلام کی مودت (محبت) کے پابند ہوجاؤ کیونکہ جو آدمی خدا سے اس حالت میں ملاقات کرے کہ ہم سے محبت کرتا ہو وہ ہماری شفاعت میں جنت میں جائے گا اور قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کسی بھی بندے کو اپنا عمل سوائے ہماری معرفت کے فائدہ نہیں دے گا۔

157.فضائل الشيعة عن جابر عن أبي جعفر عن عليّ بن الحسي: قالَ رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: حُبّي وحُبُّ أهلِ بَيتي نافِعٌ فی سَبعَةِ مَواطِنَ أهوالُهُنَّ عَظيمَةٌ: عِندَ الوَفاةِ، وفِي القَبرِ، وعِندَ النُّشورِ، وعِندَ الكِتابِ، وعِندَ الحِسابِ، وعِندَ الميزانِ، وعِندَ الصِّراطِ[2]

۱۵۷) فضائل الشیعہ میں جابر نے امام باقرؑ سے اور انہوں نے امام زین العابدین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری اور میری اہل بیت علیہم السلام کی محبت سات خوفناک جگہوں پر فائدہ مند ہے (وہ سات جگہیں یہ ہیں) موت، قبر، قبر سے باہر آنا، اعمال نامہ لیتے وقت، محاسبہ اعمال کے وقت، اعمال کے موازنہ کے وقت اور (پل) صراط سے گزرتے وقت۔

158.نزهة الناظر عن أبان بن تغلب: قالَ الإمامُ الشَّهيدُ عليه السلام: مَن أحَبَّنا كانَ مِنّا أهلَ البَيتِ. فَقُلتُ: مِنكُم أهلَ البَيتِ؟! فَقالَ: مِنّا أهلَ البَيتِ، حَتّى قالَها ثَلاثًا. ثُمَّ قالَ عليه السلام: أما سَمِعتَ قَولَ العَبدِ الصّالِحِ: «فَمَن تَبِعَني فَإنَّهُ مِنّي»؟[3][4]

۱۵۸) نزھۃ الناظر میں ابان بن تغلب سے نقل ہے: شہید امام (حسین علیہ السلام) نے فرمایا: جو آدمی ہم سے محبت کرے وہ ہم اہل بیت علیہم السلام سے ہے میں نے (تعجب سے) پوچھا: آپ اہل بیت علیہم السلام میں سے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: (ہاں) ہم اہل بیت علیہم السلام سے

---

[1] الأمالي للمفيد: ص13 ح1، الأمالي للطوسي: ص187 ح314، المحاسن: ج1ص135 ح169، المناقب للكوفي: ج2ص100 وفيها «يودّنا» بدل «يحبّنا» و «بمعرفة حقّنا» بدل «بمعرفتنا»، بحار الأنوار: ج27ص90 ح45وص170 ح10.

[2] فضائل الشيعة: ص47 ح2، الأمالي للصدوق: ص60 ح17، بحار الأنوار: ج27ص158 ح3وراجع: الخصال: ص360 ح 49.

[3] .إبراهيم: 36.

[4] نزهة الناظر: ص85 ح19.

یہاں تک کہ امام نے یہ بات تین بار تکرار کر کے فرمایا: کیا تم نے ابراہیم علیہ السلام اللہ کے نیک بندے کی بات نہیں سنی ہے کہ: جو بھی میری پیروی کرے وہ مجھ سے ہے۔

159. كشف الغمّة عن الإمام الحسين عليه السلام: مَن أتانا لَم يَعدَم خَصلَةً مِن أربَعٍ: آيَةً مُحكَمَةً، وقَضِيَّةً عادِلَةً، وأخاً مُستَفاداً، ومُجالَسَةَ العُلَماءِ [1]

۱۵۹) کشف الغمہ میں امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: جو بھی ہمارے پاس آئے وہ ان چار صفات میں سے کسی ایک کو نہیں کھوئے گا۔

۱ محکم آیات، ۲ عادلانہ حکم،

۳ فائدہ مند بھائی (دوست) اور ۴ علماء کے ساتھ بیٹھنا۔

160. المناقب عن أبي سعيد دينار عن الحسين عليه السلام: مَن أحَبَّنا نَفَعَهُ اللهُ بِحُبِّنا وإن كانَ أسيراً فِي الدَّيلَمِ، وإنَّ حُبَّنا لَيُساقِطُ [2] الذُّنوبَ كَما تُساقِطُ الرّيحُ الوَرَقَ [3]

۱۶۰) مناقب ابن مغازلی میں، ابوسعید دینار سے نقل ہے امام حسین علیہ السلام سے: جو بھی ہم سے محبت کرے اس کو خدا ہماری محبت کا فائدہ پہنچائے گا اگرچہ وہ دیلم میں اسیر ہو بیشک ہماری محبت گناہوں کو ایسے ختم کرتی ہے جیسے ہوا (درخت کے) پتے کو۔

3/6

وِلايَةُ أهلِ البَيتِ

ولایت اہل بیت علیہم السلام

161. الأمالي بإسناده عن الحسين عن أبيه أمير المؤمنين ع أخبَرَني جَبرَئيلُ الرّوحُ الأَمينُ عَنِ اللهِ تَقَدَّسَت أسماؤُهُ وجَلَّ وَجهُهُ،

قالَ: إنّي أنَا اللهُ لا إلهَ إلّا أنَا وَحدي، عِبادي فَاعبُدوني، وَليَعلَم مَن لَقِيَني مِنكُم بِشَهادَةِ

[1] كشف الغمّة: ج2 ص244، بحار الأنوار: ج44 ص195 ح9.

[2] في المصدر: «لتساقط»، والصواب ما أثبتناه. وساقطه: أسقطه وتابع إسقاطه (لسان العرب: ج7 ص316 «سقط»).

[3] المناقب لابن المغازلي: ص400 ح454 عن أبي سعيد دينار؛ شرح الأخبار: ج2 ص513 ح906 عن علي بن حمزة نحوه.

أن لا إلهَ إلاّ اللهُ مُخلِصا بِها أنَّهُ قد دَخَلَ حِصني، ومَن دَخَلَ حِصنی أمِنَ عَذابی.

قالوا: یَابنَ رَسولِ اللهِ، وما إخلاصُ الشَّهادَةِ لِلّهِ؟

قالَ: طاعَةُ اللهِ ورَسولِهِ، ووِلایَةُ أهلِ بَیتِهِ علیهم السلام [1]

۱۶۱) الامالی طوسی کی سند سے امام حسین علیہ السلام سے ہے: میرے بابا علی علیہ السلام نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور انہوں نے روح الامین سے اور روح الامین نے خدا سے کہ جس کے نام پاک اور اس کی ذات عظمت والی ہے اس طرح خبر بتائی ہے کہ

خدا نے فرمایا ہے:

میں وہ اکیلا خدا ہوں کہ میرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے میرے بندو! میری عبادت کرو اور جاننا چاہیے کہ تم میں سے جو بھی میرے پاس میری وحدانیت کی خالصانہ گواہی دے وہ میری پناہ میں آ گیا ہے اور جو میری پناہ میں آ جائے وہ میرے عذاب سے محفوظ ہے۔

(لوگ) کہنے لگے: اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند! خدا کی خالصانہ گواہی کا کیا مطلب ہے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: خدا اور اس کے رسول اور نبیؐ کے خاندان ولایت کی اطاعت ہے۔

3/7

صِلَةُ أهلِ البَیتِ

اہل بیت علیہم السلام کے ساتھ نیکی

162.الأمالی عن أبان بن تغلب عن أبی جعفر محمّد بن علیّ قال: قالَ رَسولُ اللهِ صلی الله علیه وسلم: مَن أرادَ التَّوَسُّلَ إلَیَّ، وأن یَکونَ لَهُ عِندی یَدٌ أشفَعُ لَهُ بِها یَومَ القِیامَةِ، فَلیَصِل أهلَ بَیتی ویُدخِلِ السُّرورَ عَلَیهِم [2]

۱۶۲) امالی صدوق میں ابان بن تغلب نے امام باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو بھی

---

[1] الأمالی للطوسی: ص 589 ح 1220 عن أبی الصلت عبد السلام بن صالح الهروی عن الإمام الرضا عن آبائه علیهم السلام، بحار الأنوار: ج49 ص120 ح1 وراجع: الأمالی للصدوق: ص306 ح349 و ح350.

[2] الأمالی للصدوق: ص462 ح615، کشف الغمّة: ج2 ص25، بحار الأنوار: ج26 ص227 ح1.

مجھ سے توسل کرنا چاہے اور اس کا مجھ پر حق ہو تو میں قیامت کے دن اس کے بدلے اس کی شفاعت کروں گا۔ بس اس کو چاہیے کہ میرے اہل بیت علیہم السلام کو ھدیہ دے اور ان کو راضی رکھے۔

163.الأمالی بإسناده عن الحسين بن فاطمة بنت رسول الله أيُّما رَجُلٍ صَنَعَ إلى رَجُلٍ مِن وُلدی صَنيعَةً فَلَم يُكافِئهُ عَلَيها، فَأَنَا المُكافِئُ لَهُ عَلَيها [1]

۱۶۳) امالی طوسی میں امام حسین علیہ السلام اور انہوں نے امام علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے: جو بھی میرے فرزندوں میں سے کسی ایک سے نیکی کرے لیکن وہ اس کو بدلہ نہ دے سکے تو میں اس کی نیکی کا بدلہ دوں گا۔

3/8

التَّوَسُّلُ بِأَهلِ البَيتِ

اہل بیت علیہم السلام کے ساتھ توسل

164. كفاية الأثر عن عبد الله بن سعد عن الحسين بن علیّ أخبَرَنی جَبرَئيلُ عليه السلام: لَمّا ثَبَّتَ اللهُ عز و جل اسمَ مُحَمَّدٍ عَلى ساقِ العَرشِ، قُلتُ: يا رَبِّ هذَا الاِسمُ المَكتوبُ فی سُرادِقِ العَرشِ، أرِنی أعَزَّ خَلقِكَ عَلَيكَ [2]، قالَ: فَأَراهُ اللهُ عز و جل اثنَی عَشَرَ أشباحا أبدانا بِلا أرواحٍ بَينَ السَّماءِ وَالأَرضِ، فَقالَ: يا رَبِّ بِحَقِّهِم عَلَيكَ إلّا أخبَرتَنی مَن هُم؟ قالَ: هذا نورُ عَلِیِّ بنِ أبی طالِبٍ، وهذا نورُ الحَسَنِ وَالحُسَينِ، وهذا نورُ عَلِیِّ بنِ الحُسَينِ، وهذا نورُ مُحَمَّدِ بنِ عَلِیٍّ، وهذا نورُ جَعفَرِ بنِ مُحَمَّدٍ، وهذا نورُ موسَى بنِ جَعفَرٍ، وهذا نورُ عَلِیِّ بنِ موسى، وهذا نورُ مُحَمَّدِ بنِ عَلِیٍّ، وهذا نورُ عَلِیِّ بنِ مُحَمَّدٍ، وهذا نورُ الحَسَنِ بنِ عَلِیٍّ، وهذا نورُ الحُجَّةِ القائِمِ المُنتَظَرِ. قالَ: فَكانَ رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقولُ: ما أحَدٌ يَتَقَرَّبُ إلَى اللهِ عز و جل بِهؤُلاءِ القَومِ، إلّا أعتَقَ اللهُ تَعالى رَقَبَتَهُ مِنَ النّارِ [3]

۱۶۴) کفایۃ الاثر میں عبداللہ بن سعد نے امام حسین علیہ السلام سے نقل کیا ہے: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] الأمالی للطوسی: ص 355 ح 736 عن علیّ بن جعفر عن الإمام الكاظم عن آبائه علیهم السلام. بحار الأنوار: ج 96 ص 225 ح 23 نقلاً عن الأمالی بإسناده إلی رسول الله صلى الله عليه وآله.

[2] فی بعض نسخ المصدر: «أری» بدل «أرنی».

[3] كفاية الأثر: ص170، بحار الأنوار: ج36 ص 341 ح 206.

جبرائیل نے مجھے بتایا کہ جب خدا نے عرش پر محمدؐ کا نام لکھا تو میں نے کہا: اے عرش پر اس نام کے خدا! مجھے ایسا (بندہ) دکھا کہ تیرے پاس تیری مخلوق سے زیادہ عزیز کون ہے؟ بس خدا نے اس کو آسمان و زمین کے درمیان بارہ صورتیں دکھائیں جس طرح بغیر روح کے جسم۔ بس جبرائیلؑ نے کہا: اے اللہ! تجھ پر ان کے حق کی قسم مجھے بتائیں کہ یہ کون ہیں؟ خدا نے فرمایا: یہ علی بن ابی طالب علیہ السلام کا نور ہے اور یہ حسن و حسین علیہما السلام کا نور ہے اور یہ نورِ علی بن الحسین علیہ السلام ہے اور یہ محمد بن علی علیہ السلام کا نور ہے اور یہ نور جعفر بن محمد علیہ السلام کا ہے اور یہ نور موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کا ہے اور یہ نور علی بن موسیٰ علیہ السلام کا ہے اور یہ نور محمد بن علی علیہ السلام کا ہے اور یہ نور علی بن محمد علیہ السلام کا ہے اور یہ نور حسن بن علی علیہ السلام کا ہے اور یہ نور حجت قائم مہدی علیہ السلام کا ہے۔

رسولؐ خدا نے فرمایا: کسی نے بھی ان کے ساتھ تقرب حاصل نہیں کیا سوائے اس کے کہ خدا نے اسے جہنم سے بچایا ہے۔

3/9

بُغضُ أهلِ البَيتِ

اہل بیت علیہم السلام سے دشمنی

165. عیون أخبار الرضا بإسناده عن الحسين بن علیّ علیه ا ما كُنّا نَعرِفُ المُنافِقينَ عَلى عَهدِ رَسولِ اللهِ صلى الله عليه وآله إلّا بِبُغضِهِم عَلِيّا ووُلدَهُ عليهم السلام [1]

(۱۶۵) عیون اخبار الرضا علیہ السلام میں امام حسین علیہ السلام سے ہے: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں منافقوں کو فقط علی علیہ السلام اور اولادِ علی علیہ السلام سے دشمنی کے ذریعے پہچانتے تھے۔

166. سبل الهدى والرشاد عن أبي بكر البزقاني عن الحسين ب أنَّ رَسولَ اللهِ صلى الله عليه وآله قالَ: مَن سَبَّ أهلَ البَيتِ، فَإِنَّما يَسُبُّ اللهَ ورَسولَهُ [2]

(۱۶۶) سبل الھدیٰ والرشاد میں ابوبکر یزقانی سے امام حسین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

---

[1] عیون أخبار الرضا عليه السلام: ج2ص67 ح305 عن الحسن بن عبد الله التميمي عن الإمام الرضا عن آبائه عليهم السلام، بحار الأنوار: ج39ص302 ح113.

[2] سبل الهدى والرشاد: ج11ص8.

جو بھی اہل بیت علیہم السلام کو گالیاں دے ایسے ہے جیسے خدا اور اس کے نبیؐ کو گالیاں دی ہوں۔

167.الأمالی بإسناده عن الحسین بن علیّ علیه السلام: حَدَّثَنی أبی أمیرُ المُؤمِنینَ عَلِیُّ بنُ أبی طالِبٍ علیه السلام قالَ: قالَ رَسولُ اللهِ صلی الله علیه وآله: حُرِّمَتِ الجَنَّةُ عَلی مَن ظَلَمَ أهلَ بَیتی وقاتَلَهُم، وعَلَی المُعتَرِضِ عَلَیهِم وَالسّابِّ لَهُم، «أُولَئِكَ لاَ خَلَقَ لَهُمْ فِي الْأَخِرَةِ وَلاَ يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلاَ يَنظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلاَ يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ» [۱، ۲]

۱۶۷) امالی طوسی میں امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: میرے بابا علی بن ابی طالب علیہ السلام نے کہا کہ رسولؐ خدا نے فرمایا: اس آدمی پر جنت حرام ہے جو میرے خاندان پر ظلم کرے اور ان سے جنگ کرے اور اس پر بھی جو اس کے حق میں تجاوز کرے اور ان کو گالیاں دے۔ ایسے لوگوں کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے خدا ان سے بات نہیں کرے گا اور خدا قیامت کے دن (رحمت کی نگاہ سے) نہیں دیکھے گا اور ان کو پاک نہیں کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

168.عیون أخبار الرضا بإسناده عن الحسین بن علیّ علیه السلام: مَن عادی أولیائی فَقَد بارَزَنی بِالمُحارَبَةِ، ومَن حارَبَ أهلَ بَیتِ نَبِیّی فَقَد حَلَّ عَلَیهِ عَذابی، ومَن تَوَلّی غَیرَهُم فَقَد حَلَّ عَلَیهِ غَضَبی، ومَن أعَزَّ غَیرَهُم فَقَد آذانی، ومَن آذانی فَلَهُ النّارُ [۳]

۱۶۸) عیون الاخبار الرضا میں امام حسین علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ جو میرے اولیاء سے دشمنی کرے اس نے واضح طریقے سے مجھ سے جنگ کی اور جو ہمارے اہل بیت علیہم السلام سے جنگ کرے اس پر میرا عذاب جائز ہے اور جو آدمی ان کے علاوہ کو اپنا ولی قرار دے اس پر میرا غضب جائز ہے اور جو آدمی ان کے علاوہ کو عزت دے اس نے مجھے تکلیف دی ہے اور جس نے مجھ کو اذیت دی ہے اس کے لئے جہنم (کی آگ) ہے۔

169.الأمالی عن زید بن علیّ: حَدَّثَنی أبی عَلِیُّ بنُ الحُسَینِ علیه السلام وهُوَ آخِذٌ بِشَعرِهِ، قالَ: سَمِعتُ أبِی الحُسَینَ بنَ عَلِیٍّ علیه السلام وهُوَ آخِذٌ بِشَعرِهِ، قالَ: سَمِعتُ أمیرَ المُؤمِنینَ عَلِیَّ بنَ أبی طالِبٍ علیه السلام وهُوَ آخِذٌ

---

[۱] آل عمران: 77.

[۲] الأمالی للطوسی: ص 164 ح 272 عن داوود بن سلیمان الغازی عن الإمام الرضا عن آبائه علیهم السلام، کشف الغمّة: ج 2 ص 15 عن الإمام الرضا عن آبائه علیهم السلام.

[۳] عیون أخبار الرضا علیه السلام: ج 2 ص 68 ح 315 عن محمّد بن عبد الله بن علیّ عن الإمام الرضا عن آبائه علیهم السلام، بحار الأنوار: ج 27 ص 205 ح 12.

بِشَعرِهِ، قالَ: سَمِعتُ رَسولَ اللهِ ﷺ وهُوَ آخِذٌ بِشَعرِهِ، قالَ: مَن آذى شَعرَةً مِنّي فَقَد آذاني، ومَن آذاني فَقَد آذَى اللهَ عز و جل، ومَن آذَى اللهَ عز و جل لَعَنَهُ مَلَأُ السَّماواتِ ومَلَأُ الأَرضِ. وتَلا: «إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا» [1] [2]

۱۶۹) امالی طوسی میں زید بن علی سے نقل ہے کہ میرے بابا زین العابدین علیہ السلام اس حالت میں کہ بال ہاتھ میں تھا۔فرمایا: میں نے بابا امام حسین علیہ السلام سے اس حالت میں کہ بال ان کے ہاتھ میں تھا۔سنا کہ فرمایا: میں نے علی علیہ السلام سے سنا درحالانکہ ان کے ہاتھ میں بال تھے رسول خدا سے میں نے سنا درحالانکہ ان کے ہاتھ میں بال تھے۔جو بھی ایک بال برابر بھی اذیت دے اس نے مجھے اذیت دی اور جو مجھے اذیت دے بیشک خدا کو اذیت دی ہے اور جو خدا کو اذیت دے اس پر سب آسمان و زمین والے لعنت کرتے ہیں پھر یہ آیت تلاوت کی: یقینا جو لوگ خدا اور اس کے رسول کو ستاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں خدا کی لعنت ہے اور خدا نے ان کے لئے رسوا کن عذاب مہیا کر رکھا ہے۔

[1] الأحزاب: 57.

[2] الأمالی للطوسی: ص 451 ح 1006، عیون أخبار الرضا علیہ السلام: ج 1 ص 250 ح 3، الأمالی للصدوق: ص 409 ح 530، دلائل الإمامة: ص 135 ح 44 ولیس فیها الآیة، بحار الأنوار: ج 27 ص 206 ح 13؛ المناقب للخوارزمی: ص 328 ح 344.

الفصل الرّابعُ: امّ الأئمّة من أهل البيت

چوتھی فصل: ائمہ کی ماں، اہل بیت علیہم السلام سے ہے

4/1

فَضلُ فاطِمَةَ بِنتِ رَسولِ اللهِ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی، فاطمہ ؑ کے فضائل

170. المناقب عن الحسين بن علي بن الحسين عن أبيه عن جد قالَ رَسولُ اللهِ ﷺ: فاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِساءِ العالَمينَ [1]

۱۷۰) مناقب کوفی میں حسین بن علی بن الحسین علیہ السلام نے اپنے بابا علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ سلام اللہ علیہا سارے جہاں کی عورتوں کی سردار ہیں۔

171. مئة منقبة بإسناده عن الحسين بن علیّ بن أبي طالب ع قالَ رَسولُ اللهِ ﷺ: فاطِمَةُ مُهجَةُ قَلبي، وَابناها ثَمَرَةُ فُؤادي، وبَعلُها نورُ بَصَري، وَالأَئِمَّةُ مِن وُلدِها أُمَناءُ رَبّي وحَبلُهُ المَمدودُ بَينَهُ وبَينَ خَلقِهِ، مَنِ اعتَصَمَ بِهِم نَجا، ومَن تَخَلَّفَ عَنهُم هَوى [2]

۱۷۱) مئۃ منقبہ میں امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ سلام اللہ علیہا میرے دل کی ٹھنڈک ہے اور اس کے بیٹے میرے دل کے میوے ہیں۔ اس کا شوہر میری آنکھوں کا نور اور اس کی نسل سے آنے والے امام میرے خدا کے امانتدار اور خدا اور اس کی مخلوق کے درمیان کھینچی گئی رسی ہیں۔ جو بھی ان کا سہارا لے وہ نجات یافتہ ہے اور جو ان سے منہ موڑے وہ ذلیل وخوار ہوگا۔

---

[1] المناقب للكوفي: ج2 ص197 ح670 عن عنبسة بن بجاد.

[2] مئة منقبة: ص100 ح44 عن جميل بن صالح عن الإمام الصادق عن أبيه عن جدّه عليهم السلام، الفضائل: ص124 عن الإمام الصادق عن أبيه عن جدّه عنه عليهم السلام نحوه، بحار الأنوار: ج 23 ص 142 ح 95؛ مقتل الحسين للخوارزمي: ج1 ص59، فرائد السمطين: ج2 ص66 ح390 كلاهما عن حميد بن صالح عن الإمام الصادق عن آبائه عنه عليهم السلام وفيهما «بهجة» بدل «مهجة».

172.المستدرك على الصحيحين بإسناده عن الحسين بن عليّ ع قالَ رَسولُ اللهِ ﷺ لِفاطِمَةَ عليها السلام: إنَّ اللهَ يَغضَبُ لِغَضَبِكِ، ويَرضى لِرِضاكِ [۱]

۱۷۲) مستدرک صحیحین میں امام حسین علیہ السلام سے اور انہوں نے امام علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہؑ سے فرمایا: خدا تیرے ناراض ہونے سے ناراض ہوتا ہے اور تیری رضایت سے راضی ہوتا ہے۔

173.الإرشاد: إنَّ الحَسَنَ بنَ الحَسَنِ خَطَبَ إلى عَمِّهِ الحُسَينِ عليه السلام إحدَى ابنَتَيهِ، فَقالَ لَهُ الحُسَينُ عليه السلام: إختَر يا بُنَيَّ أحَبَّهُما إلَيكَ. فَاستَحيَا الحَسَنُ ولَم يُحِر [۲] **جوابا. فَقالَ الحُسَينُ عليه السلام: فَإِنّي قَدِ اختَرتُ لَكَ ابنَتي فاطِمَةَ، وهِيَ أكثَرُهُما شَبَها بِاُمّي فاطِمَةَ بِنتِ رَسولِ اللهِ ﷺ** [۳]

۱۷۳) کتاب ارشاد میں ہے: امام حسن علیہ السلام کے بیٹے حسن نے امام حسین علیہ السلام کی بیٹیوں میں سے ایک بیٹی کا رشتہ مانگا امام حسین علیہ السلام سے تو امام حسین علیہ السلام نے اس سے فرمایا: پیارے بیٹے! جس کو بھی چاہو اپنے لئے انتخاب کرو۔ لیکن حسن نے شرم سے کوئی جواب نہ دیا۔ تو امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: میں نے تیرے لئے اپنی بیٹی فاطمہ کو انتخاب کیا ہے کیونکہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی میری ماں فاطمہؑ سے زیادہ شباہت رکھتی ہے۔

174.دلائل الإمامة عن الحسين بن زيد عن عليّ بن الحسين: سَمِعتُ رَسولَ اللهِ ﷺ يَقولُ: إنَّما سُمِّيَت فاطِمَةُ فاطِمَةَ، لِأَنَّها فُطِمَت هِيَ وشيعَتُها وذُرِّيَّتُها مِنَ النّارِ [۴]

۱۷۴) دلائل الامامۃ میں حسین بن زید نے امام زین العابدین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ میں نے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاطمہؑ (بچانے والی) کو فاطمہؑ اس لئے کہا گیا ہے کیونکہ وہ اپنے پیروکاروں اور فرزندان کو (جہنم کی) آگ سے محفوظ کرے گی۔

---

[۱] المستدرك على الصحيحين: ج3 ص167 ح4730 عن عمر بن عليّ عن الإمام الصادق عن أبيه عن جدّه عليهم السلام، المعجم الكبير: ج1 ص108 ح182، تاريخ دمشق: ج3 ص156 ح599 كلاهما عن عليّ بن عمر بن عليّ عن الإمام الصادق عن أبيه عن جدّه عنه عليهم السلام، كنز العمّال: ج12 ص111 ح34237؛ الأمالي للطوسي: ص427 ح954، الأمالي للصدوق: ص467 ح622 كلاهما عن عليّ بن عمر بن عليّ عن الإمام الصادق عن أبيه عن جدّه عنه عليهم السلام، دلائل الإمامة: ص146 ح53 عن فاطمة ابنة الإمام الحسين عليه السلام، بحار الأنوار: ج43 ص22 ح12.

[۲] لم يحر جوابا: أي لم يردّ جوابا (مجمع البحرين: ج1 ص472 «حور»).

[۳] الإرشاد: ج2 ص25، العُدد القويّة: ص355 ح18، عمدة الطالب: ص98، كشف الغمّة: ج2 ص205، بحار الأنوار: ج44 ص167 ح3؛ مقاتل الطالبيّين: ص167، سرّ السلسلة العلويّة: ص6 نحوه.

[۴] دلائل الإمامة: ص148 ح57 وراجع: كشف الغمّة: ج2 ص89.

4/2

وَفاتُها

وفات فاطمہؑ

175.الأمالی عن علیّ بن محمّد الهرمزانی عن علیّ بن الح لَمّا مَرِضَت فاطِمَةُ بِنتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وآلِهِ وعَلَيهَا السَّلامُ، وَصَّت إلى عَلِيٍّ صَلَواتُ اللهِ عَلَيهِ أن يَكتُمَ أمرَها، ويُخفِيَ خَبَرَها، ولا يُؤذِنَ أحَداً بِمَرَضِها، فَفَعَلَ ذلِكَ، وكانَ يُمَرِّضُها بِنَفسِهِ، وتُعينُهُ عَلى ذلِكَ أسماءُ بِنتُ عُمَيسٍ رَحِمَهَا اللهُ عَلَى استِسرارٍ بِذلِكَ كَما وَصَّت بِهِ. فَلَمّا حَضَرَتهَا الوَفاةُ وَصَّت أميرَ المُؤمِنينَ عليه السلام أن يَتَوَلّى أمرَها، ويَدفِنَها لَيلاً، ويُعَفِّيَ [1] قَبرَها. فَتَوَلّى ذلِكَ أميرُ المُؤمِنينَ عليه السلام ودَفَنَها، وعَفّى مَوضِعَ قَبرِها. فَلَمّا نَفَضَ يَدَهُ مِن تُرابِ القَبرِ هاجَ بِهِ الحُزنُ، فَأَرسَلَ دُموعَهُ عَلى خَدَّيهِ، وحَوَّلَ وَجهَهُ إلى قَبرِ رَسولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقالَ: السَّلامُ عَلَيكَ يا رَسولَ اللهِ مِنّي، وَالسَّلامُ عَلَيكَ مِنِ ابنَتِكَ وحَبيبَتِكَ وقُرَّةِ عَينِكَ، وزائِرَتِكَ وَالبائِتَةِ فِي الثَّرى بِبُقعَتِكَ، وَالمُختارِ لَهَا اللهُ سُرعَةَ اللِّحاقِ بِكَ، قَلَّ يا رَسولَ اللهِ عَن صَفِيَّتِكَ صَبري، وضَعُفَ عَن سَيِّدَةِ النِّساءِ تَجَلُّدي، إلّا أنَّ فِي التَّأَسّي لي بِسُنَّتِكَ وَالحُزنِ الَّذي حَلَّ بي بِفِراقِكَ مَوضِعَ التَّعَزّي، فَلَقَد وَسَّدتُكَ في مَلحودِ قَبرِكَ بَعدَ أن فاضَت نَفسُكَ عَلى صَدري، وغَمَّضتُكَ بِيَدي، وتَوَلَّيتُ أمرَكَ بِنَفسي، نَعَم وفي كِتابِ اللهِ أنعَمُ القَبولِ: «إنّا لِلّهِ وَإنّا إلَيهِ رَ جِعونَ» [2] لَقَدِ استُرجِعَتِ الوَديعَةُ، واُخِذَتِ الرَّهينَةُ، وَاختُلِسَتِ الزَّهراءُ، فَما أقبَحَ الخَضراءَ وَالغَبراءَ [3] يا رَسولَ اللهِ! أمّا حُزني فَسَرمَدٌ [4]، وأمّا لَيلي فَمُسَهَّدٌ [5]، لا يَبرَحُ الحُزنُ مِن قَلبي

---

[1] عَفَتِ الريحُ الأثرَ: أی درسته ومحته (تاج العروس: ج19 ص687 «عفو»).

[2] البقرة: 156.

[3] الغبراء: الأرض. والخضراء: السماء؛ للونهما (النهاية: ج3 ص337 «غبر»).

[4] السّرمَد: الدائم الذی لا ينقطع (النهاية: ج2 ص363 «سرمد»).

[5] السُّهد: الأرق (القاموس المحيط: ج1 ص305 «سهد»).

أو يَختارَ اللهُ لي دارَكَ الَّتي أنتَ فيها مُقيمٌ، كَمَدٌ[1] مُقَيِّحٌ، وهَمٌّ مُهَيِّجٌ، سَرعانَ ما فُرِّقَ بَينَنا، وإلَى اللهِ أشكو. وسَتُنَبِّئُكَ ابنَتُكَ بِتَضافُرِ اُمَّتِكَ عَلَيَّ وعَلى هَضمِها حَقَّها، فَاستَخبِرهَا الحالَ، فَكَم مِن غَليلٍ مُعتَلِجٍ[2] بِصَدرِها لَم تَجِد إلى بَثِّهِ سَبيلاً، وسَتَقولُ، ويَحكُمُ اللهُ وهُوَ خَيرُ الحاكِمينَ. سَلامٌ عَلَيكَ يا رَسولَ اللهِ سَلامَ مُوَدِّعٍ، لا سَئِمٍ ولا قالٍ[3]، فَإِن أنصَرِف فَلا عَن مَلالَةٍ، وإن اُقِم فَلا عَن سوءِ ظَنٍّ بِما وَعَدَ اللهُ الصّابِرينَ، وَالصَّبرُ أيمَنُ وأجمَلُ، ولَولا غَلَبَةُ المُستَولينَ عَلَينا لَجَعَلتُ المُقامَ عِندَ قَبرِكَ لِزاماً، ولَلَبِثتُ عِندَهُ مَعكوفاً، ولَأَعوَلتُ إعوالَ الثَّكلى عَلى جَليلِ الرَّزِيَّةِ، فَبِعَينِ اللهِ تُدفَنُ ابنَتُكَ سِرّاً، وتُهتَضَمُ حَقَّها قَهراً، وتُمنَعُ إرثَها جَهراً، ولَم يَطُلِ العَهدُ، ولَم يَخلُ مِنكَ الذِّكرُ، فَإِلَى اللهِ يا رَسولَ اللهِ المُشتَكى، وفيكَ أجمَلُ العَزاءِ، وصَلَواتُ اللهِ عَلَيكَ وعَلَيها ورَحمَةُ اللهِ وبَرَكاتُهُ[4]

۱۷۵) امالی مفید میں علی بن محمد ہرمزانی نے امام زین العابدین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی فاطمہ سلام اللہ علیہا بیمار ہوئیں تو علی علیہ السلام کو وصیت کی کہ بیماری کے مسئلے کو پوشیدہ رکھئے اور فاطمہ سلام اللہ علیہا کی بیماری کے بارے میں کسی کو بھی نہ بتائیں اور علی علیہ السلام نے ایسے ہی کیا اور اس کا خود ہی خیال رکھتے تھے۔ اسماء بنت عمیس بھی اس کی خدا مغفرت کرے۔ اس بات کو پوشیدہ رکھنے پر علی علیہ السلام کی مدد کرتی تھیں۔ جس طرح فاطمہ سلام اللہ علیہا نے وصیت کی تھی جب بی بی فاطمہ سلام اللہ علیہا کی وفات کا وقت نزدیک آیا تو بی بی سلام اللہ علیہا نے علی علیہ السلام کو وصیت کی کہ اس کے کام کو خود سنبھالے اور بی بی سلام اللہ علیہا کو رات کے وقت دفن کرے اور قبر کو پوشیدہ رکھے۔

علی علیہ السلام نے اس کام کو سنبھالا اور فاطمہ سلام اللہ علیہا کو دفن کر کے اس کی قبر کے نشان کو مٹا دیا جب قبر کی خاک کو

---

[1] الكَمَد، بالفتح وبالتحريك: تغيّر اللون وذهاب صفائه، والحزن الشديد، ومرض القلب (القاموس المحيط: ج 1 ص 333، «الكمدة»).

[2] اعتلجَ المَوجُ: التطمَ، واعتلج الهمّ في صدر، كذلك على المثل (لسان العرب: ج 2 ص 327 «علج»).

[3] القِلَى: البُغض. يقال: قلاهُ يقليه قِلىً وقَلىً: إذا أبغضه (النهاية: ج 4 ص 105 «قلا»).

[4] الأمالي للمفيد: ص 281 ح 7، الأمالي للطوسي: ص 109 ح 166 عن عليّ بن محمّد الهرمزداني عن الإمام زين العابدين عنه عليهما السلام، بشارة المصطفى: ص 258 عن عليّ بن محمّد الهرمزداري عن الإمام زين العابدين عنه عليهما السلام، الكافي: ج 1 ص 458 ح 3 عن عليّ بن محمّد الهرمزاني عن الإمام الحسين عليه السلام، دلائل الإمامة: ص 137 ح 46 عن المفضّل بن عمر عن الإمام الصادق عن آبائه عليهم السلام وليس فيها صدره إلى «وصّت به»، وكلاهما نحوه، بحار الأنوار: ج 43 ص 193 ح 21.

ہاتھوں سے جھاڑ کر اٹھے تو غم نے لپیٹ لیا اور چہرے پر آنسو بہنے لگے۔ اس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کی طرف رخ کر کے فرمایا: اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرا تجھ پر سلام اور نیز آپ کی محبوب اور آنکھوں کی روشنی بیٹی جو خاک کے ٹکرے میں دفن ہیں کا بھی سلام ہو۔ وہ ایسی شخصیت تھیں کہ جس کو خدا نے جلدی میں آپ سے ملانے کے لئے انتخاب کیا۔

اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کی مہربان بیٹی کی جدائی سے میرا صبر کم ہو گیا ہے اور فاطمہ سلام اللہ علیہا کے جانے سے میرا جسم کمزور ہو گیا ہے سوا اس کے کہ میرے لئے آپ کی سنت کی پیروی اور ایسا غم جو آپ کی جدائی میں مجھے ملا۔ وہ میرے لئے اس مصیبت میں تسلی بخش ہے کہ میں آپ کی روح کے قبض ہونے کے بعد اپنے سینے پر اور اپنے ہاتھوں سے آپ کی آنکھیں بند کر کے آپ کے کام کو سنبھالا اور آپ کو قبر میں رکھا اور اس کو مضبوطی سے بند کیا۔ ہاں! خدا کی کتاب میں (مصیبت کو) تحمل (کرنے کے سبب) آیا ہے۔ ہم خدا کی طرف سے ہیں اور اس کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔

بیشک امانت جو دی گئی تھی وہ واپس لے لی گئی اور زہرا کو زخمی کیا گیا۔ کتنے خراب نظر آرہے ہیں آسمان و زمین۔ اے رسولؐ! میرا غم ہمیشہ اور رات بغیر نیند کے ہے میرا غم مجھے اذیت دے گا۔ خدا کی رحمتیں اور برکتیں ہوں آپؐ اور فاطمہؑ پر۔۔۔۔

4/3

غُسلُها و كَفنُها

غسل وکفن فاطمہ سلام اللہ علیہا

176. بحار الأنوار عن أبي عبد الله الحسين عليه السلام إنَّ أميرَ المُؤمِنينَ عليه السلام غَسَّلَ فاطِمَةَ عليها السلام ثَلاثا وخَمسا، وجَعَلَ فِي الغَسلَةِ الخامِسَةِ. الآخِرَةِ. شَيئا مِنَ الكافورِ، وأشعَرَها[١] مِئزَرا سابِغا[٢] دونَ الكَفَنِ، وكانَ هُوَ الَّذى يَلى ذلِكَ مِنها وهُوَ يَقولُ:

اللّٰهُمَّ إنَّها أمَتُكَ، وبِنتُ رَسولِكَ وصَفِيِّكَ وخِيَرَتِكَ مِن خَلقِكَ، اللّٰهُمَّ لَقِّنها حُجَّتَها، وأعظِم بُرهانَها، وأعلِ دَرَجَتَها، وَاجمَع بَينَها وبَينَ أبيها مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم[٣]

---

[١] الشِّعار: ما ولى الجسد من الثياب (المصباح المنير: ص 315 «شعر»).
[٢] شيء سابغ: أى كاملٌ وافٍ (الصحاح: ج4 ص 1321 «سبغ»).
[٣] بحار الأنوار: ج81 ص 309 ح 29 نقلاً عن مصباح الأنوار.

۱۷۶) بحار الانوار میں امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: علی علیہ السلام نے فاطمہ سلام اللہ علیہا کو پانچ مرتبہ غسل دیا اور پانچویں اور آخری مرتبہ میں آب کافور سے غسل دیا اور ایک بڑی چادر جو سر سے پیروں تک تھی اوڑھی اور یہ سارے کام خود انجام دیئے اور کہتے تھے:

اے خدا! یہ تیری کنیز اور تیرے نبی کی بیٹی اور تیری انتخاب شدہ اور مخلوق سے چنی ہوئی ہے۔ اے خدا! اس کو اپنی حجت سمجھا اور اس کے برہان (دلیل) کو بزرگ شمار کر اور اس کے مقام و مرتبے کو بلند کر اور اس کو اپنے بابا کے ساتھ ایک جگہ مقام دے۔

4/4

شَكوا ها لِأَبيها

فاطمہؑ اپنے بابا کے پاس شکایت لے کر جائیں گی

177.الملهوف عن عمر بن عليّ بن أبي طالب عن الحسين بن ع لَتَلقَيَنَّ فاطِمَةُ أباها شاكِيَةً ما لَقِيَت ذُرِّيَّتُها مِن اُمَّتِهِ، ولا يَدخُلُ الجَنَّةَ أحَدٌ آذاها في ذُرِّيَّتِها [1]

۱۷۷) ملھوف میں عمر بن علی بن ابی طالب نے امام حسین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ بیشک فاطمہؑ اپنے بابا کے ہاں اپنی اولاد پر ہونے والے مظالم کی شکایت لے کر جائیں گی اور جو بھی اولاد فاطمہؑ کو تکلیف دے کر فاطمہؑ کو ناراض کرے وہ جنت میں نہیں جائے گا۔

4/5

حَشرُها

فاطمہؑ کا محشور ہونا

178.عيون أخبار الرضا بإسناده عن الحسين بن عليّ عن علي قالَ النَّبِيُّ ﷺ: تُحشَرُ ابنَتي فاطِمَةُ عليها السلام يَومَ القِيامَةِ ومَعَها ثِيابٌ مَصبوغَةٌ بِالدِّماءِ، تَتَعَلَّقُ بِقائِمَةٍ مِن قَوائِمِ

[1] الملهوف (طبعة منشورات دار الهدى): ص20.

العَرشِ، تَقولُ: يا أحكَمَ الحاكِمينَ، احكُم بَيني وبَينَ قاتِلِ وَلَدي. ويُحكَمُ لِابنَتي فاطِمَةَ ورَبِّ الكَعبَةِ[1]

۱۷۸) عیون اخبار الرضا میں امام حسین علیہ السلام اور امام علی علیہ السلام سے ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا: قیامت کے دن فاطمہؑ اس حالت میں محشور ہوگی کہ ایسا لباس لے کر آئے گی جو خون سے آلودہ ہوگا اور عرش کے ایک ستون کو پکڑ کر کہے گی: اے وہ جو دل سے دور نہیں جائے گا۔ یہاں تک کہ خدا میرے لئے بھی آپ والے مقام کو انتخاب کیا ہے ایسا غم جو خوفناک اور اذیت دینے والا ہے۔ کتنا جلدی ہم ایک دوسرے سے جدا ہوئے۔ خدا تک شکایت لے جاؤں گا۔ آپ کی بیٹی ایسے غم جو تیری امت کی طرف سے مجھے ملے اور اس کا حق چھینا گیا آپ کو بتائے گی۔ اس کا حال خود سے پوچھنا کہ ایسا درد دل میں لے کر آئی ہے کہ جو دل میں ہی رہ گیا ہو اور اس کو دور کرنے کے لئے کوئی راستہ نہ ہو، وہ آپ کو جلدی ہی بتائے گی اور خدا حکم (فیصلہ) کرے کیونکہ وہ بہترین حاکم ہے۔

خدا حافظ، اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ایسی خدا حافظی کہ جس کا تجھ سے جدا ہونا ناراضگی کی وجہ سے نہیں ہے اگر میں لوٹ کر آؤں تو تھکاوٹ کی وجہ سے نہیں ہے اور اگر رہ جاتا ہوں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ صبر کرنے والوں کے بارے میں خدا کے وعدے پر بدگمان ہوں، کیونکہ صبر برکت والی اور خوبصورت چیز ہے اگر ایسے حاکموں کا غلبہ نہ ہوتا تو ہمیشہ کے لئے تیری قبر کے پاس رہ جاتا اور تیرے کنارے پر اعتکاف کی صورت اختیار کرتا اور ایسے گریہ کرتا جیسے وہ عورت روتی ہے جس کا جوان بیٹا مر جاتا ہے۔ خدا کی مدد سے تیری بیٹی کو مخفیانہ دفن کیا اور اس کا حق زبردستی حق غصب کیا گیا اور آشکار اس کو ارث (دینے سے) روکا گیا ہے درحالانکہ تیرے جانے کے وقت کو زیادہ عرصہ نہیں گزرا اور آپ کی یاد بھی نہیں گئی ہے۔

اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے ہاں شکایت لے جاؤں گا اور بہترین صبر تجھ سے مانگتا ہوں حاکموں میں سے سب سے بڑا حاکم۔

میرے درمیان اور میرے فرزند کے قاتل کے درمیان حکم کر۔

اور کعبہ کے خدا کی قسم میری بیٹی فاطمہ کے حق میں فیصلہ جاری ہوگا۔

---

[1] عيون أخبار الرضا عليه السلام: ج 2 ص 9 ح 21 عن أبي أحمد بن سليمان الطائي عن الإمام الرضا عن آبائه عليهم السلام، صحيفة الإمام الرضا عليه السلام: ص 89 ح 21 عن أحمد بن عامر الطائي عن الإمام الرضا عن آبائه عنه عليهم السلام، كشف الغمّة: ج 3 ص 59 عن الإمام الرضا عن آبائه عنه عليهم السلام، بحار الأنوار: ج 43 ص 220 ح 2.

179. عیون أخبار الرضا بإسناده عن الحسين بن عليّ عن علي قالَ رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: تُحشَرُ ابنَتي فاطِمَةُ وعَلَيها حُلَّةُ الكَرامَةِ، وقَد عُجِنَت بِماءِ الحَيَوانِ [1]، فَيَنظُرُ إلَيهَا الخَلائِقُ فَيَتَعَجَّبونَ مِنها. ثُمَّ تُكسى أيضا مِن حُلَلِ الجَنَّةِ ألفَ حُلَّةٍ، مَكتوبٌ عَلى كُلِّ حُلَّةٍ بِخَطٍّ أخضَرَ: «أدخِلوا بِنتَ مُحَمَّدٍ الجَنَّةَ عَلى أحسَنِ صورَةٍ وأحسَنِ كَرامَةٍ وأحسَنِ مَنظَرٍ»، فَتُزَفُّ إلَى الجَنَّةِ كَما تُزَفُّ العَروسُ، فَيُوَكَّلُ بِها سَبعونَ ألفَ جارِيَةٍ [2]

۱۷۹) عیون اخبار الرضاؑ میں امام حسین علیہ السلام اور امام علی علیہما السلام سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری بیٹی فاطمہؑ، اس حالت میں محشور ہوگی کہ کرامت کا کرتہ پہن کر آئے گا، ایسا کرتہ کہ آب حیات سے محفوظ ہوگا، اور لوگ اس کی طرف دیکھیں گے اور اس سے تعجب کریں گے۔ پھر دوبارہ اس کو جنت کے قیمتی کرتوں میں سے ہزار کرتے پہنچائے جائیں گے اور ہر کرتے پر سبز لکیروں سے لکھا ہوگا: محمدؐ کی بیٹی کو بہترین اور عظمت والے طریقے سے بہترین صورت میں جنت میں لے کر آو۔ بس جس طرح شادی والی رات کو دلہن کو لے جایا جاتا ہے۔ فاطمہؑ کو جنت کی طرف لے جائیں گے اور ستر ہزار کنیزیں اس کی خدمت کے لئے معین ہوں گی۔

180. دلائل الإمامة بإسناده عن الحسين بن عليّ عن عليّ ب إذا كانَ يَومُ القِيامَةِ نادى مُنادٍ: يا مَعشَرَ الخَلائِقِ، غُضّوا أبصارَكُم ونَكِّسوا رُؤوسَكُم حَتّى تَمُرَّ فاطِمَةُ بِنتُ مُحَمَّدٍ. فَتَكونُ أوَّلَ مَن يُكسى، وتَستَقبِلُها مِنَ الفِردَوسِ اثنا عَشَرَ ألفَ حَوراءَ، وخَمسونَ ألفَ مَلَكٍ، عَلى نَجائِبَ [3] مِنَ الياقوتِ، أجنِحَتُها وأزِمَّتُها [4] اللُّؤلُؤُ الرَّطبُ، رُكُبُها مِن زَبَرجَدٍ، عَلَيها رَحلٌ مِنَ الدُّرِّ، عَلى كُلِّ رَحلٍ نُمرُقَةٌ [5] مِن سُندُسٍ، حَتّى يَجوزوا بِهَا الصِّراطَ، ويَأتوا بِهَا الفِردَوسَ، فَيَتَباشَرُ بِمَجيئِها أهلُ الجِنانِ. فَتَجلِسُ عَلى كُرسِيٍّ مِن نورٍ، ويَجلِسونَ حَولَها، وهِيَ جَنَّةُ الفِردَوسِ الَّتي سَقفُها عَرشُ

---

[1] الحيوانُ: أي دارُ الحياةِ الدائمة (تاج العروس: ج19 ص356 «حيي»).

[2] عيون أخبار الرضا عليه السلام: ج2 ص30 ح38 عن داوود بن سليمان الفرّاء عن الإمام الرضا عن آبائه عليهم السلام، صحيفة الإمام الرضا عليه السلام: ص122 ح79، دلائل الإمامة: ص155 ح69 كلاهما عن أحمد بن عامر عن الإمام الرضا عن آبائه عنه عليهم السلام، بحار الأنوار: ج43 ص221 ح6؛ تاريخ دمشق: ج13 ص334 ح3297 عن داوود بن سليمان القارى عن الإمام الرضا عن آبائه عنه عليهم السلام.

[3] النَّجِيبُ: الفاضل من كلّ حيوان، والنجيب من الإبل: وهو القويّ منها، الخفيف السريع (النهاية: ج5 ص17 «نجب»).

[4] .الزِمامُ: الخيط الذي يشدّ... في طرفه المقود، وقد يسمّى المِقود زماما (الصحاح: ج5 ص1944 «زمم»).

[5] النُّمرُقَةُ: وسادةٌ صغيرة (الصحاح: ج4 ص1561 «نمرق»).

الرَّحمنِ، وفيها قصرانِ: قصرٌ أبيَضُ وقصرٌ أصفرُ مِن لُؤلُؤَةٍ عَلى عِرقٍ [1] واحِدٍ، فِي القَصرِ الأَبيَضِ سَبعونَ ألفَ دارٍ مَساكِنُ مُحَمَّدٍ وآلِ مُحَمَّدٍ، وفِي القَصرِ الأَصفَرِ سَبعونَ ألفَ دارٍ مَساكِنُ إبراهيمَ وآلِ إبراهيمَ. ثُمَّ يَبعَثُ اللهُ عزوجل مَلَكًا لَها لَم يُبعَث إلى أحَدٍ قَبلَها، ولا يُبعَثُ إلى أحَدٍ بَعدَها، فَيَقولُ: إنَّ رَبَّكِ يَقرَأُ عَلَيكِ السَّلامَ ويَقولُ: سَليني. فَتَقولُ: هُوَ السَّلامُ، ومِنهُ السَّلامُ، قَد أتَمَّ عَلَيَّ نِعمَتَهُ، وهَنَّأَني كَرامَتَهُ، وأباحَني جَنَّتَهُ، وفَضَّلَني عَلى سائِرِ خَلقِهِ، أسأَلُهُ وُلدي وذُرِّيَّتي، ومَن وَدَّهُم بَعدي وحَفِظَهُم فِيَّ. قالَ: فَيوحِي اللهُ إلى ذلِكَ المَلَكِ مِن غَيرِ أن يَزولَ مِن مَكانِهِ، أخبِرها أنّي قَد شَفَّعتُها في وُلدِها وذُرِّيَّتِها ومَن وَدَّهُم فيها، وحَفِظَهُم بَعدَها. قالَ: فَتَقولُ: الحَمدُ للهِ الَّذي أذهَبَ عَنِّي الحَزَنَ، وأقَرَّ عَيني. فَيُقِرُّ اللهُ بِذلِكَ عَينَ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم [2]

۱۸۰) دلائل الامامہ میں امام حسین علیہ السلام و امام علی علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ: جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک ندا دینے والا آواز دے گا اے لوگو! اپنی آنکھوں کو نیچے جھکا لو اور اپنے سر نیچے کرلو تا کہ محمدؐ کی بیٹی فاطمہؑ گزر جائے۔ بس سب سے پہلے (فاطمہؑ کو خاص لباس) پہنا یا جائے گا اور جنت کی بارہ ہزار حوریں اس کے استقبال کے لئے آئیں گی اور پچاس ہزار فرشتے بھی آئیں گے۔ ایسی سواری پر سوار ہو کر آئیں گی کہ جس کے پر یاقوت کے مہار، مروارید کی، رکاب زبرجد کے اور اس کے پالان در سے ہوں گے اور ہر پالان پر ابریشم کا فرش ہوگا یہاں تک کہ اس کو صراط سے لے کر جائیں گے جنت کے لئے اور جنت والے ایک دوسرے کو فاطمہؑ کے آنے کی خوشخبری دیں گے۔ فاطمہؑ نور کی کرسی پر بیٹھے گی اور وہ فاطمہؑ کے اردگرد بیٹھ جائیں گے وہ جنتِ فردوس ہے کہ جس کی چھت عرش رحمان ہے اور اس میں دو قصر ہیں: ایک سفید قصر، دوسرا زرد قصر، مروارید سے ایک شکل پر (ہوں گے)۔ سفید قصر میں محمدؐ اور ان کی آل کے لئے ستر ہزار گھر ہیں اور زرد قصر میں ستر ہزار گھر ابراہیم علیہ السلام اور ان کی خاندان کے لئے ہیں۔

پھر خدا ایک فرشتہ بھیجے گا جو اس سے پہلے کسی کے لئے بھی نہ بھیجا ہوگا اور اس کے بعد کسی کے لئے نہیں بھیجے گا۔ اور وہ (فرشتہ) کہے گا: تیرا خدا تجھے سلام دے رہا ہے۔ اور کہہ رہا ہے کہ مجھ سے مانگو۔

---

[1] العِرْقُ: أصل كُلِّ شيء وما يقوم عليه (تاج العروس: ج 13 ص 325 «عرق»).

[2] دلائل الإمامة: ص 153 ح 68 عن عليّ بن جعفر بن محمّد عن أخيه الإمام الكاظم عن آبائه عليهم السلام، عيون أخبار الرضا عليه السلام: ج 2 ص 32 ح 55، صحيفة الإمام الرضا عليه السلام: ص 156 ح 102 كلاهما عن أحمد بن عامر الطائي عن الإمام الرضا عن آبائه عنه عليهم السلام وفيهما صدره إلى «بنت محمّد»، بحار الأنوار: ج 43 ص 220 ح 4 وراجع: كشف الغمّة: ج 2 ص 83.

فاطمہ سلام اللہ علیہا کہیں گی: وہ سلام ہے سلامتی اس سے ہے اس نے اپنی نعمت مجھ پر تمام کی۔ اپنی کرامت میرے لئے آمادہ اور جنت میرے لئے مباح کی اور مجھے ساری مخلوق پر فضیلت دی ہے۔ میں اس سے اپنے فرزندوں اور خاندان والوں کے لئے اور ہر اس آدمی کے لئے جو میرے بعد ان سے محبت کرے اور میرے فرزندوں اور خاندان کا خیال کرے میری وجہ سے (حق شفاعت) مانگتی ہوں۔

بس خدا اس فرشتے کو اسی جگہ وحی کرے گا کہ فاطمہؑ کو بتا کہ میں نے اسے فرزندوں، نسل، چاہنے والے اور خیال رکھنے والوں کا اس کے بعد شفیع (شفاعت کرنے والی) قرار دیا۔ فاطمہ علیہا السلام کہے گی: اس خدا کی تعریف ہے جس نے میرا غم ختم کیا اور میری آنکھوں کو روش کیا۔ بس خدا، اس نے محمدؐ کی آنکھوں کو روشن کرے۔

الفصل الخامِسُ: إمامة أهل البيت

پانچویں فصل: امامت اہل بیت علیہم السلام

5/1

الاِحتِجاجُ عَلى إمامَةِ أهلِ البَيتِ

امامتِ اہل بیت علیہم السلام پر استدلال

181. كتاب سليم بن قيس: لَمّا كانَ قَبلَ مَوتِ مُعاوِيَةَ بِسَنَةٍ، حَجَّ الحُسَينُ بنُ عَلِيٍّ صَلَواتُ اللهِ عَلَيهِ وعَبدُ اللهِ بنُ عَبّاسٍ وعَبدُ اللهِ بنُ جعفرٍ مَعَهُ. فَجَمَعَ الحُسَينُ عليه السلام بَنى هاشِمٍ؛ رِجالَهُم ونِساءَهُم ومَوالِيَهُم وشيعَتَهُم مَن حَجَّ مِنهُم، ومِنَ الأَنصارِ مِمَّن يَعرِفُهُ الحُسَينُ عليه السلام وأهلُ بَيتِهِ، ثُمَّ أرسَلَ رُسُلاً: لا تَدَعوا أحَداً مِمَّن حَجَّ العامَ مِن أصحابِ رَسولِ اللهِ صلى الله عليه وآله المَعروفينَ بِالصَّلاحِ وَالنُّسُكِ إلاّ اجمَعوهُم لي. فَاجتَمَعَ إلَيهِ بِمِنىً أكثَرُ مِن سَبعِمِئَةِ رَجُلٍ وهُم في سُرادِقِهِ[1]، عامَّتُهُم مِنَ التّابِعينَ، ونَحوٌ مِن مِئَتَي رَجُلٍ مِن أصحابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وغَيرِهِم. فَقامَ فيهِمُ الحُسَينُ عليه السلام خَطيباً، فَحَمِدَ اللهَ وأثنى عَلَيهِ، ثُمَّ قالَ: أمّا بَعدُ، فَإِنَّ هذَا الطّاغِيَةَ قَد فَعَلَ بِنا وبِشيعَتِنا ما قَد رَأَيتُم وعَلِمتُم وشَهِدتُم، وإنّي اُريدُ أن أسأَلَكُم عَن شَيءٍ، فَإِن صَدَقتُ فَصَدِّقوني، وإن كَذَبتُ فَكَذِّبوني: أسأَلُكُم بِحَقِّ اللهِ عَلَيكُم وحَقِّ رَسولِ اللهِ وحَقِّ قَرابَتي مِن نَبِيِّكُم، لَمّا سَيَّرتُم مَقامي هذا ووَصَفتُم مَقالَتي، ودَعَوتُم أجمَعينَ في أنصارِكُم مِن قَبائِلِكُم مَن أمِنتُم مِنَ النّاسِ ووَثِقتُم بِهِ، فَادعوهُم إلى ما تَعلَمونَ مِن حَقِّنا؛ فَإِنّي أتَخَوَّفُ أن يَدرُسَ[2] هذَا الأَمرُ ويَذهَبَ الحَقُّ ويُغلَبَ، وَاللهُ مُتِمُّ نورِهِ ولَو كَرِهَ الكافِرونَ. وما تَرَكَ شَيئاً مِمّا أنزَلَ اللهُ فيهِم مِنَ القُرآنِ إلاّ تَلاهُ وفَسَّرَهُ، ولا شَيئاً مِمّا قالَهُ رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وآله في أبيهِ وأخيهِ واُمِّهِ وفي نَفسِهِ وأهلِ بَيتِهِ إلاّ رَواهُ. وكُلُّ ذلِكَ

---

[1] السُّرادِق: هو كلّ ما أحاط بشيء من حائط أو مضرب أو خِباء (النهاية: ج 2 ص 359 «سردق»).
[2] دَرَسَ: أي عفا (الصحاح: ج 3 ص 927 «درس»).

يَقولُ الصَّحابَةُ: اللّٰهُمَّ نَعَم، قَد سَمِعنا وشَهِدنا. ويَقولُ التّابِعِيُّ: اللّٰهُمَّ قَد حَدَّثَني بِهِ مَن اُصَدِّقُهُ وأَأتَمِنُهُ مِنَ الصَّحابَةِ. فَقالَ: أنشُدُكُمُ اللهَ إلاّ حَدَّثتُم بِهِ مَن تَثِقونَ بِهِ وبِدينِهِ. قالَ سُلَيمٌ: فَكانَ فيما ناشَدَهُمُ الحُسَينُ عليه السلام وذَكَّرَهُم أن قالَ: أنشُدُكُمُ اللهَ، أتَعلَمونَ أنَّ عَلِيَّ بنَ أبي طالِبٍ عليه السلام كانَ أخا رَسولِ اللهِ صلى الله عليه وآله حينَ آخى بَينَ أصحابِهِ، فَآخى بَينَهُ وبَينَ نَفسِهِ، وقالَ: أنتَ أخي وأنَا أخوكَ فِي الدُّنيا وَالآخِرَةِ؟ قالوا: اللّٰهُمَّ نَعَم. قالَ: أنشُدُكُمُ اللهَ، هَل تَعلَمونَ أنَّ رَسولَ اللهِ صلى الله عليه وآله اشتَرى مَوضِعَ مَسجِدِهِ ومَنازِلِهِ فَابتَناهُ، ثُمَّ ابتَنى فيهِ عَشَرَةَ مَنازِلَ؛ تِسعَةً لَهُ، وجَعَلَ عاشِرَها في وَسَطِها لِأَبي، ثُمَّ سَدَّ كُلَّ بابٍ شارِعٍ[1] إلَى المَسجِدِ غَيرَ بابِهِ، فَتَكَلَّمَ في ذٰلِكَ مَن تَكَلَّمَ، فَقالَ صلى الله عليه وآله: «ما أنَا سَدَدتُ أبوابَكُم وفَتَحتُ بابَهُ، ولٰكِنَّ اللهَ أمَرَني بِسَدِّ أبوابِكُم وفَتحِ بابِهِ»، ثُمَّ نَهَى النّاسَ أن يَناموا فِي المَسجِدِ غَيرَهُ، وكانَ يُجنِبُ فِي المَسجِدِ ومَنزِلُهُ في مَنزِلِ رَسولِ اللهِ صلى الله عليه وآله، فَوُلِدَ لِرَسولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ولَهُ فيهِ أولادٌ؟ قالوا: اللّٰهُمَّ نَعَم. قالَ: أفَتَعلَمونَ أنَّ عُمَرَ بنَ الخَطّابِ حَرَصَ عَلى كُوَّةٍ[2] قَدرَ عَينِهِ يَدَعُها مِن مَنزِلِهِ إلَى المَسجِدِ، فَأَبى عَلَيهِ، ثُمَّ خَطَبَ صلى الله عليه وآله فَقالَ: «إنَّ اللهَ أمَرَ موسى أن يَبنِيَ مَسجِدًا طاهِرًا لا يَسكُنُهُ غَيرُهُ وغَيرُ هارونَ وَابنَيهِ، وإنَّ اللهَ أمَرَني أن أبنِيَ مَسجِدًا طاهِرًا لا يَسكُنُهُ غَيري وغَيرُ أخي وَابنَيهِ»؟ قالوا: اللّٰهُمَّ نَعَم. قالَ: أنشُدُكُمُ اللهَ، أتَعلَمونَ أنَّ رَسولَ اللهِ صلى الله عليه وآله نَصَبَهُ يَومَ غَديرِ خُمٍّ، فَنادى لَهُ بِالوِلايَةِ وقالَ: «لِيُبَلِّغِ الشّاهِدُ الغائِبَ»؟ قالوا: اللّٰهُمَّ نَعَم. قالَ: أنشُدُكُمُ اللهَ، أتَعلَمونَ أنَّ رَسولَ اللهِ صلى الله عليه وآله قالَ لَهُ في غَزوَةِ تَبوكَ: «أنتَ مِنّي بِمَنزِلَةِ هارونَ مِن موسى، وأنتَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤمِنٍ بَعدي»؟ قالوا: اللّٰهُمَّ نَعَم. قالَ: أنشُدُكُمُ اللهَ، أتَعلَمونَ أنَّ رَسولَ اللهِ صلى الله عليه وآله حينَ دَعَا النَّصارى مِن أهلِ نَجرانَ إلَى المُباهَلَةِ، لَم يَأتِ إلاّ بِهِ وبِصاحِبَتِهِ وَابنَيهِ؟ قالوا: اللّٰهُمَّ نَعَم. قالَ: أنشُدُكُمُ اللهَ، أتَعلَمونَ أنَّهُ دَفَعَ إلَيهِ اللِّواءَ يَومَ خَيبَرَ، ثُمَّ قالَ: «لَأَدفَعُهُ إلى رَجُلٍ يُحِبُّهُ اللهُ ورَسولُهُ ويُحِبُّ اللهَ ورَسولَهُ، كَرّارٍ غَيرِ فَرّارٍ، يَفتَحُهَا اللهُ عَلى يَدَيهِ»؟ قالوا: اللّٰهُمَّ نَعَم. قالَ: أتَعلَمونَ أنَّ رَسولَ اللهِ صلى الله عليه وآله بَعَثَهُ بِبَراءَةٍ، وقالَ: «لا يُبَلِّغُ عَنّي إلاّ أنَا أو رَجُلٌ مِنّي»؟ قالوا: اللّٰهُمَّ نَعَم. قالَ: أتَعلَمونَ أنَّ رَسولَ اللهِ صلى الله عليه وآله لَم تَنزِل بِهِ شِدَّةٌ قَطُّ إلاّ قَدَّمَهُ لَها ثِقَةً بِهِ، وأنَّهُ لَم يَدعُهُ بِاسمِهِ قَطُّ إلاّ أن

---

[1] شرعَ البابُ إلى الطريق شروعا: اتّصل به (المصباح المنير: ص 310 «شرع»).
[2] الكَوّة وتُضَمّ: الخرق في الحائط (القاموس المحيط: ج 4 ص 384 «كوو»).

يَقولَ: يا أخي، وَادعوا الى أخي؟ قالوا: اللّٰهُمَّ نَعَم. قالَ: أتَعلَمونَ أنَّ رَسولَ اللهِ صلى الله عليه وآله قضى بَينَهُ وبَينَ جَعفَرٍ وزَيدٍ، فَقالَ لَهُ: «يا عَلِيُّ، أنتَ مِنّي وأنَا مِنكَ، وأنتَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤمِنٍ ومُؤمِنَةٍ بَعدي»؟ قالوا: اللّٰهُمَّ نَعَم. قالَ: أتَعلَمونَ أنَّهُ كانَت لَهُ مِن رَسولِ اللهِ صلى الله عليه وآله كُلَّ يَومٍ خَلوَةٌ وكُلَّ لَيلَةٍ دَخلَةٌ، إذا سَأَلَهُ أعطاهُ، وإذا سَكَتَ أبدَأَهُ؟ قالوا: اللّٰهُمَّ نَعَم. قالَ: أتَعلَمونَ أنَّ رَسولَ اللهِ صلى الله عليه وآله فَضَّلَهُ عَلى جَعفَرٍ وحَمزَةَ حينَ قالَ لِفاطِمَةَ عليها السلام: «زَوَّجتُكِ خَيرَ أهلِ بَيتي، أقدَمَهُم سِلما، وأعظَمَهُم حِلما، وأكثَرَهُم عِلما»؟ قالوا: اللّٰهُمَّ نَعَم. قالَ: أتَعلَمونَ أنَّ رَسولَ اللهِ صلى الله عليه وآله قالَ: «أنَا سَيِّدُ وُلدِ آدَمَ، وأخي عَلِيٌّ سَيِّدُ العَرَبِ، وفاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِساءِ أهلِ الجَنَّةِ، وَابنايَ الحَسَنُ وَالحُسَينُ سَيِّدا شَبابِ أهلِ الجَنَّةِ»؟ قالوا: اللّٰهُمَّ نَعَم. قالَ: أتَعلَمونَ أنَّ رَسولَ اللهِ صلى الله عليه وآله أمَرَهُ بِغُسلِهِ، وأخبَرَهُ أنَّ جَبرَئيلَ يُعينُهُ عَلَيهِ؟ قالوا: اللّٰهُمَّ نَعَم. قالَ: أتَعلَمونَ أنَّ رَسولَ اللهِ صلى الله عليه وآله قالَ في آخِرِ خُطبَةٍ خَطَبَها: «أيُّهَا النّاسُ: إنّي تَرَكتُ فيكُمُ الثَّقَلَينِ؛ كِتابَ اللهِ وأهلَ بَيتي، فَتَمَسَّكوا بِهِما لَن تَضِلّوا»؟ قالوا: اللّٰهُمَّ نَعَم. فَلَم يَدَع شَيئا أنزَلَهُ اللهُ في عَلِيِّ بنِ أبي طالِبٍ عليه السلام خاصَّةً وفي أهلِ بَيتِهِ مِنَ القُرآنِ ولا عَلى لِسانِ نَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله إلّا ناشَدَهُم فيهِ، فَيَقولُ الصَّحابَةُ: اللّٰهُمَّ نَعَم، قَد سَمِعنا، ويَقولُ التّابِعِيُّ: اللّٰهُمَّ قَد حَدَّثَنيهِ مَن أثِقُ بِهِ، فُلانٌ وفُلانٌ. ثُمَّ ناشَدَهُم أنَّهُم قَد سَمِعوهُ صلى الله عليه وآله يَقولُ: «مَن زَعَمَ أنَّهُ يُحِبُّني ويُبغِضُ عَلِيّا فَقَد كَذَبَ، لَيسَ يُحِبُّني وهُوَ يُبغِضُ عَلِيّا». فَقالَ لَهُ قائِلٌ: يا رَسولَ اللهِ، وكَيفَ ذلِكَ؟ قالَ: «لِأَنَّهُ مِنّي وأنَا مِنهُ، مَن أحَبَّهُ فَقَد أحَبَّني ومَن أحَبَّني فَقَد أحَبَّ اللهَ، ومَن أبغَضَهُ فَقَد أبغَضَني ومَن أبغَضَني فَقَد أبغَضَ اللهَ»؟ فَقالوا: اللّٰهُمَّ نَعَم، قَد سَمِعنا. وتَفَرَّقوا عَلى ذلِكَ[1]

۱۸۱) کتاب سلیم بن قیس میں ہے: معاویہ کے مرنے سے ایک سال پہلے امام حسین علیہ السلام نے حج کیا، عبداللہ بن عباس وعبداللہ بن جعفر بھی ان کے ساتھ تھے۔ امام حسین علیہ السلام نے سب ھاشمیوں کو مرد وعورتیں، قبیلے والے اور پیروکاروں سب کو جو حج کے لئے آئے ہوئے تھے جمع کیا اور انصار میں سے جو بھی امام حسین علیہ السلام یا ان کے خاندان کو جانتا تھا کو بھی بلایا۔ پھر پیغام والوں کو پیغام دے کر بھیجا کہ سب وہ لوگ جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی حج کرنے کے لئے آئے ہیں اور نیکی میں مشہور ہیں کو بھی لے کر آؤ اور کوئی نہ رہے۔ سات سو سے زیادہ لوگ امامؑ کے خیمے میں جمع ہوئے جن میں سے اکثر تابعین میں سے تھے۔ تقریباً دوسو مرد اصحاب نبیؐ وغیرہ تھے۔ امام حسین علیہ السلام کھڑے ہوکر ان

[1] كتاب سُليم بن قيس: ج2ص 788 ح26، بحار الأنوار: ج33ص 181 ح456 وراجع: الاحتجاج: ج2ص 87 ح162.

سے خطاب کیا اور خدا کی حمد وتعریف کے بعد کہا: اس نافرمان نے ہمارے اور ہمارے ماننے والوں سے جو سلوک کیا ہے تم لوگ جانتے ہو اور اس کے گواہ بھی ہو۔

میں تم میں سے ایک چیز پوچھتا ہوں۔ اگر سچ کہوں تو میری تصدیق کرنا اور اگر جھوٹ بولوں تو انکار کرنا۔ میں تم سے چاہتا ہوں کہ جو تم پر خدا، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور میری رشتہ داری جو تمہارے نبی کے ساتھ ہے جب ادھر سے جاؤ تو تم اپنے ساتھیوں، قبیلے والوں کو جو تمہارے لئے اطمینان ہوں۔ اس حق کا واسطہ تمہیں جو تم جانتے ہو، دعوت کرو مجھے خوف ہے کہ یہ بات پرانی نہ ہوجائے اور حق مغلوب ہوجائے۔ البتہ خدا خود اپنے نور کو مکمل کرنے والا ہے اگرچہ کافروں کو پسند نہ آئے۔ امام علیہ السلام نے وہ آیت تلاوت اور تفسیر کے ساتھ بیان کی جو ان کے حق میں نازل ہوئی اور ان کے بابا کے حق میں اور بھائی، ماں اور خود اور خاندان کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر فرمان کو بیان کیا۔ ان سب میں نبیؐ کے اصحاب نے فرمایا: خدا کی قسم ہاں، ہم نے سنا اور ہم گواہ ہیں۔

ہر تابع بھی کہتا تھا: خدا کی قسم، اس کو نبیؐ کے ایسے صحابی سے سنا ہے اور نقل کی ہے جو اطمینان والا آدمی تھا۔

جن باتوں کی امام حسین علیہ السلام نے قسم دی اور ان کو یاد دلائیں۔ یہ تھی تمہیں قسم دیتا ہوں کیا تم کو پتہ ہے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب کے درمیان بھائی بھائی بنانے کا ارادہ کیا تو علی علیہ السلام کو اپنا بھائی بنایا اور فرمایا: تو دنیا و آخرت میں میرا بھائی اور میں تیرا بھائی ہوں۔

لوگوں نے کہا: ہاں خدا کی قسم (ہم نے سنا)۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہوں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد کی زمین خرید کر کے دس کمروں کے ساتھ مسجد بنائی جن میں نو کمرے اپنے لئے اور دسواں کمرا میرے بابا کے لئے قرار دیا۔ پھر مسجد کی طرف ہر گھر کے دروازے کو بند کیا۔ سوائے میرے بابا (کے کمرے) کو۔ بعض لوگ کچھ اس بارے میں کچھ کہنے لگے۔ تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہارے دروازے بند نہیں کئے نہ ہی علی علیہ السلام کے دروازے کو کھلا رکھا ہے۔ بلکہ خدا نے مجھے تمہارے دروازے بند کرنے اور اس کے دروازے کو کھولنے کا حکم دیا ہے۔ پھر سوائے علی علیہ السلام کے لوگوں کو مسجد میں سونے سے روکا اور علی علیہ السلام مسجد میں جنب ہوجاتے تھے اور علی علیہ السلام کا گھر نبیؐ کے گھر کے ساتھ تھا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے فرزند (فاطمہؑ کی نسل سے) پیدا ہوئے۔

لوگوں نے کہا: ہاں!

امام علیہ السلام نے فرمایا: کیا تمہیں پتہ ہے کہ عمر بن خطاب کی حسرت تھی کہ اتنا سوراخ کیا جائے کہ گھر کے اندر

سے آنکھ دیکھنے کے برابر مسجد کے اندر دیکھ سکے لیکن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات قبول نہ کی اور اٹھ کر فرمایا: خدا نے موسیٰ کو حکم دیا پاکیزہ مسجد بنائے اور اس میں اپنے ہارون اور دو بیٹوں کے علاوہ کوئی نہ بیٹھے۔ خدا نے مجھے بھی حکم دیا کہ میں بھی ایک پاکیزہ مسجد بناؤں۔ جس میں سوا میرے میرے بھائی (علی علیہ السلام) اور ان کے دو بیٹوں کے کسی کو جگہ نہ دوں۔

لوگوں نے کہا: خدا کی قسم، ہاں!

امام علیہ السلام فرمایا: میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں کیا رسول خداؐ نے علی علیہ السلام کو غدیر کے دن اس کی ولایت کا اعلان کیا اور فرمایا: موجود لوگ ان تک پہنچائیں جو موجود نہیں ہیں؟

لوگوں نے کہا: خدا کی قسم، ہاں!

امام علیہ السلام نے فرمایا: آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبوک کی جنگ میں علی علیہ السلام سے فرمایا: تیری نسبت میرے ساتھ وہ وہی ہے جو ہارون کی موسیٰ سے تھی اور آپ میرے بعد ہر مومن کے ولی ہو۔

لوگوں نے کہا: خدا کی قسم، ہاں۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نجران کے مسیحوں کو مباہلہ کے لئے بلایا تو فقط علی علیہ السلام اور ان کی بیوی (فاطمہ سلام اللہ علیہا) اور اس کے دو بیٹے ساتھ آئے۔

لوگوں نے کہا: خدا کی قسم، ہاں!

امام علیہ السلام نے فرمایا: آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں، کیا تم کو پتہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ خیبر میں پرچم علی علیہ السلام کو دیا اور فرمایا: پرچم اس کو دوں گا جو خدا اور اس کے رسولؐ سے محبت کرتا ہوگا اور خدا و رسول اس سے محبت کرتے ہوں گے۔ بھاگنے والا نہیں ہوگا۔ خدا اس کے ہاتھوں سے فتح کا رنگ لائے گا؟

لوگوں نے کہا: ہاں، خدا کی قسم!

امام علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم کو پتہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو (مشرکین سے) برأت کے لئے بھیجا اور فرمایا: میری طرف سے، سوائے میرے یا ایسے شخص کے جو مجھ (خاندان) سے ہوگا۔ نہیں پہنچائے گا؟

لوگوں نے کہا: ہاں!

امام علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کوئی مشکل آتی تو حضرت علی علیہ السلام اس کا

سامنا کرتے تھے اور کبھی بھی نام سے ان کو نہ بلایا فقط کہتے تھے۔ اے میرے بھائی (یا) میرے بھائی کو بلاؤ؟

لوگوں نے کہا: ہاں، خدا کی قسم!

امام علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام، جعفر اور زید کے درمیان فیصلہ کیا اور فرمایا: اے علی علیہ السلام تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں اور تو ہر مومن مرد اور عورت کے ولی ہو میرے بعد؟

لوگوں نے کہا: ہاں، خدا کی قسم،

امام علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم کو خبر ہے کہ علی علیہ السلام روزانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خلوت کرتے تھے اور ہر رات خاص وقت میں ان کے پاس آتے تھے۔ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھتے تھے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو عطا کرتے تھے اور جب چپ ہو جاتے تھے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (بات کرنے کی) شروعات کرتے تھے۔

لوگوں نے کہا: ہاں خدا کی قسم!

امام علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم کو پتہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے جعفر اور ہم پر فضیلت دی، جب فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا: تمہاری شادی خاندان کے بہترین فرد سے میں نے کروائی، جس کا اسلام لانا سب سے پہلے بردباری سب سے زیادہ اور اس کا علم سب سے زیادہ ہے؟

لوگوں نے کہا: ہاں خدا کی قسم،

امام علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم کو پتہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں فرزندان آدم کا سردار ہوں اور میرا بھائی علی علیہ السلام عرب کا سردار ہے اور فاطمہ سلام اللہ علیہا جنت کے عورتوں کی سردار ہیں اور میرے بیٹے حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام جنت کے جوانوں کے سردار ہیں؟

لوگوں نے کہا: خدا کی قسم ہاں،

امام علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم کو پتہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اپنی رحلت کے) بعد اپنے غسل دینے کا حکم دیا اور اسے بتایا کہ غسل دینے میں جبرائیل اس کی مدد کرے گا؟

لوگوں نے کہا: ہاں خدا کی قسم،

امام علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم کو پتہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے آخری تقریر میں فرمایا: اے لوگو! میں تمہارے درمیان دو وزنی چیزیں چھوڑ کے جا رہا ہوں ایک اللہ کی کتاب (قرآن) دوسرا میرا اہل بیت علیہم السلام (خاندان) ہیں ان سے تمسک کرنا تا کہ گمراہ نہ ہو سکے؟

لوگوں نے کہا: خدا کی قسم ہاں۔

امام حسین علیہ السلام نے علی علیہ السلام اور ان کے خاندان کے بارے میں نازل ہونے والی ہر آیت اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہر روایت کو لوگوں کے سامنے بیان کیا اور اس کے (قبول کروانے کے) لئے ان کو قسم دی اور نبیؐ کے صحابی بھی کہتے تھے۔

خدا کی قسم ہاں ہم نے یہ بات سنی ہے اور تابع (تابعین مین سے) کہتا تھا: خدا کی قسم ہاں یہ بات فلاں شخص جو میرے لئے قابل اعتماد ہے نے میرے لئے نقل کی۔

پھر امام نے ان کو قسم دی کہ کیا تم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ فرمایا: جو آدمی یہ کہے کہ مجھ سے محبت کرتا ہے لیکن علی علیہ السلام سے دشمنی رکھے وہ جھوٹ بولتا ہے نہیں ہوسکتا کہ مجھ سے محبت کرتا ہو لیکن علی علیہ السلام سے دشمنی کرتا ہو۔

ایک شخص نے ان سے کہا: اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، یہ کیسے ہوسکتا ہے؟

انہوں نے فرمایا: کیونکہ وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ جو اس سے محبت کرے گا وہ مجھ سے بھی محبت کرے گا اور جو مجھ سے محبت کرے گا وہ خدا سے بھی محبت کرے گا اور جو اس سے دشمنی رکھے اس نے مجھ سے دشمنی کی اور جو مجھ سے دشمنی کرے۔ جیسا کہ خدا سے دشمنی کی ہے۔

سب نے کہا: ہاں خدا کی قسم ہم نے سنا، پھر سب چلے گئے۔

182. الإرشاد. في ذِكرِ مَسيرِ الإمامِ الحُسَينِ عليه السلام: ثُمَّ أمَرَ مُنادِيَهُ فَنادى بِالعَصرِ وأقامَ، فَاستَقدَمَ [1] الحُسَينُ عليه السلام فَصَلّى بِالقَومِ، ثُمَّ سَلَّمَ وَانصَرَفَ إلَيهِم بِوَجهِهِ، فَحَمِدَ اللهَ وأثنى عَلَيهِ ثُمَّ قالَ: أمّا بَعدُ: أيُّهَا النّاسُ، فَإِنَّكُم إن تَتَّقُوا اللهَ وتَعرِفُوا الحَقَّ لِأَهلِهِ يَكُن أرضى للهِ عَنكُم، ونَحنُ أهلُ بَيتِ مُحَمَّدٍ، وأولى بِوِلايَةِ هذَا الأَمرِ عَلَيكُم مِن هؤُلاءِ المُدَّعينَ ما لَيسَ لَهُم، وَالسّائِرينَ فيكُم بِالجَورِ وَالعُدوانِ، وإن أبَيتُم إلّا كَراهِيَةً لَنا وَالجَهلَ بِحَقِّنا، فَكانَ رَأيُكُمُ الآنَ غَيرَ ما أتَتني بِهِ كُتُبُكُم وقَدِمَت بِهِ عَلَيَّ رُسُلُكُم، انصَرَفتُ عَنكُم [2]

---

[1] في الطبعة المعتمدة: «فاستقام»، وما في المتن أثبتناه من بحار الأنوار وبعض النسخ الخطّيّة للمصدر.

[2] الإرشاد: ج 2 ص 79، إعلام الورى: ج 1 ص 448، بحار الأنوار: ج 44 ص 377؛ تاريخ الطبري: ج 5 ص 402، الكامل في التاريخ: ج 2 ص 552، مقتل الحسين للخوارزمي: ج 1 ص 232، أنساب الأشراف: ج 3 ص 380 وراجع: روضة الواعظين: ص 198.

۱۸۲) کتاب ارشاد۔ کربلا کی طرف امام حسین علیہ السلام کے جانے کے ذکر میں ہے: پھر امام علیہ السلام نے ایک ندا دینے والے کو حکم دیا تاکہ نماز عصر (کی اذان) کی آواز دے اور اقامت کہے: پھر امام حسین علیہ السلام نے آگے بڑھ کر لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر سلام دے کر اپنا رخ ان کی طرف کیا اور خدا کی حمد وتعریف کے بعد فرمایا: اے لوگو! اگر تم لوگ تقویٰ اختیار کرو اور حق کو حق والے کی طرف سے سمجھو تو خدا تم سے بہت راضی ہوجائے گا۔ ہم خاندانِ محمدؐ ہیں اور ہم ان ناحق دعویٰ کرنے والوں جن کی رفتار تمہارے ساتھ ظلم اور جبر والی ہے سے زیادہ حق دار ہیں تم پر ولایت رکھنے کے اور اگر فقط ہم سے نفرت کرنے اور ہمارا حق نہ پہچاننے کی وجہ سے ہم کو قبول نہیں کر رہے ہو تو ابھی تمہارا نظریہ اس کے علاوہ ہے جو تم نے خطوں میں لکھا اور جو تمہارے پیغام لے کر آنے والوں نے مجھ سے کہا: میں تم لوگوں سے منہ موڑ رہا ہوں۔

5/2

وُجوبُ الاِئتِمامِ بِأَهلِ البَيتِ

امامؑ کا اہلبیت سے ہونا ضروری ہے

183.عيون أخبار الرضا بإسناده عن الحسين بن عليّ عليه ا حَدَّثَني أبي عَلِيُّ بنُ أبي طالِبٍ عليه السلام قالَ: قالَ رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَن ماتَ ولَيسَ لَهُ إمامٌ مِن وُلدي ماتَ ميتَةً جاهِلِيَّةً، ويُؤخَذُ بِما عَمِلَ فِي الجاهِلِيَّةِ وَالإِسلامِ [1]

۱۸۳) عیون اخبار الرضا میں امام حسین علیہ السلام سے ہے۔ میرے بابا علی بن ابی طالب علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو بھی آدمی اس حالت میں مرے کہ میری اولاد میں سے کوئی اس کا امام نہ ہو تو وہ جاہلیت کی موت پر مرا ہے۔ اور اس سے حساب بھی اسی چیز کا لیا جائے گا جو اس نے جاہلیت اور اسلام میں انجام دی ہے۔

---

[1] عيون أخبار الرضا عليه السلام: ج2 ص58 ح214 عن الحسن بن عبد الله الرازي عن الإمام الرضا عن آبائه عليهم السلام، كنز الفوائد: ج1 ص327 عن الحسن بن محمّد الرازي عن الإمام الرضا عن آبائه عليهم السلام عنه صلى الله عليه وآله، بحار الأنوار: ج23 ص81 ح18.

5/3

وُجوبُ طاعَةِ أهلِ البَيتِ

اہل بیت علیہم السلام کی اطاعت واجب ہے

184.الاحتجاج عن موسى بن عقبة عن الحسين عليه السلام. في خُطبَةٍ لَهُ: نَحنُ حِزبُ اللهِ الغالِبونَ، وعِترَةُ رَسولِ اللهِ صلى الله عليه وآله الأَقرَبونَ، وأهلُ بَيتِهِ الطَّيِّبونَ، وأحَدُ الثَّقَلَينِ اللَّذَينِ جَعَلَنا رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وآله ثانِيَ كِتابِ اللهِ تَبارَكَ وتَعالَى، الَّذي فيهِ تَفصيلُ كُلِّ شَيءٍ، لا يَأتيهِ الباطِلُ مِن بَينِ يَدَيهِ ولا مِن خَلفِهِ، وَالمُعَوَّلُ عَلَينا في تَفسيرِهِ، لا يُبطِئُنا تَأويلُهُ، بَل نَتَّبِعُ حَقائِقَهُ. فَأَطيعونا فَإِنَّ طاعَتَنا مَفروضَةٌ، إذ كانَت بِطاعَةِ اللهِ ورَسولِهِ مَقرونَةً، قالَ اللهُ عز و جل: «أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُوْلِي الْأَمْرِ مِنكُمْ فَإِن تَنَزَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ»[١] وقالَ: «وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُوْلِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنبِطُونَهُ مِنْهُمْ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطَنَ إِلَّا قَلِيلًا»[٢،٣]

۱۸۴) احتجاج میں موسیٰ بن عقبہ نے امام حسین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا: ہم خدا کا وہ گروہ ہیں جو غالب ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان کے نزدیکی رشتہ دار اور پاک اہل بیت ہیں۔ اور ان دو وزنی چیزوں میں سے ایک ہیں جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتاب (قرآن) کے ساتھ بیان کی اور اس نے کتاب کے بعد قرار دیا، ایسی کتاب ہے جس میں ہر چیز کا بیان ہے اور اس تک باطل آگے اور پیچھے سے نہیں آ سکتا۔ جس کی تفسیر میں ہمارا سہارا لیا جائے گا اور ہم اس کی تاویل میں رک نہیں جائیں گے۔ بلکہ اس کے حقائق کے پیچھے جائیں گے۔ ہماری اطاعت کرو کیونکہ ہماری اطاعت کرنا واجب ہے کیونکہ ہماری اطاعت خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کے ساتھ ہے خدا نے فرمایا ہے: اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اور صاحبانِ امر کی اطاعت کرو۔ جو تمہیں میں سے ہیں پھر اگر آپس میں کسی بات میں

---

[١] النساء: 59.

[٢] النساء: 83.

[٣] الاحتجاج: ج 2 ص 95 ح 165، المناقب لابن شهر آشوب: ج 4 ص 67، بحار الأنوار: ج 44 ص 205 ح 1، وفي الأمالي للمفيد: ص 349 ح 4 والأمالي للطوسي: ص 121 ح 188 و ص 691 ح 1469 والعُدد القويّة: ص 34 ح 26 عن الإمام الحسن عليه السلام.

اختلاف ہو جائے۔ تو اسے خدا اور رسول کی طرف پلٹانا۔

اور فرمایا: اگر رسول اور صاحبانِ امر کی طرف پلٹا دیتے ہیں تو ان سے استفادہ کرنے والے حقیقت حال کا علم پیدا کرتے اور تم لوگوں پر خدا کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو چند افراد کے علاوہ سب شیطان کا اتباع کر لیتے۔

185.التفسير المنسوب إلى الإمام العسكري عليه السلام: قالَ الحُسَينُ بنُ عَلِيٍّ عليه السلام: مَن عَرَفَ حَقَّ أبَوَيهِ الأفضَلَينِ: مُحَمَّدٍ وعَلِيٍّ عليهما السلام، وأطاعَهُما حَقَّ الطّاعَةِ، قيلَ لَهُ: تَبَحبَح [۱] في أيِّ الجِنانِ شِئتَ [۲]

۱۸۵) تفسیر المنصوب الی الامام العسکری علیہ السلام امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: جو آدمی اپنے دو افضل باپ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی علیہ السلام کے حق کا خیال رکھے اور ان کی اطاعت کا حق ادا کرے۔ اس کو کہا جائے گا جنت کی کسی بھی جگہ کو چاہو اپنے لئے انتخاب کرو اور اس میں ٹھہرو۔

5/4

اِستِمرارُ إمامَةِ أهلِ البَيتِ

اہل بیت علیہم السلام کی امانت دائمی ہے

186.الاستنصار عن أبي الجارود عن أبي جعفر محمّد بن علي: قالَ رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: إنّي وَاثنَي عَشَرَ مِن أهلِ بَيتي أوَّلُهُم عَلِيُّ بنُ أبي طالِبٍ عليه السلام أوتادُ الأَرضِ الَّتي أمسَكَهَا اللهُ بِها أن تَسيخَ [۳] بِأَهلِها، فَإِذا ذَهَبَتِ الاِثنا عَشَرَ مِن أهلي ساخَتِ الأَرضُ بِأَهلِها [۴]

۱۸۶) کتاب استغفار میں ابو جارود نے امام محمد باقر علیہ السلام اور امام زین العابدین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ میں اور میرے اہل بیت علیہم السلام میں سے بارہ افراد جن میں پہلا علی بن ابی طالب علیہ السلام ہے اوتاد (کیلین) ہیں زمین کے لئے کہ ان کی وجہ سے خدا نے زمین کو اپنے رہنے والوں کے ساتھ دھنسنے سے روکا ہے اور جب بھی میرے خاندان کے بارہ

---

[۱] .تبحبح الدار: إذا توسّطها وتمكّن منها (تاج العروس: ج4 ص6 «بحح»).

[۲] التفسير المنسوب إلى الإمام العسكري عليه السلام: ص 330 ح 193، بحار الأنوار: ج36 ص9 ح11.

[۳] ساخت في الأرض: دخلت فيها وغابت (الصحاح: ج1 ص424 «سوخ»).

[۴] الاستنصار: ص8.

افراد چلے جائیں تو زمین اپنے رہنے والوں کو نگل دے گی۔

5/5

عَدَدُ الأَئِمَّةِ مِن أهلِ البَيتِ

اہل بیت علیہم السلام میں سے اماموں کی تعداد

187. كفاية الأثر عن إبراهيم بن يزيد السمّان عن أبيه عن دَخَلَ أعرابِيٌّ عَلى رَسولِ اللهِ ﷺ يُريدُ الإِسلامَ ومَعَهُ ضَبٌّ قَدِ اصطادَهُ فِي البَرِّيَّةِ وجَعَلَهُ فى كُمِّهِ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَعرِضُ عَلَيهِ الإِسلامَ. فَقالَ: لا اُؤمِنُ بِكَ يا مُحَمَّدُ أو يُؤمِنَ بِكَ هذَا الضَّبُّ. ورَمَى الضَّبَّ مِن كُمِّهِ، فَخَرَجَ الضَّبُّ مِنَ المَسجِدِ يَهرُبُ. فَقالَ النَّبِيُّ ﷺ: يا ضَبُّ، مَن أنَا؟ قالَ: أنتَ مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللهِ بنِ عَبدِ المُطَّلِبِ بنِ هاشِمِ بنِ عَبدِ مَنافٍ. قالَ: يا ضَبُّ، مَن تَعبُدُ؟ قالَ: أعبُدُ الَّذى خَلَقَ الحَبَّةَ وبَرَأَ النَّسَمَةَ، وَاتَّخَذَ إبراهيمَ خَليلاً، وناجى موسى كَليما، وَاصطَفاكَ يا مُحَمَّدُ. فَقالَ الأَعرابِيُّ: أشهَدُ أن لا إلهَ إلاَّ اللهُ، وأنَّكَ رَسولُ اللهِ حَقّا، فَأَخبِرنى يا رَسولَ اللهِ هَل يَكونُ بَعدَكَ نَبِيٌّ؟ قالَ: لا، أنَا خاتَمُ النَّبِيّينَ، ولكِن يَكونُ بَعدى أئِمَّةٌ مِن ذُرِّيَّتى، قَوّامونَ بِالقِسطِ كَعَدَدِ نُقَباءِ بَنى إسرائيلَ، أوَّلُهُم عَلِيُّ بنُ أبى طالِبٍ، فَهُوَ الإِمامُ وَالخَليفَةُ بَعدى، وتِسعَةٌ مِنَ الأَئِمَّةِ مِن صُلبِ هذا. ووَضَعَ يَدَهُ عَلى صَدرى. وَالقائِمُ تاسِعُهُم؛ يَقومُ بِالدّينِ فى آخِرِ الزَّمانِ كَما قُمتُ فى أوَّلِهِ. قالَ: فَأَنشَأَ الأَعرابِيُّ يَقولُ: ٥ ألا يا رَسولَ اللهِ إنَّكَ صادِقٌ فَبورِكتَ مَهدِيّا وبورِكتَ هادِيا ٥ شَرَعتَ لَنَا الدّينَ الحَنيفِيَّ[1] بَعدَما عَبَدنا كَأَمثالِ الحَميرِ الطَّواغِيا ٥ ٥ فَيا خَيرَ مَبعوثٍ ويا خَيرَ مُرسَلٍ إلَى الإِنسِ ثُمَّ الجِنِّ لَبَّيكَ داعِيا ٥٥ وبورِكتَ فِي الأَقوامِ حَيّا ومَيِّتا وبورِكتَ مَولودا وبورِكتَ ناشِيا. ٥ فَقالَ رَسولُ اللهِ ﷺ: يا أخا بَنى سُلَيمٍ، هَل لَكَ مالٌ؟ فَقالَ: وَالَّذى أكرَمَكَ بِالنُّبُوَّةِ وخَصَّكَ بِالرِّسالَةِ، إنَّ أربَعَةَ آلافِ بَيتٍ فى بَنى سُلَيمٍ ما فيهِم أفقَرُ مِنّى! فَحَمَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ عَلى ناقَةٍ. فَرَجَعَ إلى قَومِهِ فَأَخبَرَهُم بِذلِكَ، قالوا: فَأَسلَمَ الأَعرابِيُّ طَمَعا فِي النّاقَةِ! فَبَقِيَ يَومَهُ فِي الصُّفَّةِ[2] لَم يَأكُل شَيئا، فَلَمّا كانَ مِنَ الغَدِ

---

[1] فى المصدر: «الحنفى»، والتصويب من بحار الأنوار.

[2] الصُّفّة: سقيفة فيمسجد رسول الله ﷺ، كانت مسكن الغرباء والفقراء (مجمع البحرين: ج2 ص1036 «صفف»).

تَقَدَّمَ إلى رَسولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ فَقالَ: ٥ يا أيُّهَا المَرءُ الَّذی لا نَعدَمُه أنتَ رَسولُ اللهِ حَقّا نَعلَمُه ٥٥ ودينُكَ الإسلامُ دينا نُعظِمُه نَبغی [1] مَعَ الإسلامِ شَيئا نَقضِمُه [2] قَد جِئتَ بِالحَقِّ وشَيئا نَطعَمُه. فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وقالَ: يا عَلِيُّ أعطِ الأَعرابِيَّ حاجَتَهُ. فَحَمَلَهُ عَلِيٌّ علیہ السلام إلى مَنزِلِ فاطِمَةَ وأشبَعَهُ، وأعطاهُ ناقَةً وجُلَّةً [3] تَمرٍ [4]

۱۸۷) کفایۃ الاثر میں ابراہیم بن یزید سان نے اپنے بابا سے نقل کیا ہے کہ ایک بادیہ نشین عرب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور وہ مسلمان ہونا چاہتا تھا اور اس کے ہاتھ میں چھپکلی تھی جو اس نے صحرا سے پکڑی تھی اور اس کو اپنی آستین میں رکھا ہوا تھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بادیہ نشین کے سامنے اسلام پیش کیا۔

عرب نے کہا: اے محمدؐ! میں اس وقت تک آپ پر ایمان نہیں لاؤں گا۔ جب یہ چھپکلی ایمان نہ لائے۔

پھر چھپکلی اس کی آستین سے چھلانگ لگا کر مسجد کے باہر چلی گئی۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے چھپکلی میں کون ہوں؟

چھپکلی نے کہا: تو محمدؐ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف ہے۔

پھر فرمایا: اے چھپکلی! کس کی عبادت کرتی ہو؟

اس نے کہا: اس خدا کی عبادت کرتی ہوں جس نے دانے کو پیدا کیا اور مخلوق کو پیدا کیا اور ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا اور موسیٰ علیہ السلام سے راز کی باتیں کی اور اے محمدؐ! تجھے خدا نے چنا۔

عرب نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ ایک خدا کے علاوہ اور کوئی خدا نہیں ہے اور آپ اللہ کے برحق نبی ہیں۔ بس اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے بتائیں کہ کیا آپ کے بعد کوئی نبی ہے؟

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں، میں آخری نبی ہوں، لیکن میرے بعد میری نسل سے امام ہوں گے جو عدالت برپا کریں گے اور بنی اسرائیل کے ستاروں جتنی ان کی تعداد ہوگی۔ ان میں سے پہلا علی بن ابی طالب علیہ السلام ہے جو میرے بعد میرا جانشین اور امام ہے اور باقی امام اس کی نسل سے ہیں میرے سینے پر ہاتھ مار کر فرمایا: ان میں سے نو

---

[1] في المصدر: «سعى»، والتصويب من بحار الأنوار.
[2] القضم: الأكل بأطراف الأسنان. وما ذُقتُ قضاما: أي شيئا (الصحاح: ج5 ص2013 «قضم»).
[3] الجُلّة: قُفّة كبيرة للتمر (تاج العروس: ج14 ص113 «جلل»).
[4] . كفاية الأثر: ص172، بحار الأنوار: ج36 ص342 ح208 وراجع: الصراط المستقيم: ج2 ص130.

اامام قائم (مہدی علیہ السلام) ہے جو آخر الزماں میں دین کو برپا کرے گا جس طرح میں نے شروع میں برپا کیا۔

بس اعرابی نے یوں کہا: ہاں اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ سچے ہیں اور آپ کو مہدیؑ و ہادیؑ کی مبارک ہو۔ ہمارے لئے آپ حنیف دین لائے اس وقت جب ہم گدھے کی طرح طاغوت کی عبادت کررہے تھے۔ اے بہترین بھیجے گئے اور چنے گئے انسانوں اور جنوں کی طرف! ہم نے آپ کی دعوت قبول کی۔ زندگی اور موت میں سب سے بہترین ہو اور آپ کے آنے اور ولادت کی مبارک ہو۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے بنی سلیمی بھائی! کیا تیرے پاس کچھ مال ہے؟ اس نے کہا: مجھے اس کی قسم جس نے تجھے نبوت دی اور رسالت کے ساتھ مخصوص کیا۔ بنی سلیم کے چار ہزار گھروں میں سے مجھ سے زیادہ کوئی فقیر نہیں ہے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اونٹنی پر سوار کیا اور وہ اپنی قوم کی طرف واپس گیا اور قوم کو سارا قصہ بیان کیا قوم والوں نے کہا: عرب نے اونٹ کے لالچ میں اسلام قبول کیا ہے۔ دن کا باقی حصہ صفہ میں رہا اور کوئی چیز کھائی بھی نہیں اور یہاں تک کہ دوسرے دن کی صبح کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگا: اے وہ (انسان) جس کو ہم کھوئیں گے نہیں۔ آپ خدا کے برحق نبی ہیں یہ ہم کو پتہ ہے اور آپ کا دین اسلام ایسا دین ہے جس کو ہم بزرگ سمجھتے ہیں لیکن اسلام کے باوجود ایسی چیز بھی چاہیے جو ہم کھائیں۔ آپ نے حقیقت لائی اور ایسی چیز بھی چاہیے جو ہم کھائیں۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سن کر فرمایا: اے علی علیہ السلام! اس بادیہ نشین کی ضرورت پوری کرو۔ علی علیہ السلام اس کو فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر لے گئے اور پیٹ بھر کر کھانا کھلایا اور ایک اونٹنی اور کافی مقدار میں کھجوریں اس کو دیں۔

188. كفاية الأثر عن موسى بن عبد ربّه: سَمِعتُ الحُسَينَ بنَ عَلِيٍّ عليه السلام يَقولُ في مَسجِدِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وذلِكَ في حَياةِ أبيهِ عَلِيٍّ عليه السلام: سَمِعتُ رَسولَ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقولُ: أوَّلُ ما خَلَقَ اللهُ عز و جل حُجُبَهُ فَكَتَبَ عَلى أركانِهِ: «لا إلهَ إلاَّ اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسولُ اللهِ، عَلِيٌّ وَصِيُّهُ»، ثُمَّ خَلَقَ العَرشَ فَكَتَبَ عَلى أركانِهِ «لا إلهَ إلاَّ اللهُ مُحَمَّدٌ رَسولُ اللهِ عَلِيٌّ وَصِيُّهُ»، ثُمَّ خَلَقَ الأَرَضينَ فَكَتَبَ عَلى أطوادِها[1] «لا إلهَ إلاَّ اللهُ مُحَمَّدٌ رَسولُ اللهِ عَلِيٌّ وَصِيُّهُ»، ثُمَّ خَلَقَ اللَّوحَ فَكَتَبَ عَلى حُدودِهِ: «لا إلهَ إلاَّ اللهُ مُحَمَّدٌ رَسولُ اللهِ عَلِيٌّ وَصِيُّهُ»، فَمَن زَعَمَ أنَّهُ يُحِبُّ النَّبِيَّ ولا يُحِبُّ الوَصِيَّ فَقَد كَذَبَ، ومَن زَعَمَ أنَّهُ يَعرِفُ النَّبِيَّ ولا يَعرِفُ الوَصِيَّ فَقَد كَفَرَ. ثُمَّ قالَ صلى الله عليه وآله: ألا إنَّ أهلَ بَيتي أمانٌ لَكُم، فَأَحِبّوهُم لِحُبّي، وتَمَسَّكوا بِهِم لَن

[1] الطَّودُ: الجبلُ العظيمِ (الصحاح: ج2 ص502 «طود»).

تَضِلّوا. قيلَ: فَمَن أهلُ بَيتِكَ يا نَبِيَّ اللهِ؟ قالَ: عَلِيٌّ وسِبطاىَ وتِسعَةٌ مِن وُلدِ الحُسَينِ، أئِمَّةٌ اُمناءُ مَعصومونَ، ألا إنَّهُم أهلُ بَيتي وعِترَتي مِن لَحمي ودَمي [1]

۱۸۸) کفایۃ الاثر میں موسیٰ بن عبدربہ سے نقل ہے: میں نے سنا کہ امام حسین علیہ السلام مسجد نبیؐ میں اپنے بابا علی علیہ السلام کی زندگی میں فرماتے تھے۔ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ فرمایا: سب سے پہلی چیز جو خدا نے پیدا کی وہ اپنا حجاب تھا جس کی ستون پر یہ لکھا ہے:

لا الہ الا للہ۔ محمد رسول اللہ و علی وصی رسول اللہ

پھر خدا نے عرش پیدا کیا اور اس کے ستون پر لکھا:

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی وصی رسول اللہ

پھر لوح محفوظ کو پیدا کیا اور اس کے کونے پر لکھا:

لا الہ الااللہ محمد رسول اللہ علی وصی رسول اللہ

بس اگر کوئی کہے کہ نبیؐ سے محبت کرتا ہے لیکن وصی (علی علیہ السلام) سے محبت نہیں کرتا تو وہ جھوٹ بولتا ہے اور جو آدمی کہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معرفت رکھتا ہے لیکن وصی کی معرفت نہیں رکھتا۔ اس نے کفر کیا ہے۔

پھر فرمایا: میرے اہل بیت علیہ السلام تمہارے لئے امان ہیں۔ بس میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کرو اور ان سے جنگ نہ کرو تا کہ گمراہ نہ ہو جاؤ۔

پوچھا گیا: آپ کے اہل بیت علیہم السلام کون ہیں؟ اے اللہ کے رسولؐ!

فرمایا: علی علیہ السلام اور دو میرے نواسے اور نو فرزند حسین علیہ السلام کی نسل سے، جو امین اور معصوم ہیں، خبردار کہ میرے اہل بیت علیہ السلام ہیں اور میرے گوشت اور خون سے ہیں۔

189. كفاية الأثر عن يحيى بن يعمن: كُنتُ عِندَ الحُسَينِ عليه السلام إذ دَخَلَ عَلَيهِ رَجُلٌ مِنَ العَرَبِ مُتَلَثِّما أسمَرُ شَديدُ السُّمرَةِ، فَسَلَّمَ ورَدَّ الحُسَينُ عليه السلام، فَقالَ:... أخبِرني عَن عَدَدِ الأَئِمَّةِ بَعدَ رَسولِ اللهِ صلى الله عليه وآله. قالَ: إثنا عَشَرَ؛ عَدَدَ نُقَباءِ بَني إسرائيلَ. قالَ: فَسَمِّهِم لي. قالَ: فَأَطرَقَ الحُسَينُ عليه السلام مَلِيّا ثُمَّ رَفَعَ رَأسَهُ فَقالَ: نَعَم اُخبِرُكَ يا أخَا العَرَبِ، إنَّ الإمامَ وَالخَليفَةَ بَعدَ رَسولِ اللهِ صلى الله عليه وآله أميرُ المُؤمِنينَ عَلِيٌّ عليه السلام وَالحَسَنُ وأنَا وتِسعَةٌ مِن وُلدي، مِنهُم عَلِيٌّ ابني، وبَعدَهُ مُحَمَّدٌ ابنُهُ، وبَعدَهُ جَعفَرٌ

---

[1] كفاية الأثر: ص171، بحار الأنوار: ج36 ص341 ح207.

ابنُهُ، وبَعدَهُ موسَى ابنُهُ، وبَعدَهُ عَلِيٌّ ابنُهُ، وبَعدَهُ مُحَمَّدٌ ابنُهُ، وبَعدَهُ عَلِيٌّ ابنُهُ، وبَعدَهُ الحَسَنُ ابنُهُ، وبَعدَهُ الخَلَفُ المَهدِيُّ هُوَ التّاسِعُ مِن وُلدی، یَقومُ بِالدّینِ فی آخِرِ الزَّمانِ [1]

۱۸۹) کفایۃ الاثر میں یحییٰ بن یامین سے نقل ہے: میں امام حسین علیہ السلام کے پاس تھا کہ ایک عرب نقاب اوڑھے ہوئے اور جس کا رنگ نہایت ہی گندمی تھا، امام علیہ السلام کے پاس آکر سلام کیا۔ امام حسین علیہ السلام نے اس کے سلام کا جواب دیا: اس شخص نے پوچھا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد مجھے اماموں کی تعداد بتایئے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: بارہ نفر ہیں۔ اس نے کہا: مجھے ان کے نام بتائیں؟ امام حسین علیہ السلام نے کچھ دیر سر نیچے کیا پھر سر اٹھا کر فرمایا: ٹھیک ہے اے عرب بھائی تجھے بتاتا ہوں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جانشین اور امام علی اور حسن علیہما السلام ہیں اور میں اور میرے نو فرزند ہیں کہ جن میں سے میرا بیٹا علی علیہ السلام ہے اور اس کے بعد اس کا بیٹا محمد (باقر علیہ السلام) ہے اور پھر اس کا بیٹا جعفر (صادق علیہ السلام) ہے اور اس کے بعد اس کا بیٹا موسیٰ (کاظم علیہ السلام) ہے اور پھر اس کے بعد اس کا بیٹا علی (رضا علیہ السلام) ہے اور اس کے بعد اس کا بیٹا محمد (تقی علیہ السلام) ہے اور اس کے بعد اس کا بیٹا علی (نقی علیہ السلام) ہے اور اس کے بعد اس کا بیٹا حسن (عسکری علیہ السلام) ہے اور اس کے بعد اس کا جانشین مہدی علیہ السلام ہے کہ جو میری نسل سے نواں فرد ہوگا اور آخر زمان میں دین برپا کرے گا۔

190. الأمالی بإسناده عن الحسین بن علیّ عن أبیه أمیر ال: قُلتُ لِرَسولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ: أخبِرنی بِعَدَدِ الأَئِمَّةِ بَعدَكَ؟ فَقالَ: یا عَلِیُّ، هُمُ اثنا عَشَرَ، أوَّلُهُم أنتَ وآخِرُهُمُ القائِمُ [2]

۱۹۰) امالی صدوق میں امام حسین علیہ السلام سے ہے: علی علیہ السلام نے فرمایا: میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا: آپ کے بعد (آنے والے) اماموں کی تعداد بتائیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی علیہ السلام! بارہ نفر ہیں جن میں سے پہلا تو ہے اور آخری قائم ہے۔

191. كفایة الأثر بإسناده عن الحسین بن علیّ عن أخیه الح: قالَ رَسولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ: الأَئِمَّةُ بَعدی عَدَدُ نُقَباءِ بَنی إسرائیلَ وحَوارِیّ [3] عیسی، مَن أحَبَّهُم فَهُوَ مُؤمِنٌ، ومَن أبغَضَهُم فَهُوَ مُنافِقٌ، هُم حُجَجُ اللهِ فی خَلقِهِ وأعلامُهُ فی بَرِیَّتِهِ [4]

---

[1] كفایة الأثر: ص232، بحار الأنوار: ج36 ص384 ح5.

[2] الأمالی للصدوق: ص728 ح998 عن إسماعیل بن الفضل الهاشمی عن الإمام الصادق عن آبائه علیهم السلام، بحار الأنوار: ج36 ص232 ح15.

[3] الحواریّون: أصحاب المسیح علیه السلام، أی خلصانه وأنصاره (النهایة: ج1 ص458 «حور»).

[4] كفایة الأثر: ص166 عن إسحاق بن عمّار عن الإمام الصادق عن آبائه علیهم السلام، بحار الأنوار: ج36 ص340 ح203.

۱۹۱) کفایۃ الاثر میں امام حسین علیہ السلام سے اور انہوں نے امام حسن علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد امام بنی اسرائیل کے نقیبوں عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں اور خاص اصحاب جتنے ہوں گے۔ جو بھی ان سے محبت کرے وہ مومن ہے اور جو ان سے دشمنی کرے وہ منافق ہے۔ یہ امام مخلوق کے درمیان خدا کی طرف سے حجت ہیں اور خدا کی نشانیاں ہیں اس کی مخلوق کے درمیان۔

192. كمال الدين بإسناده عن الحسين بن عليّ عليه السلام: دَخَلتُ أنَا وأخي عَلى جَدّي رَسولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَأَجلَسَني عَلى فَخِذِهِ، وأجلَسَ أخِي الحَسَنَ عَلى فَخِذِهِ الاُخرى، ثُمَّ قَبَّلَنا وقالَ: بِأَبي أنتُما مِن إمامَينِ صالِحَينِ اختارَكُمَا اللهُ مِنّي ومِن أبيكُما واُمِّكُما، وَاختارَ مِن صُلبِكَ يا حُسَينُ تِسعَةَ أئِمَّةٍ تاسِعُهُم قائِمُهُم، وكُلُّكُم فِي الفَضلِ وَالمَنزِلَةِ عِندَ اللهِ تَعالى سَواءٌ[1]

۱۹۲) کمال الدین میں ہے کہ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: میں اور میرا بھائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں گئے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ایک ران پر اور میرے بھائی حسن علیہ السلام کو دوسری ران پر بٹھایا۔ پھر ہمیں بوسہ دیا اور فرمایا: میرا باپ آپ دو اماموں پر قربان ہو، خدا نے آپ دونوں کو میری نسل سے اور تمہارے باپ و ماں سے انتخاب کیا ہے اور اے حسین تیری نسل سے خدا نے نو امام چنے ہیں جن میں سے نوا امام قائم (مہدی علیہ السلام) ہے اور آپ سب کے سب فضیلت اور مقام و مرتبے میں خدا کے نزدیک برابر ہیں۔

193. كمال الدين بإسناده عن الحسين بن عليّ عليهما السلام: سُئِلَ أميرُ المُؤمِنينَ عليه السلام عَن مَعنى قَولِ رَسولِ اللهِ صلى الله عليه وآله: «إنّي مُخَلِّفٌ فيكُمُ الثَّقَلَينِ: كِتابَ اللهِ وعِترَتي»، مَنِ العِترَةُ؟ فَقالَ: أنَا وَالحَسَنُ وَالحُسَينُ وَالأَئِمَّةُ التِّسعَةُ مِن وُلدِ الحُسَينِ، تاسِعُهُم مَهدِيُّهُم وقائِمُهُم، لا يُفارِقونَ كِتابَ اللهِ ولا يُفارِقُهُم حَتّى يَرِدوا عَلى رَسولِ اللهِ صلى الله عليه وآله حَوضَهُ[2]

۱۹۳) کمال الدین میں امام حسین علیہ السلام سے ہے کہ علی علیہ السلام سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کے بارے

---

[1] كمال الدين: ص 269 ح 12، دلائل الإمامة: ص 447 ح 423 وفيه «يا ابنيّ، أنعم بكما» بدل «بأبي أنتما»، كشف الغمّة: ج 3 ص 301، إعلام الورى: ج 2 ص 191 كلّها عن أبي حمزة الثمالي عن الإمام الباقر عن أبيه عليهما السلام، الصراط المستقيم: ج2 ص129، بحار الأنوار: ج36 ص255 ح72.

[2] كمال الدين: ص240 ح64، عيون أخبار الرضا عليه السلام: ج1 ص57 ح25، قصص الأنبياء: ص360 ح435، إعلام الورى: ج2 ص 180 كلّها عن غياث بن إبراهيم عن الإمام الصادق عن آبائه عليهم السلام، كشف الغمّة: ج 3 ص 299، بحار الأنوار: ج36 ص373 ح2.

میں پوچھا گیا: میں تمہارے درمیان دو وزنی چیزیں چھوڑے جارہا ہوں، ایک خدا کی کتاب (قرآن) اور دوسری میری عترت۔ کہ عترت کون ہیں؟ علی علیہ السلام نے فرمایا: میں، حسن اور حسین علیہما السلام اور نو امام، حسین علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔ جن میں سے نواں امام مہدی علیہ السلام ہے یہ کبھی بھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے اور کتاب خدا بھی ان سے جدا نہیں ہوگی یہاں تک حوض (کوثر) پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئیں گے۔

194. الصراط المستقیم عن الإمام الحسین علیه السلام: عَهِدَ إلَینا نَبِیُّنا کَونَ الأَئِمَّةِ بَعدَهُ عَدَدَ نُقَباءِ بَنی إسرائیلَ[1]

۱۹۴) صراط مستقیم میں امام حسین سے ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں وصیت کی کہ ان کے بعد اماموں کی تعداد بنی اسرائیل کے نقیبوں جتنی تعداد ہے۔

195. کفایة الأثر عن إسماعیل بن عبد الله عن الحسین بن لَمّا أنزَلَ اللهُ تَبارَكَ وتَعالی هٰذِهِ الآیَةَ: «وَأُولُوا الأَرحامِ بَعضُهُم أَولی بِبَعضٍ»[2] سَأَلتُ رَسولَ اللهِ صلی الله علیه وآله عَن تَأویلِها. فَقالَ: وَاللهِ ما عَنی غَیرَکُم، وأنتُم أُولُو الأَرحامِ. فَإِذا مِتُّ فَأَبوكَ عَلِیٌّ أولی بی وبِمَکانی. فَإِذا مَضی أبوكَ فَأَخوكَ الحَسَنُ أولی بِهِ. فَإِذا مَضَی الحَسَنُ فَأَنتَ أولی بِهِ. قُلتُ: یا رَسولَ اللهِ، فَمَن بَعدی أولی بی؟ فَقالَ: إبنُكَ عَلِیٌّ أولی بِكَ مِن بَعدِكَ. فَإِذا مَضی فَابنُهُ مُحَمَّدٌ أولی بِهِ مِن بَعدِهِ. فَإِذا مَضی فَابنُهُ جَعفَرٌ أولی بِهِ مِن بَعدِهِ بِمَکانِهِ. فَإِذا مَضی جَعفَرٌ فَابنُهُ موسی أولی بِهِ مِن بَعدِهِ. فَإِذا مَضی موسی فَابنُهُ عَلِیٌّ أولی بِهِ مِن بَعدِهِ. فَإِذا مَضی عَلِیٌّ فَابنُهُ مُحَمَّدٌ أولی بِهِ مِن بَعدِهِ. فَإِذا مَضی مُحَمَّدٌ فَابنُهُ عَلِیٌّ أولی بِهِ مِن بَعدِهِ. فَإِذا مَضی عَلِیٌّ فَابنُهُ الحَسَنُ أولی بِهِ مِن بَعدِهِ. فَإِذا مَضَی الحَسَنُ وَقَعَتِ الغَیبَةُ فِی التّاسِعِ مِن وُلدِكَ. فَهٰذِهِ الأَئِمَّةُ التِّسعَةُ مِن صُلبِكَ، أعطاهُم عِلمی وفَهمی، طینَتُهُم مِن طینَتی. ما لِقَومٍ یُؤذونّی فیهِم؟ لا أنالَهُمُ اللهُ شَفاعَتی[3]

۱۹۵) کفایۃ الاثر میں اسماعیل بن عبداللہ، نے امام حسین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ فرمایا: جب خدا نے یہ آیت، قرابتداروں سب آپس میں ایک دوسرے سے زیادہ حقدار ایک دوسرے کے اور قریب ہیں تو میں نے اس کی تفسیر رکھتے

---

[1] الصراط المستقیم: ج2 ص130 عن علیّ بن محمّد القمّی بإسناده إلی الإمام زین العابدین علیه السلام.
[2] الأنفال: 75.
[3] کفایة الأثر: ص175، الصراط المستقیم: ج2 ص155 نحوه، بحار الأنوار: ج36 ص344 ح209.

ہیں۔

رسول خداؐ سے پوچھی تو فرمایا: خدا کی قسم، آپ کے علاوہ مقصد نہیں تھا۔ اور آپ رشتہ دار (خاندان) ہیں۔ جب میں جاؤں گا تو تیرا باپ علی علیہ السلام میرے مقام و منصب کو سنبھالنے کے لئے زیادہ حقدار ہے اور جب آپ کا باپ انتقال کر جائے گا تو تیرا بھائی حسن علیہ السلام حقدار ہوگا اور جب حسن علیہ السلام کا انتقال ہوگا تو تم زیادہ حقدار ہو۔ میں نے کہا: اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے بعد میرے منصب کا حقدار کون ہے؟ تو فرمایا: تیرا بیٹا علی علیہ السلام (زین العابدین) تیرے بعد تیرے منصب کا حقدار ہے اور جب وہ چلا جائے گا تو اس کا بیٹا محمد (باقر علیہ السلام) اس کے مقام کا حقدار ہے اور جب محمد (باقر علیہ السلام) انتقال کرے گا تو اس کا بیٹا جعفر (صادق علیہ السلام) اس کے منصب کا حقدار ہوگا اور جب جعفر (صادق علیہ السلام) کا انتقال ہوگا تو اس کا بیٹا موسیٰ کاظم (علیہ السلام) اس کے مقام کا حقدار ہے اور جب موسیٰ (کاظم علیہ السلام) کا انتقال ہوگا تو اس کا بیٹا علی (رضا علیہ السلام) اس کے مقام کا حقدار ہے اور جب علی (رضا علیہ السلام) چلا جائے گا تو اس کا بیٹا محمد (تقی علیہ السلام) حقدار ہے اور جب محمد (تقی علیہ السلام) انتقال کرے گا تو اس کا بیٹا علی (نقی علیہ السلام) حقدار ہے اور جب علی (نقی علیہ السلام) کا انتقال ہوگا تو اس کا بیٹا حسن (عسکری علیہ السلام) اس کے منصب کا حقدار ہے اور جب حسن (عسکری علیہ السلام) کا انتقال ہوگا تو تیرا نوا فرزند غائب ہوجائے گا اور یہ نواں امام تیری نسل سے ہے۔ خدا نے مجھے علم عطا کیا ہے ان کی خلقت میری خلقت سے ہے کیونکہ لوگ مجھے ان کے حوالے سے اذیت دے رہے ہیں؟ خدا ایسے لوگوں کو میری شفاعت نصیب نہ کرے۔

196. كفاية الأثر عن محمّد بن مسلم: دَخَلتُ عَلى زَيدِ بنِ عَلِيٍّ عليه السلام، فَقُلتُ: إنَّ قَوما يَزعُمونَ أنَّكَ صاحِبُ هذَا الأَمرِ! قالَ: [لا [1]، ولكِنّي مِنَ العِترَةِ. قُلتُ: فَمَن يَلي هذَا الأَمرَ بَعدَكُم؟ قالَ: سَبعَةٌ [2] مِنَ الخُلَفاءِ وَالمَهدِيُّ مِنهُم. قالَ ابنُ مُسلِمٍ: ثُمَّ دَخَلتُ عَلَى الباقِرِ عليه السلام فَأَخبَرتُهُ بِذلِكَ، فَقالَ: صَدَقَ أخي زَيدٌ، سَيَلي هذَا الأَمرَ بَعدي سَبعَةٌ مِنَ الأَوصِياءِ وَالمَهدِيُّ مِنهُم. ثُمَّ بَكى عليه السلام وقالَ: كَأَنّي بِهِ وقَد صُلِبَ فِي الكُناسَةِ [3] يَابنَ مُسلِمٍ، حَدَّثَني أبي عَن أبيهِ الحُسَينِ عليه السلام قالَ: وَضَعَ رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَدَهُ عَلى كَتِفي وقالَ: يا بُنَيَّ، يَخرُجُ مِن صُلبِكَ رَجُلٌ يُقالُ لَهُ: زَيدٌ، يُقتَلُ مَظلوما، إذا

[1] ما بين المعقوفين أثبتناه من بحار الأنوار.

[2] في بعض نسخ المصدر: «ستّة» بدل «سبعة»، والصحيح ما أثبتناه كما في بحار الأنوار.

[3] الكُناسَةُ: هي محلّة بالكوفة، عندها واقع يوسف بن عمر الثقفي زيد بن عليّ بن الحسين عليهما السلام (معجم البلدان: ج4 ص481).

كَانَ يَومُ القِيامَةِ حُشِرَ إلَى الجَنَّةِ[1]

۱۹۶) کفایۃ الاثر میں محمد بن مسلم سے نقل ہے: میں زید بن علی (ابن الحسین علیہ السلام) کے پاس گیا اور کہا: کچھ لوگ کہتے ہیں کہ آپ اس امر (امامت) کے صاحب (مالک) ہیں۔ کہا نہیں، میں تو اہل بیت علیہم السلام سے ہوں۔ میں نے کہا: آپ کے بعد اس امر (امامت) کو کون سنبھالے گا؟ کہا: سات نفر جانشین اور مہدی علیہ السلام بھی ان میں سے ہیں۔ بس میں امام باقر علیہ السلام کے پاس آیا اور اس کو حال احوال آ کر بتایا۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: میرے بھائی زید نے سچ کہا ہے میرے بعد یہ امر سات اوصیاء سنبھالیں گے اور مہدی علیہ السلام بھی انہی میں سے ہوں گے۔ پھر امام علیہ السلام نے گریہ کیا اور فرمایا: جیسا کہ میں اس (زید) کو کناسہ میں پھانسی پر لٹکا ہوا دیکھ رہا ہوں۔ اے مسلم کے فرزند، میرے بابا نے اپنے بابا حسین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ میرے شانہ پر رکھ کر فرمایا: اے میرے پیارے بیٹے! تیری نسل سے زید نامی شخص آئے گا جو مظلوم مارا جائے گا اور جب قیامت کا دن آئے گا تو جنت کے لئے محشور ہوگا۔

5/6

إمامَةُ أميرِ المُؤمِنينَ عَلِيٍّ

امامت امیر المومنین علیہ السلام

197.عيون أخبار الرضا بإسناده عن الحسين بن علي عليه ا قالَ لي بُرَيدَةُ: أمَرَنا رَسولُ اللهِ ﷺ أن نُسَلِّمَ[2] عَلى أبيكَ بِإِمرَةِ المُؤمِنينَ[3]

۱۹۷) عیون اخبار الرضا علیہ السلام میں امام حسین علیہ السلام سے ہے۔ بریدہ نے مجھ سے کہا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حکم دیا ہے کہ تیرے بابا (علی علیہ السلام) پر مومنوں پر حکومت حاصل کرنے کے لئے ہم سلام بھیجیں۔

---

[1] كفاية الأثر: ص 306، بحار الأنوار: ج 46 ص 200 ح 74 وراجع: عيون أخبار الرضا عليه السلام: ج 1 ص 250 ح 2 والأمالي للصدوق: ص 409 ح 529 و كفاية الأثر: ص 303.

[2] في المصدر: «أُسلّم»، والصواب ما أثبتناه كما في بحار الأنوار.

[3] عيون أخبار الرضا عليه السلام: ج 2 ص 68 ح 312 عن داوود بن سليمان الفرّاء عن الإمام الرضا عن آبائه عليهم السلام، بحار الأنوار: ج 37 ص 290 ح 1.

198. الأمالی بإسناده عن الحسین بن علیّ علیه السلام: حَدَّثَنی أمیرُ المُؤمِنینَ عَلِیُّ بنُ أبی طالِبٍ علیه السلام قالَ: قالَ لِیَ النَّبِیُّ صلی الله علیه و آله: یا عَلِیُّ، خَلَقَنِیَ اللهُ تَعالی وأنتَ مِن نورِ اللهِ حینَ خَلَقَ آدَمَ، وأفرَغَ ذٰلِكَ النّورَ فی صُلبِهِ، فَأَفضی بِهِ إلی عَبدِ المُطَّلِبِ، ثُمَّ افتَرَقا مِن عَبدِ المُطَّلِبِ؛ أنَا فی عَبدِ اللهِ وأنتَ فی أبی طالِبٍ، لا تَصلُحُ النُّبُوَّةُ إلّا لی، ولا تَصلُحُ الوَصِیَّةُ إلّا لَكَ، فَمَن جَحَدَ وَصِیَّتَكَ جَحَدَ نُبُوَّتی، ومَن جَحَدَ نُبُوَّتی أکَبَّهُ اللهُ عَلی مَنخِرَیهِ فِی النّارِ [1]

۱۹۸) امالی شیخ طوسی میں امام حسین علیہ السلام سے ہے: میرے لئے علی علیہ السلام نے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے علیؑ! خدا نے مجھے اور تجھے آدم علیہ السلام کو پیدا کرتے وقت اپنے نور سے پیدا کیا اور آدم علیہ السلام کی پشت میں رکھا۔ یہاں تک کہ عبدالمطلب تک پہنچا۔ پھر عبدالمطلب سے دوٹکڑے ہوئے میں (پشت) عبداللہ میں آ گیا اور تم (پشت) ابو طالب میں۔ سوائے میرے کسی کے لئے نبوت سزاوار نہیں اور تیرے سوا کسی کے لئے وصی ہونا سزاوار نہیں ہے جو بھی تیرے وصی ہونے سے انکار کرے اس نے میری نبوت کا انکار کیا ہے اور جس نے میری نبوت کا انکار کیا اس کو جہنم میں پھینکا جائے گا۔

199. التوحید عن الأصبغ بن نباتة: لَمّا جَلَسَ عَلِیٌّ علیه السلام فِی الخِلافَةِ وبایَعَهُ النّاسُ، خَرَجَ إلَی المَسجِدِ مُتَعَمِّما بِعِمامَةِ رَسولِ اللهِ صلی الله علیه و آله، لابِسا بُردَةَ رَسولِ اللهِ صلی الله علیه و آله، مُتَنَعِّلاً نَعلَ رَسولِ اللهِ صلی الله علیه و آله، مُتَقَلِّدا سَیفَ رَسولِ اللهِ صلی الله علیه و آله، فَصَعِدَ المِنبَرَ فَجَلَسَ علیه السلام عَلَیهِ مُتَمَکِّنا .... ثُمَّ قالَ لِلحَسَنِ علیه السلام: یا حَسَنُ، قُم فَاصعَدِ المِنبَرَ فَتَکَلَّم .... ثُمَّ قالَ لِلحُسَینِ علیه السلام: یا بُنَیَّ قُم فَاصعَدِ المِنبَرَ وتَکَلَّم بِکَلامٍ لا تُجَهِّلكَ قُرَیشٌ مِن بَعدی، فَیَقولونَ: إنَّ الحُسَینَ بنَ عَلِیٍّ لا یُبصِرُ شَیئا، ولیَکُن کَلامُكَ تَبَعا لِکَلامِ أخیكَ. فَصَعِدَ الحُسَینُ علیه السلام المِنبَرَ، فَحَمِدَ اللهَ وأثنی عَلَیهِ، وصَلّی عَلی نَبِیِّهِ صلی الله علیه و آله صَلاةً موجَزَةً، ثُمَّ قالَ: مَعاشِرَ النّاسِ! سَمِعتُ جَدّی رَسولَ اللهِ صلی الله علیه و آله وهُوَ یَقولُ: «إنَّ عَلِیّا هُوَ مَدینَةُ هُدًی، فَمَن دَخَلَها نَجا ومَن تَخَلَّفَ عَنها هَلَكَ». فَوَثَبَ إلَیهِ عَلِیٌّ علیه السلام فَضَمَّهُ إلی صَدرِهِ وقَبَّلَهُ، ثُمَّ قالَ: مَعاشِرَ النّاسِ! اشهَدوا أنَّهُما فَرخا رَسولِ اللهِ صلی الله علیه و آله ووَدیعَتُهُ الَّتِی استَودَعَنیها، وأنَا أستَودِعُکُموها. مَعاشِرَ

[1] الأمالی للطوسی: ص 295 ح 577 عن عیسی بن أحمد بن عیسی بن المنصور عن الإمام الهادی عن آبائه علیهم السلام، بحار الأنوار: ج 15 ص 12 ح 15.

النّاسِ! ورَسولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ سائِلُكُم عَنهُما [1]

۱۹۹) (کتاب) توحید میں اصبغ بن نباتہ سے نقل ہے: جب علی علیہ السلام خلافت (کی مسند) پر بیٹھے اور لوگوں نے ان سے بیعت کی۔ اس وقت علی علیہ السلام نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عمامہ پہنا اور ان کی رداء (عبا) پہنی اور ان کے نعلین پہنے اور نبیؐ کی تلوار اٹھائی اور مسند پر بیٹھ کر حسن علیہ السلام سے فرمایا: اے حسنؑ! اٹھو منبر پر بیٹھ کر کچھ کہو۔

پھر حسین علیہ السلام سے فرمایا: اٹھو اور منبر پر بیٹھ کر بات کرو۔ تاکہ میرے بعد قریش تجھے نظر انداز نہ کریں اور یہ نہ کہیں کہ حسین بن علی علیہ السلام کو کچھ پتہ نہیں۔ لیکن تیری بات تیرے بھائی کی باتوں کی طرح ہونی چاہیے۔

امام حسین علیہ السلام منبر پر بیٹھ کر خدا کی حمد و تعریف کر کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مختصر صلوات بھیج کر فرمایا: اے لوگو! میں نے اپنے نانا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: وہ علیؑ، ہدایت کا شہر ہے جو بھی اس شہر میں داخل ہوا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے منہ موڑے گا وہ ہلاک ہو گیا۔ یہاں پر علی علیہ السلام، ان (رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف گئے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اپنے سینے سے لگا کر بوسہ لیا اور فرمایا: اے لوگو! یہ دونوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حصہ اور امانت ہیں جو میرے پاس امانت رکھی ہے اور میں ان دونوں کو آپ کے پاس امانت کے طور پر چھوڑ رہا ہوں۔ اے لوگو! ان دو کے بارے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم سے پوچھیں گے۔

200.الفتوح. في ذِكرِ أحداثِ حَربِ صِفّينَ: أرسَلَ عُبَيدُ اللهِ بنُ عُمَرَ بنِ الخَطّابِ إلَى الحُسَينِ بنِ عَلِيٍّ عليه السلام أنَّ لي إلَيكَ حاجَةً، فَالقَني إذا شِئتَ حَتّى اُخبِرَكَ. قالَ: فَخَرَجَ إلَيهِ الحُسَينُ عليه السلام حَتّى واقَفَهُ وظَنَّ أنَّهُ يُريدُ حَربَهُ. فَقالَ لَهُ ابنُ عُمَرَ: إنّي لَم أدعُكَ إلَى الحَربِ، ولكِنِ اسمَع مِنّي فَإِنَّها نَصيحَةٌ لَكَ. فَقالَ الحُسَينُ عليه السلام: قُل ما تَشاءُ. فَقالَ: إعلَم أنَّ أباكَ قَد وَتَرَ قُرَيشا، وقَد بَغَضَهُ النّاسُ وذَكَروا أنَّهُ هُوَ الَّذي قَتَلَ عُثمانَ، فَهَل لَكَ أن تَخلَعَهُ وتُخالِفَ عَلَيهِ حَتّى نُوَلِّيَكَ هذَا الأَمرَ؟ فَقالَ الحُسَينُ عليه السلام: كَلّا وَاللهِ، لا أكفُرُ بِاللهِ وبِرَسولِهِ وبِوَصِيِّ رَسولِ اللهِ، إخسَ [2] وَيلَكَ مِن شَيطانٍ مارِدٍ! فَلَقَد زَيَّنَ لَكَ الشَّيطانُ سوءَ عَمَلِكَ، فَخَدَعَكَ حَتّى أخرَجَكَ مِن دينِكَ بِاتِّباعِ القاسِطينَ ونُصرَةِ هذَا المارِقِ مِنَ الدّينِ، لَم يَزَل هُوَ وأبوهُ حَربِيَّينِ وعَدُوَّينِ للهِ ولِرَسولِهِ ولِلمُؤمِنينَ، فَوَاللهِ

---

[1] التوحيد: ص307.305 ح1، الأمالي للصدوق: ص425.422 ح560، الاختصاص: ص238.235، بحار الأنوار: ج40 ص202 ح6.

[2] كذا في المصدر، والصواب: «إخسأ».

ما أسلَما ولكِنَّهُمَا استَسلَما خَوفا وطَمعا. فَأَنتَ اليَومَ تُقاتِلُ عَن غَيرِ مُتَذَمِّمٍ[١]، ثُمَّ تَخرُجُ إلَى الحَربِ مُتَخَلِّقا[٢] لِتُرائِيَ بِذلِكَ نِساءَ أهلِ الشّامِ، ارتَع[٣] قَليلاً، فَإِنّي أرجو أن يَقتُلَكَ اللهُ عز و جلسَريعا. قالَ: فَضَحِكَ عُبَيدُ اللهِ بنُ عُمَرَ، ثُمَّ رَجَعَ إلى مُعاوِيَةَ فَقالَ: إنّي أرَدتُ خَديعَةَ الحُسَينِ وقُلتُ لَهُ كَذا و كَذا، فَلَم أطمَع فِي خَديعَتِهِ. فَقالَ مُعاوِيَةُ: إنَّ الحُسَينَ بنَ عَلِيٍّ لا يُخدَعُ، وهُوَ ابنُ أبيهِ[٤]

۲۰۰) الفتوح میں ، جنگ صفین کے حالات میں آیا ہے کہ عبداللہ بن عمر بن خطاب نے امام حسین علیہ السلام کی طرف پیغام بھیجا کہ آپ سے میرا کچھ کام ہے جب بھی چاہو میرے ساتھ ملاقات کروتا کہ آپ کو بتاؤں۔

امام حسین علیہ السلام اس کی طرف گئے تو ان کے سامنے کھڑے ہوگئے اور خیال کیا کہ (عبداللہ) ان سے جنگ کرنا چاہتا ہے ابن عمر نے کہا: میں نے آپ کو جنگ کے لئے نہیں بلایا ہے بلکہ تجھے ایک نصیحت کرنا چاہتا ہوں وہ مجھ سے سنو۔

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: جو کہنا چاہتے ہو کہو۔

ابن عمر نے کہا: تم کو پتہ ہونا چاہیے کہ تیرے باپ نے قریش کا خون بہایا ہے اور لوگ اس سے دشمنی رکھتے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ وہ عثمان کا قاتل ہے کیا آپ اس کو آزاد کرنا چاہتے ہو ان سے مخالفت کروتا کہ حکومت آپ کے حوالے کروں؟

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی قسم کبھی بھی خدا اس کے رسولؐ اور اس کے وصی کا انکار نہیں کرسکتا۔ دور ہوجا تجھ پر لعنت ہو۔ بیشک شیطان نے تیرے لئے تیری غلطیوں اور گناہوں کو اچھا اور نیک پیش کیا ہے اور تجھے دھوکا دیا تا کہ تجھے ان تجاوز گران اور اس دین سے خارج شخص (معاویہ) کی پیروی کے ذریعے دین سے خارج کرے۔

معاویہ تو وہ ہے کہ جو ہمیشہ سے اپنے باپ کے ساتھ، خدا اور اس کے نبی اور مومنوں کے ساتھ جنگ اور دشمنی میں مصروف تھا۔ خدا کی قسم انہوں نے اسلام ہی نہیں لایا، بلکہ انہوں نے خوف اور لالچ میں اسلام قبول کیا۔ اور تو آج مذمت نہ ہونے کے لئے جنگ کررہے ہو اور خوش خیالی میں جنگ کے لئے باہر نکلے ہوتا کہ شام کی عورتوں کے پاس فخر

---

[١] الذِّمَّةُ والذِّمام: هما بمعنى العهد والأمان والضمان والحُرمة والحقّ (النهاية: ج2 ص168 «ذمم»).
[٢] الخُلوقُ: وهو طيب معروف مركّب يتّخذ من الزعفران وغيره (النهاية: ج 2 ص71 «خلق»).
[٣] يقال: خرجنا نرتع ونلعب: أي ننعم ونلهو (الصحاح: ج3 ص1216 «رتع»).
[٤] الفتوح: ج3 ص39.

فروشی کرو۔ تھوڑا خوش رہو کیونکہ خدا سے امید ہے عنقریب تجھے موت آئے گی۔

عبداللہ بن عمر ہنسا اور معاویہ کے پاس جا کر کہنے لگا: میں حسین علیہ السلام کو دھوکا دینا چاہتا تھا اور اس کو میں نے یوں کہا۔ لیکن اس کو دھوکا دینے کی کوئی امید نہیں رکھتا ہوں۔

معاویہ نے کہا: حسین بن علی دھوکا نہیں کھائے گا۔ وہ اپنے باپ کا بیٹا ہے۔

201.المناقب عن رجل من بنی هاشم يقال له عبد الله بن ا جاءَ رَجُلٌ إِلَى الحُسَينِ بنِ عَلِيٍّ عليه السلام فَقالَ: حَدِّثني في عَلِيِّ بنِ أبي طالِبٍ. فَقالَ: وَيحَكَ! وما عَسَيتُ أن أُحَدِّثَكَ في عَلِيٍّ وهُوَ أبي؟ قالَ: بَل تُحَدِّثُني. قالَ: إنَّ اللهَ تَبارَكَ وتَعالى أدَّبَ نَبِيَّهُ الآدابَ كُلَّها، فَلَمّا استَحكَمَ الأَدَبُ فَوَّضَ الأَمرَ إلَيهِ فَقالَ: «مَآ ءَاتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَ مَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا»[1]. إنَّ رَسولَ اللهِ صلى الله عليه وآله أدَّبَ عَلِيّاً عليه السلام بِتِلكَ الآدابِ الَّتي أدَّبَهُ بِها، فَلَمّا استَحكَمَ الآدابُ كُلُّها فَوَّضَ الأَمرَ إلَيهِ. فَقالَ: «مَن كُنتُ مَولاهُ فَعَلِيٌّ مَولاهُ»[2]

(۲۰۱) المناقب میں ایک ہاشمی شخص بنام عبداللہ بن حسین سے نقل ہے کہ ایک شخص امام حسین علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا: مجھے علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں کچھ بتائیں۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: وائے ہو تجھ پر، علی علیہ السلام کے بارے میں کیا چاہتے ہو درحالانکہ وہ میرا باپ ہے؟

اس شخص نے کہا: پھر بھی کچھ بتائیں؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: نبی نے جو بھی تمہارے لئے لائے وہ لے لو اور جس سے روکے رک جاؤ۔ بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سارے وہ آداب علی علیہ السلام کو سکھائے جو خود سیکھے ہوئے تھے اور جب آداب کو مضبوط کیا تو کام کو اس کے حوالے کیا اور فرمایا جس کا میں مولا ہوں، اس کا علی مولا ہے۔

نکتہ

حضرت علی علیہ السلام کی امامت اور فضیلت کے بارے میں امام حسین علیہ السلام سے بہت سی حدیثیں نقل ہوئی ہیں جن کو ہم نے دانش نامہ امیر المومنین علیہ السلام میں بیان کیا ہے ان کو دوبارہ ادھر لانے سے اجتناب کرتے ہیں۔

---

[1] الحشر: 7.
[2] المناقب للکوفی: ج2 ص 428 ح 910.

5/7

إمامَةُ الحَسَنِ لِلحُسَينِ

امام حسین علیہ السلام کیلئے امامتِ حسن علیہ السلام

202.رجال الكشّي عن فضيل غلام محمّد بن راشد عن أبي عبد إنَّ مُعاوِيَةَ كَتَبَ إلَى الحَسَنِ بنِ عَلِيٍّ عليه السلام أنِ اقدَم أنتَ وَالحُسَينُ وأصحابُ عَلِيٍّ فَخَرَجَ مَعَهُم قَيسُ بنُ سَعدِ بنِ عُبادَةَ الأَنصارِيُّ، وقَدِموا الشّامَ، فَأَذِنَ لَهُم مُعاوِيَةُ، وأعَدَّ لَهُمُ الخُطَباءَ.فَقالَ: يا حَسَنُ قُم فَبايِع، فَقامَ فَبايَعَ، ثُمَّ قالَ لِلحُسَينِ عليه السلام: قُم فَبايِع، فَقامَ فَبايَعَ، ثُمَّ قالَ: قُم يا قَيسُ فَبايِع، فَالتَفَتَ إلَى الحُسَينِ عليه السلام يَنظُرُ ما يَأمُرُهُ.فَقالَ: يا قَيسُ، إنَّهُ إمامي.يَعني الحَسَنَ عليه السلام[1]

۲۰۲) رجال کشی میں فضیل (جو محمد بن راشد کا غلام ہے نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے: معاویہ نے امام حسن علیہ السلام کو لکھا: آپ اور حسین علیہ السلام اور علی علیہ السلام کے ساتھ میرے پاس آؤ۔ قیس بن سعد بن عبادہ انصاری بھی ان کے ساتھ گیا اور شام پہنچے تو معاویہ نے انہیں اندر آنے کی اجازت دی اور (ان کے مقابلے کے لئے) خطیب بھی تیار کر کے رکھے۔

معاویہ نے کہا: اے حسن علیہ السلام! اٹھو اور بیعت کرو۔ بس امام حسن علیہ السلام نے اٹھ کر بیعت کی۔

پھر حسین علیہ السلام سے کہا: اٹھو اور بیعت کرو وہ بھی اٹھ کر بیعت کرنے لگے۔

پھر قیس سے کہا: اے قیس اٹھو اور بیعت کرو قیس امام حسین علیہ السلام کی طرف دیکھنے لگا اور ان کے فرمان کا انتظار کرنے لگے۔

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: اے قیس: وہ (حسن علیہ السلام) میرا امام ہے۔

5/8

أبو الأَئِمَّةِ التِّسعَةِ

[1] رجال الكشّي: ج1 ص325 ح176. بحار الأنوار: ج44 ص61 ح9.

نو اماموں کا باپ

203. كفاية الأثر عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة: كُنتُ عِندَ الحُسَينِ بنِ عَلِيٍّ عليه السلام إذ دَخَلَ عَلِيُّ بنُ الحُسَينِ الأَصغَرُ، فَدَعاهُ الحُسَينُ عليه السلام وضَمَّهُ إلَيهِ ضَمّاً وقَبَّلَ ما بَينَ عَينَيهِ، ثُمَّ قالَ: بِأَبي أنتَ ما أطيَبَ ريحَكَ وأحسَنَ خَلقَكَ! فَتَداخَلَني مِن ذلِكَ، فَقُلتُ: بِأَبي واُمّي يَابنَ رَسولِ اللهِ، إن كانَ ما نَعوذُ بِاللهِ أن نَراهُ فيكَ، فَإِلى مَن؟ قالَ: إلى عَلِيٍّ ابني هذا، هُوَ الإِمامُ وأبُو الأَئِمَّةِ[1]

۲۰۳) کفایۃ الاثر میں عبداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے نقل ہے کہ میں نے امام حسین علیہ السلام کے پاس تھا کہ ان کا بیٹا علی اصغر (امام زین العابدین علیہ السلام) داخل ہوا۔ امام حسین علیہ السلام نے ان کو آواز دی اور شدت سے گود میں لیا اور ان کی پیشانی کا بوسہ لیا پھر فرمایا: تیرا باپ تجھ پر قربان، کتنی تجھ سے اچھی خوشبو آرہی ہے اور کتنی تیری صورت اچھی ہے اس واقعے سے میرے دل میں ایک بات آئی تو کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان اور اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند! خدا سے پناہ، اگر آپ کے لئے کوئی حادثہ پیش آئے تو ہم کس کی طرف جائیں؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: میرے اس فرزند کی طرف جو امام ہے اور اماموں کا امام باپ ہیں۔

204. كمال الدين بإسناده عن الحسين بن عليّ عن أبيه عليّ قالَ رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: يا عَلِيُّ، أنتَ وَالأَئِمَّةُ مِن وُلدِكَ بَعدي حُجَجُ اللهِ عز و جل عَلى خَلقِهِ، وأعلامُهُ في بَرِيَّتِهِ، مَن أنكَرَ واحِداً مِنكُم فَقَد أنكَرَني، ومَن عَصى واحِداً مِنكُم فَقَد عَصاني، ومَن جَفا واحِداً مِنكُم فَقَد جَفاني، ومَن وَصَلَكُم فَقَد وَصَلَني، ومَن أطاعَكُم فَقَد أطاعَني، ومَن والاكُم فَقَد والاني، ومَن عاداكُم فَقَد عاداني، لِأَنَّكُم مِنّي، خُلِقتُم مِن طينَتي وأنا مِنكُم[2]

۲۰۴) کمال الدین میں امام حسین علیہ السلام نے امام علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی علیہ السلام! تو اور تیری نسل سے امام میری طرف سے خدا کی مخلوق پر خدا کی حجت ہیں اور لوگوں کے درمیان ہدایت کی نشانیاں ہیں۔ جو بھی ان میں سے کسی ایک کا انکار کرے اس نے میرا انکار کیا اور جو بھی تم میں سے کسی ایک کی نافرمانی کرے اس نے میری نافرمانی کی اور تم سے اگر کوئی جفا کرے اس نے مجھ سے جفا کی ہے اور جو بھی آدمی تم سے رابطہ

---

[1] كفاية الأثر: ص234.

[2] كمال الدين: ص413 ح13 عن محمّد بن الفضيل عن الإمام الرضا عن آبائه عليهم السلام، بحار الأنوار: ج23 ص97 ح4.

ک جوڑے اس نے مجھ سے رابطہ جوڑا اور جس نے تمہاری اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جو تم سے محبت کرے اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے تم سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی: کیونکہ تم میری مٹی سے ہی خلق ہوئے ہو اور میں تم سے (خلق ہوا ہوں)۔

205. كفاية الأثر عن أبي خالد الكابلي عن عليّ بن الحسين دَخَلتُ عَلى رَسولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وهُوَ مُتَفَكِّرٌ مَغمومٌ، فَقُلتُ: يا رَسولَ اللهِ، مالي أراكَ مُتَفَكِّرا؟ قالَ: يا بُنَيَّ، إنَّ الرّوحَ الأَمينَ قَد أتاني، فَقالَ: يا رَسولَ اللهِ، العَلِيُّ الأَعلى يُقرِئُكَ السَّلامَ ويَقولُ لَكَ: إنَّكَ قَد قَضَيتَ نُبُوَّتَكَ وَاستَكمَلتَ أيّامَكَ، فَاجعَلِ الِاسمَ الأَكبَرَ وميراثَ العِلمِ وآثارَ عِلمِ النُّبُوَّةِ عِندَ عَلِيِّ بنِ أبي طالِبٍ عليه السلام، فَإِنّي لا أترُكُ الأَرضَ إلّا وفيها عالِمٌ يُعرَفُ بِهِ طاعَتي ويُعرَفُ بِهِ وِلايَتي، فَإِنّي لَم أقطَع عِلمَ[1] النُّبُوَّةِ مِنَ الغَيبِ مِن ذُرِّيَّتِكَ كَما لَم أقطَعها مِن ذُرِّيّاتِ الأَنبِياءِ الَّذينَ كانوا بَينَكَ وبَينَ أبيكَ آدَمَ. قُلتُ: يا رَسولَ اللهِ، فَمَن يَملِكُ هذَا الأَمرَ بَعدَكَ؟ قالَ: أبوكَ عَلِيُّ بنُ أبي طالِبٍ، أخي وخَليفَتي، ويَملِكُ بَعدَ عَلِيٍّ الحَسَنُ، ثُمَّ تَملِكُ أنتَ وتِسعَةٌ مِن صُلبِكَ، يَملِكُهُ اثنا عَشَرَ إماما، ثُمَّ يَقومُ قائِمُنا يَملَأُ الدُّنيا قِسطا وعَدلاً كَما مُلِئَت جَورا وظُلما، ويَشفي صُدورَ قَومٍ مُؤمِنينَ هُم شيعَتُهُ[2]

۲۰۵) کفایۃ الاثر میں ابو خالد کابلی نے امام زین العابدین علیہ السلام سے نقل کیا ہے: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس میں گیا اور چونکہ فکر میں اور غمگین تھے۔ میں نے پوچھا: اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا ہوا کہ آپ تفکر میں ہیں؟ آپ نے فرمایا: اے میرے پیارے فرزند! روح الامین میرے پاس آ کر کہنے لگا: اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! (خدا) آپ کو سلام دے رہا ہے اور کہہ رہا ہے۔ تو نے اپنی نبوت کو پورا کر دیا ہے اور زندگی کے ایام مکمل کر دیئے ہیں۔ بس (خدا کے) اسم اکبر اور علمی میراث اور علم نبوت کے آثار کو علی بن ابی طالب علیہ السلام کے پاس چھوڑ کر جاؤ، کیونکہ میں زمین کو بغیر ایسے عالم کے نہیں چھوٹا۔ جس کے زریعے میری اطاعت اور ولایت پہچانی جائے۔ میں غیب کا علم تیری نسل سے ختم نہیں کروں گا۔ جس طرح دوسرے انبیاء اور آدم علیہ السلام کی نسل سے ختم نہیں کیا۔ میں نے کہا: اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کے بعد کون اس کام کو سنبھالنے والا ہو گا؟ آپ نے فرمایا تیرا بابا علی بن ابی طالب علیہ السلام، میرا بھائی اور جانشین ہے اس کے بعد

---

[1] في المصدر: «على النبوّة»، والتصويب من بحار الأنوار.
[2] كفاية الأثر: ص178، بحار الأنوار: ج36 ص345 ح212.

حسن علیہ السلام حاکم ہے اور اس کے بعد تو اور تیرے نو فرزند۔ بارہ امام ہیں کہ جن کے ہاتھ میں ولایت ہے پھر ہمارا قائم (مہدی علیہ السلام) قیام کرے گا اور دنیا کو اس طرح عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح ظلم سے بھر چکی ہو گی اور ایک گروہ کو جو کہ مومن اور اس کے پیروکار ہیں، شفا دے گا۔

206. كفاية الأثر بإسناده عن الحسين بن علي عليه السلام كانَ رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقولُ فيما بَشَّرَني بِهِ: يا حُسَينُ، أنتَ السَّيِّدُ ابنُ السَّيِّدِ أبو السّادَةِ، تِسعَةٌ مِن وُلدِكَ أئِمَّةٌ اُمَناءُ، التّاسِعُ قائِمُهُم، أنتَ الإِمامُ ابنُ الإِمامِ أبو الأَئِمَّةِ، تِسعَةٌ مِن صُلبِكَ أئِمَّةٌ أبرارٌ، وَالتّاسِعُ مَهدِيُّهُم يَملَأُ الأَرضَ قِسطا وعَدلاً، يَقومُ في آخِرِ الزَّمانِ كَما قُمتُ في أوَّلِهِ[1]

۲۰۶) کفایۃ الاثر میں امام حسین علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان خوشخبریوں میں جو مجھے دیں، فرمایا: اے حسین علیہ السلام تو سردار، سردار کے بیٹے اور سرداروں کے باپ ہو، آپ کے فرزندوں میں سے نو امام امین ہیں۔ ان میں سے نوا امام قائم (مہدی علیہ السلام) ہے تو امام، امام کا بیٹا اور اماموں کا باپ ہے تیری نسل سے نو آدمی امام اور نیک ہیں اور ان میں سے نوا مہدی علیہ السلام ہے جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا اور آخری زمانے میں قیام کرے گا جس طرح میں نے شروع زمانے میں قیام کیا ہے۔

207. كفاية الأثر بإسناده عن الحسين عليه السلام: قالَت لي اُمّي فاطِمَةُ عليها السلام: لَمّا وَلَدتُكَ دَخَلَ إلَيَّ رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وآله، فناوَلتُكَ إيّاهُ في خِرقَةٍ صَفراءَ، فَرَمى بِها وأخَذَ خِرقَةً بَيضاءَ لَفَّكَ فيها، وأذَّنَ في اُذُنِكَ الأَيمَنِ وأقامَ في اُذُنِكَ الأَيسَرِ. ثُمَّ قالَ: يا فاطِمَةُ، خُذيهِ فَإِنَّهُ أبو الأَئِمَّةِ، تِسعَةٌ مِن وُلدِهِ أئِمَّةٌ أبرارٌ وَالتّاسِعُ مَهدِيُّهُم[2]

۲۰۷) کفایۃ الاثر میں امام حسین علیہ السلام سے ہے کہ میری ماں فاطمہ سلام اللہ علیہا نے مجھ سے فرمایا: جب تیری ولادت ہوئی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس آئے اور تجھے زرد کپڑے میں لپیٹ کر ان کو دیا، وہ کپڑا ہٹایا اور سفید کپڑا لے کر اس میں لپیٹا اور دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی۔ پھر فرمایا: اے فاطمہؑ! اس کو لے لو کیونکہ

---

[1] كفاية الأثر: ص176 عن عبد الله بن إبراهيم عن أبيه عن جدّه عن الإمام زين العابدين عليه السلام، بحار الأنوار: ج36 ص344 ح210.

[2] كفاية الأثر: ص197 عن يونس بن ظبيان عن الإمام الصادق عن آبائه عليهم السلام، بحار الأنوار: ج36 ص352 ح222.

اماموں کا باپ ہے اس کے فرزندوں میں سے نو نیک امام ہیں۔ ان میں سے نوا امام مہدی علیہ السلام ہے۔

208. كفاية الأثر عن زيد بن علىّ عن علىّ بن الحسين عن أ: قالَ رَسولُ اللهِ ﷺ: يا حُسَينُ، أنتَ الإمامُ وأخو الإمامِ وَابنُ الإمامِ، تِسعَةٌ مِن وُلدِكَ اُمَناءُ مَعصومونَ، وَالتّاسِعُ مَهدِيُّهُم، فَطوبى لِمَن أحَبَّهُم، وَالوَيلُ لِمَن أبغَضَهُم[1]

۲۰۸) کفایۃ الاثر میں زید بن علی نے امام سجاد علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے بابا سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے حسین علیہ السلام! تم امام، امام کا بھائی اور امام کا بیٹا ہو۔ تیرے نو فرزند امین اور معصوم ہیں۔ ان میں سے نوا مہدی علیہ السلام ہے۔ مبارک ہو ان کو جو ان سے محبت کریں اور لعنت ہو ان پر جو ان سے منہ موڑیں۔

5/9

قائِمُ هذِهِ الاُمَّةِ

اس امت کا قائم

209. كمال الدين عن عبد الله بن شريك عن رجل من همدان: سَمِعتُ الحُسَينَ بنَ عَلِيِّ بنِ أبي طالِبٍ عليهم السلام يَقولُ: قائِمُ هذِهِ الاُمَّةِ هُوَ التّاسِعُ مِن وُلدى، وهُوَ صاحِبُ الغَيبَةِ، وهُوَ الَّذى يُقَسَّمُ ميراثُهُ وهُوَ حَيٌّ[2]

۲۰۹) کمال الدین میں عبداللہ بن شریک نے قبیلے کے ایک شخص سے نقل کیا ہے: میں نے سنا کہ امام حسین علیہ السلام فرماتے ہیں: اس امت کا قائم میری نسل میں سے نوا فرد ہے وہ غائب ہو جائے گا درحالانکہ زندہ ہے اس کی میراث تقسیم کی جائے گی۔

210. كمال الدين بإسناده عن الحسين بن علي عليه السلام فِي التّاسِعِ مِن وُلدى سُنَّةٌ مِن يوسُفَ، وسُنَّةٌ مِن موسَى بنِ عِمرانَ عليهما السلام، وهُوَ قائِمُنا أهلَ البَيتِ، يُصلِحُ اللهُ تَبارَكَ وتَعالى أمرَهُ

---

[1] كفاية الأثر: ص299، بحار الأنوار: ج36 ص361 ح231.
[2] كمال الدين: ص 317 ح 2، الصراط المستقيم: ج 2 ص 129، إعلام الورى: ج 2 ص 230 عن جعيد الهمداني، بحار الأنوار: ج51 ص133 ح3.

فِی لَیلَةٍ واحِدَةٍ[1]

۲۱۰) کمال الدین میں امام حسین علیہ السلام سے ہے میری نسل کے نویں فرزند میں یوسف علیہ السلام کی سنت اور موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی سنت ہے اور وہ اہم اہل بیت کا قائم (مہدی علیہ السلام) ہے۔ خدا نے اس کے کام کو ایک ہی رات میں مکمل کر دے گا۔

211. کمال الدین عن عبد اللہ بن عمر: سَمِعتُ الحُسَینَ بنَ عَلِیٍّ علیہ السلام یَقولُ: لَو لَم یَبقَ مِنَ الدُّنیا اِلاّ یَومٌ واحِدٌ لَطَوَّلَ اللہُ عز و جل ذٰلِکَ الیَومَ حَتّیٰ یَخرُجَ رَجُلٌ مِن وُلدی، فَیَملَأَها عَدلاً وقِسطاً کَما مُلِئَت جَوراً وظُلماً، کَذٰلِکَ سَمِعتُ رَسولَ اللہِ صلی اللہ علیہ وآلہ یَقولُ[2]

۲۱۱) کمال الدین میں عبداللہ بن عمر سے نقل ہے کہ میں نے سنا کہ حسین علیہ السلام نے فرمایا: اگر دنیا کا فقط ایک دن ہی رہ جائے تو خدا اس دن کو اتنا طولانی کرے گا تاکہ میری نسل سے ایک شخص ظہور کرے گا جو دنیا کو عدل وانصاف سے ایسے بھر دے گا۔ جیسے دنیا ظلم سے بھر گئی ہوگی۔ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسے فرماتے ہوئے سنا۔

212. إثبات الهداة عن ثابت بن دینار عن أبی جعفر علیہ السلام إنَّ الحُسَینَ علیہ السلام قالَ: یُظهِرُ اللہُ قائِمَنا فَیَنتَقِمُ مِنَ الظّالِمینَ. فَقیلَ لَهُ: یَابنَ رَسولِ اللہِ، مَن قائِمُکُم؟ قالَ: السّابِعُ مِن وُلدِ ابنی مُحَمَّدِ بنِ عَلِیٍّ، وهُوَ الحُجَّةُ ابنُ الحَسَنِ بنِ عَلِیِّ بنِ مُحَمَّدِ بنِ عَلِیِّ بنِ موسَی بنِ جَعفَرِ بنِ مُحَمَّدِ بنِ عَلِیٍّ ابنی، وهُوَ الَّذی یَغیبُ مُدَّةً طَویلَةً ثُمَّ یَظهَرُ ویَملَأُ الأَرضَ قِسطاً وعَدلاً کَما مُلِئَت جَوراً وظُلماً[3]

۲۱۲) اثبات الہداۃ میں ثابت بن دینار نے امام باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: خدا ہمارے قائم (مہدی علیہ السلام) کو ظاہر کرے گا تاکہ ظالموں سے انتقام لے۔ امام علیہ السلام سے کہا گیا: اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند۔ آپ کا قائم کون ہے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: میرے بیٹے کی نسل سے ساتواں فرزند محمد بن علی، جو حجت ہے حسن کا بیٹا، علی کا بیٹا، محمد کا بیٹا، علی کا بیٹا، موسیٰ (کاظم) کا بیٹا، جعفر (صادق) کا بیٹا، محمد (باقر) کا بیٹا، علی (زین العابدین) کا بیٹا، میرا بیٹا وہ ایک طولانی زمانہ غائب ہوجائے گا پھر ظاہر ہوگا اور زمین کو عدل وانصاف سے ایسے بھر دے گا جس طرح

[1] کمال الدین: ص 317 ح 1، إعلام الوری: ج 2 ص 230 کلاهما عن عبد الرحمن بن الحجّاج عن الإمام الصادق عن آبائه علیهم السلام، الصراط المستقیم: ج 2 ص 129، کشف الغمّة: ج 3 ص 312، العُدد القویّة: ص 71 ح 112 ولیس فیه ذیله من «یصلح»، بحار الأنوار: ج 51 ص 133 ح 2.
[2] کمال الدین: ص 318 ح 4، إعلام الوری: ج 2 ص 231، بحار الأنوار: ج 51 ص 133 ح 5.
[3] إثبات الهداة: ج 3 ص 569 ح 681.

ظلم سے بھر گئی ہوگی۔

213. كمال الدين بإسناده عن الحسين بن عليّ عليه السلام دَخلتُ أنا وأخي على جدّي رَسولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَأَجلَسَني عَلى فَخِذِهِ، وأجلَسَ أخي الحَسَنَ عَلى فَخِذِهِ الاُخرى، ثُمَّ قَبَّلَنا وقالَ: بِأَبي أنتُما مِن إمامَينِ صالِحَينِ، اختارَكُمَا اللهُ مِنّي ومِن أبيكُما واُمِّكُما، وَاختارَ مِن صُلبِكَ يا حُسَينُ تِسعَةَ أئِمَّةٍ، تاسِعُهُم قائِمُهُم، وكُلُّهُم فِي الفَضلِ وَالمَنزِلَةِ عِندَ اللهِ تَعالى سَواءٌ[1]

۲۱۳) کمال الدین میں امام حسین علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ میں اور میرا بھائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں گئے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ایک ران پر اور حسن علیہ السلام کو دوسری ران پر بٹھایا۔ پھر مجھے بوسہ دیکر فرمایا: میرا باپ تم دونوں نیک اماموں پر قربان، خدا نے تم دونوں کو مجھ سے اور تمہارے ماں باپ سے انتخاب کیا ہے اور اے حسین علیہ السلام تیری نسل سے خدا نے نو اماموں کو انتخاب کیا ہے کہ جن میں سے نوا امام قائم علیہ السلام ہے اور سب کے سب خدا کے نزدیک فضیلت اور منزلت میں برابر ہیں۔

214. كفاية الأثر عن يحيى بن جعدة بن هبيرة عن الحسين بن. في جَوابِ رَجُلٍ سَأَلَهُ عَنِ الأَئِمَّةِ: عَدَدُ نُقَباءِ بَني إسرائيلَ، تِسعَةٌ مِن وُلدي آخِرُهُمُ القائِمُ، ولَقَد سَمِعتُ رَسولَ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقولُ: أبشِروا ثُمَّ أبشِروا. ثَلاثَ مَرّاتٍ. إنَّما مَثَلُ أهلِ بَيتي كَمَثَلِ حَديقَةٍ اُطعِمَ مِنها فَوجٌ عاماً، ثُمَّ اُطعِمَ مِنها فَوجٌ عاماً، في آخِرِها فَوجٌ يَكونُ أعرَضَها بَحراً، وأعمَقَها طولاً وفَرعاً، وأحسَنَها جَنًى[2]

۲۱۴) کفایۃ الاثر میں یحییٰ بن جعدہ بن ھبیرہ نے امام حسین علیہ السلام سے نقل کیا ہے: بنی اسرائیل کے نقیب (ستارے) نو نفر ہیں جو کہ میری نسل سے ہیں جن میں سے آخری قائم (مہدی علیہ السلام) ہے۔ میں نے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خوشخبری دو۔ خوشخبری دو! یہاں تک کہ تین بار (بڑھا کر کہا کہ)۔ میرے اہل بیت ایک باغ کی مانند ہیں جس سے ایک سال ایک گروہ بعد والے سال میں دوسرا گروہ دیا جائے گا اور اس باغ کے آخر میں (بھی) ایک گروہ ہے وہاں ایک وسیع نہر ہے اور باغ طول وعرض میں بہت وسیع ہے اور اس کے پھل ہر سال ہوتے ہیں۔

---

[1] كمال الدين: ص 269 ح 12، دلائل الإمامة: ص 447 ح 423، إعلام الورى: ج 2 ص 191، كشف الغمّة: ج 3 ص 301 كلّها عن أبي حمزة الثمالي عن الإمام الباقر عن أبيه عليهما السلام.

[2] كفاية الأثر: ص 231، بحار الأنوار: ج 36 ص 384 ح 4.

215. كمال الدين عن ثابت بن دينار عن سيّد العابدين عليّ: قالَ رَسولُ اللهِ ﷺ: الأَئِمَّةُ بَعدِي اثنا عَشَرَ، أوَّلُهم أنتَ يا عَليُّ، وآخِرُهُمُ القائِمُ الّذي يَفتَحُ اللهُ عز و جل عَلى يَدَيهِ مَشارِقَ الأَرضِ ومَغارِبَها [1]

۲۱۵) کمال الدین میں ثابت بن دینار نے امام زین العابدین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد، بارہ امام ہیں جن میں سے پہلا۔ اے علی علیہ السلام! تو ہے اور ان میں سے آخری قائم ہے جس کے ذریعے زمین کے مشرق ومغرب کو فتح کرے گا۔

5/10

صِفَةُ المَهدِيِّ

مہدی علیہ السلام کی صفات

216. الغيبة عن سليمان بن بلال عن جعفر بن محمّد عن أبيه: جاءَ رَجُلٌ إلى أميرِ المُؤمِنينَ عليه السلام، فَقالَ لَهُ: يا أميرَ المُؤمِنينَ نَبِّئنا بِمَهدِيِّكُم هذا. فَقالَ: إذا دَرَجَ [2] الدّارِجونَ، وقَلَّ المُؤمِنونَ، وذَهَبَ المُجلِبونَ، فَهُناكَ هُناكَ. فَقالَ: يا أميرَ المُؤمِنينَ، مِمَّنِ الرَّجُلُ؟ فَقالَ: مِن بَني هاشِمٍ، مِن ذِروَةِ [3] طَودِ [4] العَرَبِ، وبَحرِ مَغيضِها [5] إذا وَرَدَت، ومَخفَرِ [6] أهلِها إذا أُتِيَت، ومَعدِنِ صَفوَتِها إذَا اكتَدَرَت، لا يَجبُنُ إذَا المَنايا هَكَعَت [7]، ولا يَخورُ إذَا المَنونُ اكتَنَعَت [8]، ولا يَنكُلُ [9]

---

[1] كمال الدين: ص 282 ح 35، عيون أخبار الرضا عليه السلام: ج 1 ص 65 ح 34، الأمالي للصدوق: ص 172 ح 175، بحار الأنوار: ج 36 ص 226 ح 1.

[2] دَرَجَ: أي مات (النهاية: ج 2 ص 111 «درج»).

[3] ذِروَةُ كلِّ شيء: أعلاه (النهاية: ج 2 ص 159 «ذرا»).

[4] الطَّود: الجبل أو عظيمُهُ، المتطاول في السماء (تاج العروس: ج 5 ص 81 «طود»).

[5] المغيض، الموضع الذي يدخل فيه الماء فيغيب.

[6] خَفَرت الرجلَ: أجرته وحفظته. وخفرته: إذا كنت له خفيرا؛ أي حاميا و كفيلاً (النهاية: ج 2 ص 52 «خفر»).

[7] هَكَعَ الرجلُ بالقوم: نزل بهم (تاج العروس: ج 11 ص 545 «هكع»).

[8] اكتَنَعَ: دنا (النهاية: ج 4 ص 204 «كنع»).

[9] نَكَلَ عن العدوّ: جبن (الصحاح: ج 5 ص 1835 «نكل»).

إِذَا الكُماةُ[1] اصطَرَعَت، مُشَمِّرٌ مُغلَولِبٌ، ظَفِرٌ[2]، ضِرغامَةٌ، حَصِدٌ، مُخَدِّشٌ، ذَكَرٌ، سَيفٌ مِن سُيوفِ اللهِ، رَأسٌ، قُثَمٌ[3]، نُشوءُ رَأسِهِ في باذِخِ السُّؤدَدِ[4]، وعارِزُ[5] مَجدِهِ في أكرَمِ المَحتِدِ[6]، فَلا يَصرِفَنَّكَ عَن بَيعَتِهِ صارِفٌ عارِضٌ يَنوصُ إلَى الفِتنَةِ كُلَّ مَناصٍ، إن قالَ فَشَرُّ قائِلٍ، وإن سَكَتَ فَذو دَعايِرَ[7] ثُمَّ رَجَعَ إلى صِفَةِ المَهدِيِّ عليه السلام فَقالَ: أوسَعُكُم كَهفا، وأكثَرُكُم عِلما، وأوصَلُكُم رَحِما، اللّٰهُمَّ فَاجعَل بَعثَهُ خُروجا مِنَ الغُمَّةِ، وَاجمَع بِهِ شَملَ الاُمَّةِ، فَإِن خارَ اللهُ لَكَ فَاعزِم ولا تَنثَنِ عَنهُ إن وُفِّقتَ لَهُ، ولا تَجوزَنَّ عَنهُ إن هُديتَ إلَيهِ، هاه. وأومَأَ بِيَدِهِ إلى صَدرِهِ. شَوقا إلى رُؤيَتِهِ[8]

۲۱۶) غیبت نعمانی میں سلیمان بن بلال نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے علی علیہ السلام کے پاس آ کر کہا: اے امیر المومنین علیہ السلام! ہمیں تم اپنے مہدی علیہ السلام (کے ظہور) کے بارے میں بتائیں۔

علی علیہ السلام نے فرمایا: جب (دنیا سے) جانے والے چلے جائیں اور مومن کم رہ جائیں اور فتنہ برپا کرنے والے نابود ہو جائیں وہی وقت ہے وہی وقت۔ اس نے کہا: اے امیر المومنین علیہ السلام! یہ شخص کون سے قبیلے سے ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: عرب کے بلند ترین قبیلے بنی ہاشم سے اور سمندر کے اس پانی سے جس میں ہر طرف پانی آتا ہے اور ایسی پناہ گاہ سے جہاں پر پناہ مانگنے والا پناہ مانگتا ہے۔ اور خالص معدن نا خالص میں سے، وہ کبھی بھی موت سے نہیں ڈرے گا اور موت کے نزدیک ہونے سے سست نہیں ہوگا۔ شجاع لوگوں کے ساتھ مقابلہ کرنے سے پیچھے نہیں ہٹے گا۔ حوصلے اور طاقت و کامیابی کے ساتھ نر شیر کی طرح (دشمنوں کو) دور کرنے والا اور زخمی کرنے والا ہے۔ خدا کی تلواروں میں سے تلوار ہے سالار، کامل اور خدا کا تربیت یافتہ ہے اور خاندان کرم میں (ظلم) کو ختم کرنے والا ہے۔ بس تجھے اس کی بیعت (کوئی) دور نہ کرے ایسا آدمی جس کو فرصت ملنے کی وجہ سے فتنے کی طرف چلا جائے اور اگر بات کرے بہترین بات کرنے والا ہے اور اگر خاموش بیٹھے تو فساد (اندر میں) رکھتا ہے۔

---

[1] الكميّ: الشجاع، والجمع: الكُماة (الصحاح: ج6 ص2477 «كمى»).
[2] الظّفر: الفوز، وقد ظفر بعدوّه فهو ظفر (الصحاح: ج2 ص730 «ظفر»).
[3] قثم: الجامع الكامل، وقيل: الجموع للخير (النهاية: ج4 ص16 «قثم»).
[4] السؤدَدُ: الشرف (لسان العرب: ج3 ص228 «سود»).
[5] العَرزُ: اشتداد الشيء وغلظه (لسان العرب: ج5 ص373 «عرز»).
[6] المَحتِدُ: الأصلُ والطَّبعُ (لسان العرب: ج3 ص139 «حقد»).
[7] .الدَّعارَةُ: الفساد والشرّ (النهاية: ج2 ص119 «دعر»).
[8] .الغيبة للنعماني: ص212 ح1، بحار الأنوار: ج51 ص115 ح14 وفيه «نشق» بدل «نشوء».

پھر امام علیہ السلام، امام مہدی علیہ السلام کی صفات بیان کرنے کی طرف لوٹے اور فرمایا: اس کی پناہ کی جگہ تم سب سے وسیع ہے۔اس کا علم تم سب سے زیادہ ہے اور رشتہ داری کی حوالے سے تمہارے نزدیک ہے۔اے اللہ! اس کے ظہور کو قرار دے غم سے نجات اور اس کے ذریعے اس امت کے تفرقہ کو اتحاد میں تبدیل کر۔بس اگر خدا تجھے (اس کو دیکھنے کے لئے) چنے اور تجھے توفیق دے اس کو دیکھنے کی تو تم کرلو اور اس سے منہ نہ موڑنا اور جب اس تک پہنچو تو منہ نہ موڑنا۔آہ کہ یہ دل (اپنے ہاتھ سے دینے کی طرف اشارہ کیا) کتنا اس (کے دیدار کا) مشتاق ہے۔

5/11

المَهدِيُّ مِن وُلدِ فاطِمَةَ

مہدیؑ، فاطمہ کی نسل سے ہے

217.دلائل الإمامة عن الزهری عن علیّ بن الحسين عن أبيه أنَّ النَّبِيَّ ﷺ قالَ لِفاطِمَةَ صَلَواتُ اللهِ عَلَيها: المَهدِيُّ مِن وُلدِكِ [1]

۲۱۷) دلائل الامامۃ میں زہری نے امام سجاد علیہ السلام سے اور انہوں نے امام حسین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ علیہا السلام سے فرمایا: مہدی علیہ السلام تیری نسل سے ہے۔

[1] دلائل الإمامة: ص444 ح417، كشف الغمّة: ج3 ص258، بحار الأنوار: ج51 ص78 ح37؛ ذخائر العقبى: ص236.

5/12

فَضلُ الصّابِرِ فی عَصرِ الغَیبَةِ

زمانہ غیبت میں صبر کی فضیلت

218. کمال الدین عن عبد الرحمن بن سلیط عن الحسین بن علی مِنّا اثنا عَشَرَ مَهدِیّا، أوَّلُهم أمیرُ المُؤمِنینَ عَلِیُّ بنُ أبی طالِبٍ علیہ السلام، وآخِرُهُمُ التّاسِعُ مِن وُلدی وهُوَ الإمامُ القائِمُ بِالحَقِّ، یُحیِی اللهُ بِهِ الأَرضَ بَعدَ مَوتِها، ویُظهِرُ بِهِ دینَ الحَقِّ عَلَى الدّینِ کُلِّهِ ولَو کَرِهَ المُشرِکونَ، لَهُ غَیبَةٌ یَرتَدُّ فیها أقوامٌ ویَثبُتُ فیها عَلَى الدّینِ آخَرونَ، فَیُؤذَونَ ویُقالُ لَهُم: «مَتَى هَذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ»[1] أما إنَّ الصّابِرَ فی غَیبَتِهِ عَلَى الأَذى وَالتَّکذیبِ بِمَنزِلَةِ المُجاهِدِ بِالسَّیفِ بَینَ یَدَی رَسولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم[2]

۲۱۸) کمال الدین میں عبدالرحمن بن سلیط نے امام حسین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ بارہ ہدایت یافتہ ہم میں سے ہیں۔ ان میں سے پہلا علی بن ابی طالب علیہ السلام اور آخری میری نسل سے نوا فرزند ہے جو حق کو برپا کرے گا۔ خدا اس کے ذریعے زمین کے مرنے کے بعد اس کو زندہ کرے گا اور حقیقی دین کو اس کے ذریعے سارے ادیان پر غلبہ دے گا اگرچہ مشرکین کو پسند نہ ہو۔ اس کے لئے ایسی غیبت ہے جس میں کچھ گروہ مرتد ہو جائیں گے اور کچھ گروہ دین میں ثابت قدم رہیں گے اور آزار و اذیت دیکھیں گے اور انہیں کہا جائے گا اگر تم سچے ہو تو یہ وعدہ کب پورا ہو گا؟

خبردار اس کی غیبت کے زمانے میں دوسروں کے آزار اور انکار پر صبر کرنا ایسے ہے جیسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے تلوار سے جنگ کرنا۔

---

[1] یس: 48 وسبأ: 29.

[2] کمال الدین: ص 317 ح 3، عیون أخبار الرضا علیہ السلام: ج 1 ص 68 ح 36، إعلام الورى: ج 2 ص 194، العُدد القویّة: ص 71 ح 114 وفیه صدره إلى «بالحقّ»، کفایة الأثر: ص 232 عن عبد الرحمن بن سابط، بحار الأنوار: ج 51 ص 133 ح 4.

5/13

مِن عَلائِمِ ظُهورِ المَهدِيِّ

ظہور (امام) مہدی علیہ السلام کی نشانیاں

219. الغيبة عن عميرة بنت نفيل: سَمِعتُ الحُسَينَ بنَ عَلِيٍّ عليه السلام يَقولُ: لا يَكونُ الأَمرُ الَّذي تَنتَظِرونَهُ حَتّى يَبرَأَ بَعضُكُم مِن بَعضٍ، ويَتفِلَ بَعضُكُم في وُجوهِ بَعضٍ، ويَشهَدَ بَعضُكُم عَلى بَعضٍ بِالكُفرِ، ويَلعَنَ بَعضُكُم بَعضاً. فَقُلتُ لَهُ: ما في ذلِكَ الزَّمانِ مِن خَيرٍ. فَقالَ الحُسَينُ عليه السلام: الخَيرُ كُلُّهُ في ذلِكَ الزَّمانِ، يَقومُ قائِمُنا ويَدفَعُ ذلِكَ كُلَّهُ[1]

۲۱۹) غیبت نعمانی میں طفیل کی بیٹی عمیرہ سے نقل ہے کہ میں نے سنا کہ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: جس چیز کا تم انتظار کر رہے ہو وہ واقع نہیں ہوگی جب تک تم میں سے بعض بعض سے بیزاری نہ کریں اور ایک دوسرے پر لعاب دہن نہ پھینکیں اور ایک دوسرے کو کافر نہ سمجھیں اور ایک دوسرے کو لعنت نہ کریں میں نے ان سے کہا: بس ایسے زمانے میں نیکی نہیں ہے امام علیہ السلام نے فرمایا: ساری نیکیاں اسی زمانے میں ہیں۔ ہمارا قائم (مہدی علیہ السلام) قیام کرے گا اور وہ ان ساری خرابیوں کو ختم کر دے گا۔

5/14

أنصارُ المَهدِيِّ

(امام) مہدی علیہ السلام کے مددگار

220. كمال الدين بإسناده عن الحسين بن علي عن أبيه أمير التّاسِعُ مِن وُلدِكَ يا حُسَينُ هُوَ القائِمُ بِالحَقِّ، المُظهِرُ لِلدّينِ، وَالباسِطُ لِلعَدلِ. قالَ الحُسَينُ عليه السلام: فَقُلتُ لَهُ: يا أميرَ المُؤمِنينَ وإنَّ ذلِكَ لَكائِنٌ؟ فَقالَ عليه السلام: إي وَالَّذي بَعَثَ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله بِالنُّبُوَّةِ، وَاصطَفاهُ عَلى جَميعِ البَرِيَّةِ، ولكِن

---

[1] الغيبة للنعماني: ص 205 ح 9، بحار الأنوار: ج 52 ص 211 ح 58، وفي الغيبة للطوسي: ص 438 ح 429 والخرائج والجرائح: ج 3 ص 1153 ح 59 عن الإمام الحسن عليه السلام.

بَعدَ غَيبَةٍ وحَيرَةٍ، فَلا يَثبُتُ فيها عَلى دينِهِ إلاَّ المُخلِصونَ المُباشِرونَ لِروحِ اليَقينِ، الَّذينَ أخَذَ اللهُ عز و جل ميثاقَهُم بِوِلايَتِنا، و كَتَبَ في قُلوبِهِمُ الإيمانَ وأيَّدَهُم بِروحٍ مِنهُ[1]

۲۲۰) کمال الدین میں امام حسین علیہ السلام سے نقل ہے کہ میرے بابا علی علیہ السلام نے فرمایا: اے حسین علیہ السلام! تیری نسل سے نواں وہ فرزند ہے جو حق کا قیام کرے گا۔ دین کو غلبہ اور عدالت کو وسعت دے گا۔

میں نے ان سے کہا: اے امیر المومنین علیہ السلام! کیا یہ ہوسکتا ہے؟

فرمایا: ہاں قسم اس ذات کی جس نے محمدؐ کو نبوت دی اور اس کو سارے لوگوں پر (فضیلت دیکر) چنا، لیکن غیبت اور پریشانی کے بعد سوائے ان کے جو یقین کے ساتھ مخلص ہیں کوئی بھی اس پر ثابت قدم نہیں رہے گا، ایسے لوگوں سے خدا نے ہماری ولایت کا وعدہ لیا اور ان کے دلوں میں ایمان کو مضبوط کیا اور اپنی روح کی ذریعے ان کی تائید کی ہے۔

5/15

مُدَّةُ مُلكِهِ

(امام) مہدی علیہ السلام کی حکومت کا زمانہ

221.عقد الدرر عن الحسين بن علي عليه السلام: يَملِكُ المَهدِيُّ عليه السلام تِسعَ عَشرَةَ سَنَةً وأشهُرا[2]

۲۲۱) عقد الدرر میں امام حسین علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ: انیس سال اور کچھ ماہ امام مہدی علیہ السلام حکومت کریں گے۔

5/16

سِرُّ اختِلافِ عَمَلِ الإمامَينِ

دو اماموں کی رفتار میں فرق کا راز

[1] كمال الدين: ص 304 ح 16، إعلام الورى: ج 2 ص 229 كلاهما عن الحسين بن خالد عن الإمام الرضا عن آبائه عليهم السلام، كشف الغمّة: ج3 ص 311 عن الإمام الرضا عن آبائه عنه عليهم السلام، بحار الأنوار: ج 51 ص 110 ح 2.

[2] عقد الدرر: ص 239.

222. كتاب من لا يحضره الفقيه عن سالم عن أبي عبد الله أوصى رَسولُ اللهِ صلی الله علیه وآله إلى عَلِيٍّ علیه السلام وَحدَهُ، وأوصى عَلِيٌّ علیه السلام إلَى الحَسَنِ وَالحُسَينِ عليهما السلام جميعا، وكانَ الحَسَنُ علیه السلام إمامَهُ. فَدَخَلَ رَجُلٌ يَومَ عَرَفَةَ عَلَى الحَسَنِ علیه السلام وهُوَ يَتَغَدّى وَالحُسَينُ علیه السلام صائِمٌ، ثُمَّ جاءَ بَعدَما قُبِضَ الحَسَنُ علیه السلام فَدَخَلَ عَلَى الحُسَينِ علیه السلام يَومَ عَرَفَةَ وهُوَ يَتَغَدّى وعَلِيُّ بنُ الحُسَينِ علیه السلام صائِمٌ،

فَقالَ لَهُ الرَّجُلُ: إنّي دَخَلتُ عَلَى الحَسَنِ علیه السلام وهُوَ يَتَغَدّى وأنتَ صائِمٌ، ثُمَّ دَخَلتُ عَلَيكَ وأنتَ مُفطِرٌ؟!

فَقالَ: إنَّ الحَسَنَ علیه السلام كانَ إماما فَأَفطَرَ لِئَلّا يُتَّخَذَ صَومُهُ سُنَّةً ولِيَتَأَسّى [1] بِهِ النّاسُ، فَلَمّا أن قُبِضَ كُنتُ أنَا الإِمامَ، فَأَرَدتُ ألّا يُتَّخَذَ صَومي سُنَّةً فَيَتَأَسَّى النّاسُ بي [2]

۲۲۲) کتاب من لا یحضرہ الفقیہ میں سالم نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کو اکیلے میں وصیت کی اور علی علیہ السلام نے حسن و حسین علیہما السلام دونوں کو وصیت کی اور حسن علیہ السلام، حسین علیہ السلام کے رہبر تھے۔

ایک شخص، عرفہ کے دن امام حسن علیہ السلام کے پاس آیا۔ درحالانکہ امام علیہ السلام غذا کھا رہے تھے اور حسین علیہ السلام کو روزہ تھا۔

امام حسن علیہ السلام کی جب وفات ہوئی تو عرفہ کے دن حسین علیہ السلام کے پاس آیا۔ در حالانکہ امام غذا میں مصروف تھے اور علی بن الحسین علیہما السلام کو روزہ تھا۔

اس شخص نے (امام) حسین علیہ السلام سے کہا: میں حسن علیہ السلام کے پاس گیا درحالانکہ غذا میں مصروف تھے اور آپ علیہ السلام کو روزہ تھا پھر میں آپ کے پاس آیا اور روزہ نہیں تھے؟

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: حسن علیہ السلام (اس وقت) امام تھے اور روزہ سے نہیں تھے تا کہ عرفہ کے دن سنت (ایک واجب کام کے طور پر) لوگوں کے لئے اسوہ نہ بنے جب وہ گئے تو میں امام ہوں اور میں نے چاہا کہ میرا روزہ سنت اور اسوہ لوگوں کے لئے قرار نہ بنے۔

---

[1] الأُسوة والمؤاساة: القدوة (النهاية: ج1 ص50 «أسا»).

[2] كتاب من لا يحضره الفقيه: ج2 ص87 ح1810، علل الشرائع: ص386 ح1، الإقبال: ج2 ص59، بحار الأنوار: ج97 ص123 ح3.

223.مستدرك الوسائل عن مسروق: دَخلتُ يومَ عَرَفَةَ عَلَى الحُسَينِ بنِ عَلِيٍّ عليه السلام وأقداحُ السَّويقِ بَينَ يَدَيهِ وبَينَ يَدَى أصحابِهِ، وَالمَصاحِفُ فى حُجورِهِم وهُم يَنتَظِرونَ الإفطارَ، فَسَأَلتُهُ عَن مَسأَلَةٍ فَأَجابَنى، فَخَرَجتُ فَدَخَلتُ عَلَى الحَسَنِ بنِ عَلِيٍّ عليه السلام، وَالنّاسُ يَدخُلونَ إلى مَوائِدَ مَوضوعَةٍ عَلَيها طَعامٌ عَتيدٌ[1]، فَيَأكُلونَ ويَحمِلونَ، فَرَآني وقَد تَغَيَّرتُ.

فَقالَ: يا مَسروقُ لِمَ لا تَأكُلُ؟

فَقُلتُ: يا سَيِّدى أنا صائِمٌ، وأنَا أذكُرُ شَيئا.

فَقالَ: اُذكُر ما بَدا لَكَ.

فَقُلتُ: أعوذُ بِاللّهِ أن تَكونوا مُختَلِفينَ، دَخَلتُ عَلَى الحُسَينِ عليه السلام فَرَأَيتُهُ يَنتَظِرُ الإِفطارَ، ودَخَلتُ عَلَيكَ وأنتَ عَلى هذِهِ الصِّفَةِ وَالحالِ! فَضَمَّنى إلى صَدرِهِ

وقالَ: يَابنَ الأَشرَسِ، أما عَلِمتَ أنَّ اللّهَ تَعالى نَدَبَنا لِسياسَةِ الاُمَّةِ، ولَوِ اجتَمَعنا عَلى شَيءٍ ما وَسِعَكُم غَيرُهُ؟ إنّى أفطَرتُ لِمُفطِرِكُم، وصامَ أخى لِصُوّامِكُم[2]

۲۲۳) مستدرک الوسائل میں مسروق سے نقل ہے کہ میں عرفہ کے دن امام حسین علیہ السلام کے پاس آیا۔ درحالانکہ ان کے اور ان کے ساتھیوں کے سامنے غذا سے پُر ایک برتن تھا اور ان کے دامن میں قرآن بھی تھے اور افطار کا انتظار کر رہے تھے۔

میں نے ان سے ایک مسئلہ پوچھا: جواب لے کر میں باہر آیا اور امام حسن علیہ السلام کے پاس آیا درحالانکہ لوگ ان کے دسترخوانوں پر بیٹھے ہوئے تھے جو غذا کے لئے تیار کئے گئے تھے اور کچھ لے کر بھی جا رہے تھے۔

انہوں نے دیکھا کہ میری حالت تبدیل ہو رہی ہے تو فرمایا: اے مسروق! کیوں نہیں کھاتے ہو؟ میں نے کہا: اے میرے سردار! مجھے روزہ ہے اور کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جو کچھ کہنا چاہتے ہو وہ کہو۔

میں نے کہا: ہم خدا سے پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ آپ (حسن و حسین علیہ السلام) آپس میں اختلاف رکھتے ہیں۔

میں حسین علیہ السلام کے پاس آیا تو دیکھا کہ افطار کے انتظار میں ہیں اور آپ کے پاس آیا ہوں تو آپ اس حالت میں ہیں۔

---

[1] العتيد: الشيء الحاضر المهيّأ (الصحاح: ج2 ص505 «عتد»).

[2] مستدرك الوسائل: ج7 ص528 ح8820 نقلاً عن كتاب التعازى.

امام نے مجھے اپنے سینے سے زور سے لگا کر فرمایا: اے اشرس کے بیٹے ! کیا تجھے پتہ نہیں ہے کہ خدا نے ہمیں امت کی تربیت کے لئے بلایا ہے اور اگر ہم ایک کام پر جمع ہو جائیں تو تم دوسرا کام انجام نہیں دے پاؤ گے؟

میں نے روزہ نہیں رکھا تو ایسے لوگوں کے لئے جو روزے سے نہیں ہیں اور میرے بھائی نے روزہ رکھا ہے تو اس لوگوں کے لئے (اسوہ) ہے جو روزے سے ہیں۔

224. كتاب من لا يحضره الفقيه: رُوِيَ عَن يَعقوبَ بنِ شُعَيبٍ قالَ: سَأَلتُ أبا عَبدِ اللهِ عليه السلام عَن صَومِ يَومِ عَرَفَةَ، قالَ: إن شِئتَ صُمتَ وإن شِئتَ لَم تَصُم. وذَكَرَ أنَّ رَجُلاً أتَى الحَسَنَ وَالحُسَينَ عليهما السلام فَوَجَدَ أحَدَهُما صائِمًا وَالآخَرَ مُفطِرًا، فَسَأَلَهُما فَقالا: إن صُمتَ فَحَسَنٌ، وإن لَم تَصُم فَجائِزٌ[1]

۲۲۴) کتاب من لا یحضرہ الفقیہ میں یعقوب بن شعیب سے نقل ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے عرفہ کے دن والے روزے کے بارے میں پوچھا: تو امام علیہ السلام نے فرمایا: اگر چاہتے ہو تو روزہ رکھو۔ اور اگر چاہو تو روزہ نہ رکھو۔ ایک شخص نے امام حسن و امام حسین علیہ السلام کے پاس آیا اور ان میں سے ایک کو روزے کی حالت میں دیکھا دوسرے کو بغیر روزے کے۔ تو سبب ان دونوں سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: اگر روزہ رکھو تو بہتر ہے اور اگر نہ رکھو تو جائز ہے۔

[1] كتاب من لا يحضره الفقيه: ج2 ص87 ح1809؛ المصنّف لعبد الرزّاق: ج4 ص285 ح7830 عن ابن عيينة نحوه.

الفصل السّادِس: شيعة أهل البيت

چھٹی فصل: اہل بیت علیہم السلام کے شیعہ

6/1

فَضلُ شيعَةِ أهلِ البَيتِ

اہل بیت علیہم السلام کے شیعوں کی فضیلت

225.المحاسن عن زيد بن أرقم عن الحسين بن علي عليه السلام: ما مِن شيعَتِنا إلّا صِدّيقٌ شَهيدٌ. قالَ: قُلتُ: جُعِلتُ فِداكَ، أنّى يَكونُ ذلِكَ وعامَّتُهُم يَموتونَ عَلى فِراشِهِم؟ فَقالَ: أما تَتلو كِتابَ اللهِ فِي الحَديدِ: «وَ الَّذِينَ ءامَنُوا بِاللَّهِ وَ رُسُلِهِ أُولَئِكَ هُمُ الصِّدِّيقُونَ وَ الشُّهَدَآءُ عِندَ رَبِّهِمْ»[1]؟ قالَ: فَقُلتُ: فَكَأَنّي لَم أقرَأ هذِهِ الآيَةَ مِن كِتابِ اللهِ تَعالى قَطُّ! قالَ: لَو كانَ الشُّهَداءُ لَيسَ إلّا كَما تَقولُ لَكانَ الشُّهَداءُ قَليلاً[2].

۲۲۵) محاسن میں زید بن ارقم سے نقل ہے کہ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: ہمارے شیعوں میں سے کوئی بھی سوائے صدیق اور شہید نہیں ہے۔ میں نے کہا: آپ پر قربان ہوجاؤں یہ کیسے ہوسکتا ہے درحالانکہ ان میں سے کچھ بستر پر سوتے ہیں؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا آپ نے قرآن کی سورہ حدید میں نہیں پڑھا ہے۔ میں نے کہا: گویا میں نے ابھی تک یہ آیت پڑھی ہی نہیں ہے۔ تو امام علیہ السلام نے فرمایا: اگر شہید فقط وہ ہوتے ہیں جو تم کہہ رہے ہو (وہ لوگ جو جنگ میں شہید ہوں) تو شہیدوں کی تعداد کم ہوگی۔

226.تفسير فرات عن أبي الجارية والأصبغ بن نباتة: لَمّا كانَ مَروانُ عَلَى المَدينَةِ، خَطَبَ النّاسَ فَوَقَعَ في أميرِ المُؤمِنينَ عليه السلام... فَقامَ الحُسَينُ عليه السلام مُغضَبا حَتّى دَخَلَ عَلى مَروانَ، فَقالَ لَهُ: يَابنَ

---

[1] الحديد: 19.

[2] المحاسن: ج1 ص265 ح512، مشكاة الأنوار: ص168 ح435، الدعوات: ص242 ح681، شرح الأخبار: ج3 ص439 ح1298 كلّها نحوه، بحار الأنوار: ج82 ص173 ح6.

الزَّرقاءِ [1] ويابنَ آكِلَةِ القُمَّلِ، أنتَ الواقِعُ فى عَلِيٍّ... ألا اُخبِرُكَ بِما فيكَ وفى أصحابِكَ وفى عَلِيٍّ عليه السلام؟ فَإِنَّ اللهَ تَبارَكَ وتَعالى يَقولُ: «إِنَّ الَّذِينَ ءَامَنُوا وَعَمِلُوا الصَّلِحَتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا» [2] فَذلِكَ لِعَلِيٍّ وشيعَتِهِ «فَإِنَّمَا يَسَّرْنَهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِينَ» [3]، فَبَشَّرَ بِذلِكَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله لِعَلِيِّ بنِ أبي طالِبٍ عليه السلام [4]

۲۲۶) تفسیر فرات کوفی میں ابو جاریہ اور اصبغ بن نباتہ سے نقل ہے کہ جب مروان مدینے کا حاکم تھا تو اس نے لوگوں کو ایک خطبہ دیا اور علی علیہ السلام کی شان میں گستاخی کی۔ امام حسین علیہ السلام غصے میں اٹھے اور مروان کے پاس آکر کہا: اے نیلی آنکھ والی عورت کے بیٹے اور ذلیل کے بیٹے تو علی علیہ السلام کے بارے میں غلط کہہ رہا ہے؟ کیا تجھے تیرے اور تیرے ساتھیوں کے بارے میں (قرآن سے) علی علیہ السلام کے بارے میں جو کچھ ہے نہ بتاؤں؟ خدا کا ارشاد ہے بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے عنقریب رحمان لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت پیدا کردے گا۔ یہ علی علیہ السلام اور ان کے شیعوں کے لئے ہے۔ بس ہم نے اس قرآن کو تمہاری زبان میں اس لئے آسان کردیا ہے کہ تم پرہیزگاروں کو بشارت دے سکو۔ بس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی علی علیہ السلام کو خوشخبری دی۔

227. الاُصول السِّتّة عشر عن أبي سعيد المدائني عن محمّد: جاءَ رَجُلٌ إلى أبي فَحَدَّثَهُ فَقالَ: إنَّ الرَّجُلَ مِن شيعَتِنا لَيَأتي يَومَ القِيامَةِ عَلَيهِ تاجُ نُبُوَّةٍ، قُدّامَهُ سَبعونَ مَلَكًا [5] يَنساقُ سَوقًا إلى بابِ الجَنَّةِ، فَيُقالُ لَهُ: اُدخُلِ الجَنَّةَ بِغَيرِ حِسابٍ [6]

۲۲۷) الاصول الستة عشر میں ابو سعید مدائنی نے امام باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا: ایک شخص میرے بابا (زین العابدین علیہ السلام) کے پاس آیا اور میرے بابا نے اس سے کہا: قیامت کے دن ہمارے شیعوں میں سے ایک شخص آئے گا جس کے سر پر نبوت کا تاج ہوگا اور ستر فرشتے اس کے آگے آگے ہوں گے اور اسے کہا جائے گا: بغیر

---

[1] زَرُقَت عينه: إذا تقلّبت فبان بياضها، والزرقة أبغض شيء من ألوان العيون عند العرب (مجمع البحرين: ج 2 ص 771 «زرق»). وقد استعملت الزرقاء فى الروايات فى مقام الذمّ لا فى مقام بيان صفة ظاهرية فى العين.

[2] مريم: 96.

[3] مريم: 97.

[4] تفسير فرات: ص 253 ح 345، بحار الأنوار: ج 44 ص 211 ح 7.

[5] فى المصدر: «سبعين ملكا»، وهو تصحيف. وفى طبعة مؤسّسة دار الحديث: ص 249 «سبعون ألف ملك».

[6] الاُصول السِّتّة عشر: ص 80.

حساب کے جنت میں جاؤ۔

228.تاریخ دمشق عن علیّ بن محمّد بن الصایغ عن أبیه عن حَدَّثَنی أبی عَن جَدّی عَن جبریلَ علیه السلام عَن رَبِّهِ عز و جل أنَّ تَحتَ قائِمَةِ کُرسِیِّ العَرشِ فی وَرَقَةِ[1] آسٍ خَضراءَ مَکتوبٌ عَلَیها: لا إلهَ إلاّ اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسولُ اللهِ، یا شیعَةَ آلِ مُحَمَّدٍ، لا یَأتی ـ یَعنی ـ أحَدٌ مِنکُم یَومَ القِیامَةِ یَقولُ: «لا إلهَ إلاّ اللهُ» إلاّ أدخَلَهُ اللهُ الجَنَّةَ[2]

۲۲۸) تاریخ دمشق میں علی بن محمد بن صائغ نے اپنے بابا سے اور انہوں نے اپنے جد سے اور انہوں نے جبرائیل علیہ السلام سے اور جبرائیل علیہ السلام نے خدا سے نقل کیا ہے کہ: عرش کی بنیاد پر لکھا ہے اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، محمدؐ، خدا کے رسول ہیں اے خاندان رسولؐ کے شیعو! تم میں سے ''لا الہ الا اللہ'' کہے وہ قیامت کے دن نہیں آئے سوائے اس کے کہ جنت میں داخل ہوجائے۔

229.الخصال بإسناده عن الحسین عن أبیه علیّ بن أبی طالب قالَ رَسولُ اللهِ صلی الله علیه و آله: یا عَلِیُّ، بَشِّر شیعَتَكَ وأنصارَكَ بِخِصالٍ عَشرٍ: أوَّلُها: طیبُ المَولِدِ، وثانیها: حُسنُ إیمانِهِم بِاللهِ، وثالِثُها: حُبُّ اللهِ عز و جل لَهُم، ورابِعُها: الفُسحَةُ فی قُبورِهِم، وخامِسُها: النّورُ عَلَى الصِّراطِ بَینَ أعیُنِهِم، وسادِسُها: نَزعُ الفَقرِ مِن بَینِ أعیُنِهِم وغِنَى قُلوبِهِم، وسابِعُها: المَقتُ مِنَ اللهِ عز و جل لِأَعدائِهِم، وثامِنُها: الأَمنُ مِنَ الجُذامِ وَالبَرَصِ وَالجُنونِ، یا عَلِیُّ! وتاسِعُها: اِنحِطاطُ الذُّنوبِ وَالسَّیِّئاتِ عَنهُم، وعاشِرُها: هُم مَعی فِی الجَنَّةِ وأنَا مَعَهُم[3]

۲۲۹) خصال میں امام حسین علیہ السلام سے اور انہوں نے امام علی علیہ السلام سے ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی علیہ السلام تم اپنے شیعوں کو دس صفات کی خوشخبری دو۔

(۱) حلال زادہ ہونا۔

(۲) خدا پر ان کا بہترین ایمان ہونا۔

---

[1] فی الطبعة المعتمدة: «رقة»، والتصویب من الترجمة المطبوعة بتحقیق الشیخ المحمودی: ص 8.

[2] تاریخ دمشق: ج14 ص114.

[3] الخصال: ص 430 ح 10 عن الحسین بن زید عن الإمام الصادق عن آبائه علیهم السلام وراجع: روضة الواعظین: ص 321 ومشكاة الأنوار: ص 150 ح 362.

(۳) ان سے خدا کی محبت۔

(۴) ان کی قبروں میں آسانی۔

(۵) صراط پر ان کے آگے آگے نور (کی حرکت)۔

(۶) ان کی آنکھوں کے سامنے فقر کو ختم کرنا (لالچ کی آنکھ نہ ہونا) اور ان کے دلوں میں بے نیازی پیدا کرنا۔

(۷) خدا ان کے دشمنوں سے دشمنی رکھتا ہے۔

(۸) جذام، برص اور جنون سے امان ہونا۔

اے علی علیہ السلام! ان میں سے

(۹) نویں صفت ان کے گناہوں کو ختم کر دینا ہے۔

(۱۰) دیں صفت وہ میرے ساتھ جنت میں ہوں گے۔ اور میں ان کے ساتھ ہوں گا۔

6/2

مَصائِبُ شيعَةِ أهلِ البَيتِ

اہل بیت علیہم السلام کے شیعوں کے مصائب

230. المؤمن عن سعد بن طريف: كُنتُ عِندَ أبي جعفرٍ عليه السلام فَجاءَ جَميلٌ الأَزرَقُ فَدَخَلَ عَلَيهِ، قالَ: فَذَكَروا بَلايَا الشّيعَةِ وما يُصيبُهُم. فَقالَ أبو جعفرٍ عليه السلام: إنَّ اُناسا أتَوا عَلِيَّ بنَ الحُسَينِ عليه السلام وعَبدَ اللهِ بنَ عَبّاسٍ فَذَكَروا لَهُما نَحوا مِمّا ذَكَرتُم، قالَ: فَأَتَيَا الحُسَينَ بنَ عَلِيٍّ عليه السلام فَذَكَرا لَهُ ذلِكَ، فَقالَ الحُسَينُ عليه السلام: وَاللهِ، البَلاءُ وَالفَقرُ وَالقَتلُ أسرَعُ إلى مَن أحَبَّنا مِن رَكضِ البَراذينِ [1]، ومِنَ السَّيلِ إلى صِمرِهِ. قُلتُ: ومَا الصِّمرُ [2]؟ قالَ: مُنتَهاهُ. ولَولا أن تَكونوا كَذلِكَ لَرَأَينا أنَّكُم لَستُم مِنّا [3]

(۲۳۰) کتاب مومن میں سعد بن ظریف سے نقل ہوا ہے کہ: میں امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس تھا کہ جمیل ازرق

[1]. البِرذَونُ: الجلدُ على السير من الخيل غير العرابية، وأكثر ما يُجلب من الروم (تاج العروس: ج 18 ص 54 «برذن»).

[2]. في المصدر: «وما الصمرة»، والتصويب من بحار الأنوار.

[3]. المؤمن: ص 15 ح 4، مشكاة الأنوار: ص 506 ح 1697 نحوه، بحار الأنوار: ج 67 ص 246 ح 85.

امام کے پاس آیا اور شیعوں کی مشکلات اور مصائب کے بارے میں بتایا۔

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: کچھ لوگ امام زین العابدین علیہ السلام اور عبداللہ بن عباس کے پاس آئے اور آپ کے اقوال سے کچھ بتانے لگے۔ وہ دو (امام سجاد علیہ السلام اور ابن عباس) امام حسین علیہ السلام کے پاس آئے اور وہ باتیں نقل کیں۔

انہوں نے فرمایا: خدا کی قسم، مشکلات وفقر اور قتل کا ہمارے چاہنے والوں کی طرف (آنا) تیز رفتار گھوڑوں کی رفتار سے اور سیلاب سے جو میمر کی طرف ہے، بہت تیز ہے۔

میں نے کہا: میمر کیا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: سیلاب کے رکنے کی جگہ۔ اگر اس قسم کی (مشکلات) میں تم نہ ہوتے تو ہم تم کو خود سے نہ سمجھتے۔

231.علل الشرائع عن عبد الله بن الحسن عن عليّ بن الحس قالَ رَسولُ اللهِ ﷺ: ما زِلتُ أنَا ومَن كانَ قَبلي مِنَ النَّبِيّينَ وَالمُؤمِنينَ مُبتَلَينَ بِمَن يُؤذينا، ولَو كانَ المُؤمِنُ عَلى رَأسِ جَبَلٍ لَقَيَّضَ[1] اللهُ عز وجل لَهُ مَن يُؤذيهِ لِيأجُرَهُ عَلى ذلِكَ[2]

(۲۳۱) علل الشرائع میں عبداللہ بن حسن نے امام زین العابدین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اور مجھ سے پہلے والے انبیاء اور مومنین ایسے شخص میں متبلا ہوئے جو ہمیں آزار و اذیت دیتا تھا اگر مومن پہاڑ کی بلندی پر بھی ہو تو بھی خدا ایسے شخص کو معین کرے گا جو اسے آزار اذیت دے تاکہ خدا اسے جزا دے۔

232.المحاسن عن إسحاق بن جرير الجريری عن رجل من أهل بی لَمّا شَيَّعَ أميرُ المُؤمِنينَ عليه السلام أباذَرٍّ رحمه الله، وشَيَّعَهُ الحَسَنُ وَالحُسَينُ عليهما السلام، وعَقيلُ بنُ أبي طالِبٍ، وعَبدُ اللهِ بنُ جَعفَرٍ، وعَمّارُ بنُ ياسِرٍ عَلَيهِم سَلامُ اللهِ، قالَ لَهُم أميرُ المُؤمِنينَ عليه السلام: وَدِّعوا أخاكُم، فَإِنَّهُ لابُدَّ لِلشّاخِصِ[3] مِن أن يَمضِيَ ولِلمُشَيِّعِ مِن أن يَرجِعَ. فَتَكَلَّمَ كُلُّ رَجُلٍ مِنهُم عَلى حِيالِهِ. فَقالَ الحُسَينُ بنُ عَلِيٍّ عليه السلام: رَحِمَكَ اللهُ يا أباذَرٍّ، إنَّ القَومَ إنَّما امتَهَنوكَ بِالبَلاءِ لِأَنَّكَ مَنَعتَهُم دينَكَ فَمَنَعوكَ دُنياهُم، فَما أحوَجَكَ غَداً إلى ما مَنَعتَهُم، وأغناكَ عَمّا مَنَعوكَ! فَقالَ أبو ذَرٍّ: رَحِمَكُمُ اللهُ

---

[1] قَيَّضَ اللهُ له كذا: أي قَدَّرَهُ (المصباح المنير: ص 521 «قيض»).
[2] علل الشرائع: ص 45 ح 3، بحار الأنوار: ج 67 ص 228 ح 38.
[3] شَخَصَ: إذا خرج من موضع إلى غيره (المصباح المنير: ص 306 «شخص»).

مِن أهلِ بَيتٍ، فَما لي فِي الدُّنيا مِن شَجَنٍ [١] غَيرُكُم، إنّي إذا ذَكَرتُكُم ذَكَرتُ رَسولَ اللهِ صلى الله عليه وآله [٢]

۲۳۲) محاسن میں اسحاق بن جریر جریری سے نقل ہوا ہے کہ ایک شخص سے ہے کہ۔۔۔۔ جب علی، حسن و حسین علیہم السلام اور عقیل بن ابی طالب، عبداللہ بن جعفر اور عمار بن یاسران پر صلوات ہو ابوذرؓ کی عیادت کے لئے گئے تو علی علیہ السلام نے ان سے فرمایا: تم اپنے بھائی سے خدا حافظی کرو کیونکہ مسافر کو جانا چاہیے اور تشیع کرنے والے کو واپس لوٹنا چاہیے۔ ان میں سے ہر ایک نے اپنی طرف سے کچھ نہ کچھ کہا۔

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: اے ابوذرؓ! تیرا خدا تجھ پر رحمت نازل کرے۔ اس جماعت نے تجھے مشکل کے ساتھ خوار کیا۔ کیونکہ تو نے ان کو اپنے دین پر تجاوز کرنے سے روکا اور انہوں نے تجھے اپنی دنیا سے دور کیا اور دوسرے دن کتنے نیاز مندی سے بھرپور چل رہے ہیں اس چیز پر جس سے ان کو تو نے روکا۔ اور تم کتنے بے نیاز ہو اس چیز سے جس سے تجھے انہوں نے روکا۔

ابوذر نے کہا: اے اہل بیت علیہم السلام! خدا کی آپ پر رحمت ہو کہ میں دنیا میں آپ کے علاوہ کسی چیز پر پریشان نہیں ہوں۔ میں جب آپ کو یاد کرتا ہوں تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی یاد کرتا ہوں۔

233. شرح نهج البلاغة عن ابن عبّاس: لَمّا اُخرِجَ أبو ذَرٍّ إلَى الرَّبَذَةِ [٣]، أمَرَ عُثمانُ فَنودِيَ فِي النّاسِ ألاّ يُكَلِّمَ أحَدٌ أبا ذَرٍّ ولا يُشَيِّعَهُ، وأمَرَ مَروانَ بنَ الحَكَمِ أن يَخرُجَ بِهِ. فَخَرَجَ بِهِ، وتَحاماهُ النّاسُ إلاّ عَلِيَّ بنَ أبي طالِبٍ عليه السلام وعَقيلاً أخاهُ، وحَسَنا وحُسَينا عليهما السلام، وعَمّارا؛ فَإِنَّهُم خَرَجوا مَعَهُ يُشَيِّعونَهُ. فَجَعَلَ الحَسَنُ عليه السلام يُكَلِّمُ أبا ذَرٍّ، فَقالَ لَهُ مَروانُ: إيها يا حَسَنُ! ألا تَعلَمُ أنَّ أميرَ المُؤمِنينَ قَد نَهى عَن كَلامِ هذَا الرَّجُلِ؟! فَإِن كُنتَ لا تَعلَمُ فَاعلَم ذلِكَ. فَحَمَلَ عَلِيٌّ عليه السلام عَلى مَروانَ، فَضَرَبَ بِالسَّوطِ بَينَ اُذُنَي راحِلَتِهِ، وقالَ: تَنَحَّ لَحاكَ [٤] اللهُ إلَى النّارِ! فَرَجَعَ مَروانُ مُغضَبا إلى عُثمانَ فَأَخبَرَهُ الخَبَرَ، فَتَلَظّى عَلى عَلِيٍّ عليه السلام..... زرز ثُمَّ تَكَلَّمَ الحُسَينُ عليه السلام، فَقالَ: يا عَمّاهُ، إنَّ اللهَ تَعالى قادِرٌ أن يُغَيِّرَ ما قَد تَرى، وَاللهُ كُلَّ يَومٍ هُوَ في شَأنٍ، وقَد مَنَعَكَ القَومُ دُنياهُم ومَنَعتَهُم دينَكَ، فَما

---

[١] الشَّجَنُ: الحاجة. والشَّجَنُ: الحُزن (الصحاح: ج5 ص2143 «شجن»).

[٢] المحاسن: ج2 ص94 ح1247، كتاب من لا يحضره الفقيه: ج2 ص275 ح2428، مكارم الأخلاق: ج1 ص530 ح1843 كلاهما من دون إسنادٍ إلى المعصوم، بحار الأنوار: ج76 ص280 ح3.

[٣] الرَّبَذَةُ: من قرى المدينة على ثلاثة أيّام، وبهذا الموضع قبر أبي ذرّ الغفاري (معجم البلدان: ج3 ص24).

[٤] لَحاهُ اللهُ: أي قبّحه ولعنه (الصحاح: ج6 ص2481 «لحى»).

أغناكَ عمّا مَنَعوكَ، وأحوَجَهُم إلى ما مَنَعتَهُم! فَاسأَلِ اللهَ الصَّبرَ وَالنَّصرَ، وَاستَعِذ بِهِ مِنَ الجَشَعِ وَالجَزَعِ، فَإِنَّ الصَّبرَ مِنَ الدّينِ وَالكَرَمِ، وإنَّ الجَشَعَ لا يُقَدِّمُ رِزقاً، وَالجَزَعَ لا يُؤَخِّرُ أجَلاً [1]

۲۳۳) شرح نہج البلاغہ میں ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ: جب ابوذر کو ربذہ، بعید کیا گیا تو عثمان نے حکم دیا کہ لوگوں کے درمیان میں آواز دیں کوئی بھی ابوذر سے بات نہ کرے اور اس کی عیادت کے لئے کوئی نہ جائے اور حکم دیا کہ اس کے ساتھ مروان بن حکم جائے۔ اس کے ساتھ مروان آیا تو لوگ بھی اس سے دور ہو گئے۔ سوائے علی بن ابی طالب اور ان کے بھائی عقیل، حسن و حسین علیہما السلام اور عمار جو ابوذرؓ کے ساتھ باہر آئے اور اس کی عیادت کی امام حسن علیہ السلام نے ابوذرؓ سے گفتگو کی تو مروان نے ان سے کہا: اے حسن! رک جا، کیا تجھے پتہ نہیں ہے کہ مومنوں کے حاکم (عثمان) نے اس شخص کے ساتھ بات کرنے سے روکا ہے؟

اگر تجھے پتہ نہیں تو جان لو۔ علی علیہ السلام نے مروان پر حملہ کیا اور اس کی سواری کے دو کانوں کے درمیان تازیانہ مارا اور فرمایا: ہٹ جا، خدا تجھے جہنم لے جائے۔

مروان غصے سے عثمان کے پاس چلا گیا اور سارا قصہ سنایا تو عثمان، علی علیہ السلام پر غصہ ہوئے۔

پھر امام حسین علیہ السلام نے بات کرتے ہوئے فرمایا: اے چچا! جو کچھ تم دیکھ رہے ہو خدا اس کو تبدیل کرنے پر قدرت رکھتا ہے۔ اور خدا ہر روز کام میں مشغول ہے اور اس گروہ نے تجھے اپنی دنیا سے دور کیا اور تو نے انہیں اپنے دین سے۔ تو کتنا بے نیاز ہے اس جس سے انہوں نے تجھے دور کیا اور وہ کتنے نیاز مند ہیں اس چیز کے جس سے تو نے انہیں دور کیا ہے۔ خدا سے صبر اور مدد مانگ اور خدا سے حرص (لالچ) اور بے تابی سے پناہ مانگ کیونکہ صبر دین اور کرم کا حصہ ہے اور حرص رزق کو آگے لے کر نہیں آتا اور بے تابی موت کو پیچھے نہیں ہٹاتی۔

6/3

تَكذيبُ مَن يَدَّعِي التَّشَيُّعَ

جو شیعہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اس کی تکذیب

234. تنبيه الخواطر: قالَ رَجُلٌ لِلحُسَينِ بنِ عَلِيٍّ عليه السلام: يَابنَ رَسولِ اللهِ! أنَا مِن شيعَتِكُم.

[1] شرح نهج البلاغة: ج8 ص252؛ الكافي: ج8 ص207 ح251 عن أبي جعفر الخثعمي نحوه، بحار الأنوار: ج22 ص412.

قالَ علیہ السلام: اِتَّقِ اللهَ ولا تَدَّعِيَنَّ شَيئا، يَقولُ اللهُ لَكَ: كَذَبتَ وفَجَرتَ في دَعواكَ! إنَّ شيعَتَنا مَن سَلِمَت قُلوبُهُم مِن كُلِّ غِشٍّ ودَغَلٍ [1]، ولكِن قُل: أنا مِن مَواليكُم ومُحِبّيكُم [2]

۲۳۴) تنبیہ الخواطر میں ہے کہ ایک شخص نے امام حسین علیہ السلام کے پاس آ کر کہا: اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند! میں آپ کے شیعوں میں سے ہوں۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: خدا سے ڈرو اور ایسی بات کا دعویٰ نہ کرو جس میں خدا تجھے جھوٹا کہے اور دعویٰ میں حد سے باہر نکل جاؤ۔

بیشک ہمارے شیعہ تو وہ ہیں جن کے دل ہر قسم کے فریب اور دھوکے سے پاک ہوں۔ بلکہ تم کہو: میں آپ کی حمایت کرنے والوں اور محبت کرنے والوں میں سے ہوں۔

---

[1] الدَّغَلُ: الفساد (الصحاح: ج4 ص1697 «دغل»).

[2] تنبیہ الخواطر: ج2 ص106، التفسير المنسوب إلى الإمام العسكري علیہ السلام: ص309 ح154، بحار الأنوار: ج68 ص156 ح11.

الفصل السّابعُ: مواجهة الإمام الحسين معاوية

ساتویں فصل: امام حسین علیہ السلام اور معاویہ

7/1

الإمتِناعُ مِن نَقضِ بَيعَةِ مُعاوِيَةَ

معاویہ کے ساتھ بیعت کوتوڑنے سے امامؑ کا انکار

235.الإرشاد: لَمّا ماتَ الحَسَنُ بنُ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلامُ، تَحَرَّكَتِ الشّيعَةُ بِالعِراقِ وكَتَبوا إلَى الحُسَينِ عَلَيهِ السَّلامُ في خَلعِ مُعاوِيَةَ وَالبَيعَةِ لَهُ، فَامتَنَعَ عَلَيهِم، وذَكَرَ أنَّ بَينَهُ وبَينَ مُعاوِيَةَ عَهداً وعَقداً لا يَجوزُ لَهُ نَقضُهُ حَتّى تَمضِيَ المُدَّةُ، فَإِن ماتَ مُعاوِيَةُ نَظَرَ في ذلِكَ[1]

۲۳۵) کتاب ارشاد میں ہے کہ جب امام حسن علیہ السلام کی وفات ہوئی تو عراق میں شیعہ حرکت میں آئے اور معاویہ سے چھٹکارا پانے اور امام حسین علیہ السلام سے بیعت کرنے کے لئے اسے خط لکھا امام علیہ السلام نے انکار کر دیا اور بتایا کہ معاویہ اور اس کے درمیان میں عہد ہے جس کو توڑنا مجھے اچھا نہیں لگ رہا ہے۔ جب تک اس کا وقت ختم نہ ہو جائے جب معاویہ مرے گا تو اُس وقت دیکھوں گا۔

236.أنساب الأشراف عن الإمام الحسين عَلَيهِ السَّلامُ، في جَوابِ مَن دَعاهُ إلى نَقضِ بَيعَةِ مُعاوِيَ: إنّا قَد بايَعنا، ولَيسَ إلى ما ذَكَرتَ سَبيلٌ[2]

۲۳۶) انساب الاشراف میں امام حسین علیہ السلام سے ہے: اس شخص کے جواب میں جس نے معاویہ کی بیعت توڑنے کو کہا: (فرمایا) ہم نے اس سے بیعت کی ہے اور جو کچھ تو کہہ رہا ہے اس کے لئے ہمارے پاس کوئی راستہ نہیں ہے۔

237.أنساب الأشراف عن الإمام الحسين عَلَيهِ السَّلامُ. لِمُحَمَّدِ بنِ بِشرٍ وسُفيانَ بنِ لَيلَى الهَمـ:

---

[1] الإرشاد: ج2 ص32، روضة الواعظين: ص189، إعلام الورى: ج1 ص434 نحوه، بحار الأنوار: ج44 ص324 ح2.
[2] أنساب الأشراف: ج3 ص366.

لِيَكُن كُلُّ امرِءٍ مِنكُم حِلسا [1] مِن أحلاسِ بَيتِهِ ما دامَ هذَا الرَّجُلُ [أي مُعاوِيَةُ] حَيّا، فَإِن يَهلِك وأنتُم أحياءٌ، رَجَونا أن يَخيرَ اللهُ لَنا ويُؤتِيَنا رُشدَنا، ولا يَكِلَنا إلى أنفُسِنا فَـ «إِنَّ اللّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوا وَّالَّذِينَ هُم مُّحسِنُونَ» [2] ، [3]

۲۳۷) انساب الاشراف میں امام حسین علیہ السلام نے محمد بن بشر کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: جب تک یہ شخص (معاویہ) زندہ ہے تم سب کے سب اپنے گھر میں بیٹھ جاؤ اور اگر ہلاک ہوئے اور تم لوگ زندہ رہے تو ہمیں امید ہے کہ ہمارے لئے خدا نیک کو انتخاب کرے اور ہمیں ہدایت دے اور ہمیں اپنے حال پر نہ چھوڑے۔ اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کریں اور جو احسان کرنے والے ہیں۔

238.أنساب الأشراف عن الإمام الحسين عليه السلام في جَوابِ كِتابٍ كَتَبَهُ إلَيهِ جَماعَةٌ مِن ش: إنّي لَأَرجو أن يَكونَ رَأيُ أخي رَحِمَهُ اللهُ فِي المُوادَعَةِ، ورَأيي في جِهادِ الظَّلَمَةِ رُشدا وسَدادا، فَالصَقوا بِالأَرضِ، وأخفُوا الشَّخصَ، وَاكتُمُوا الهَوى، وَاحتَرِسوا مِنَ الأَظِنّاءِ [4] مادامَ ابنُ هِندٍ حَيّا، فَإِن يَحدُث بِهِ حَدَثٌ وأنَا حَيٌّ يَأتِكُم رَأيي إن شاءَ اللهُ [5]

۲۳۸) انساب الاشراف میں ہے کہ امام حسین علیہ السلام نے ایسے خط کے جواب میں جو ایک گروہ نے لکھا، فرمایا: مجھے امید ہے کہ میرے بھائی، اس پر اللہ کی رحمت ہو، نظر جنگ کو نہ کرنے والی اور میری نظر، ظالموں کے ساتھ جنگ کرنا، صحیح اور مضبوط ہو۔ اپنی سرزمین میں بیٹھے رہو اور باہر نہ آؤ اور راز کو پوشیدہ رکھو اور جب تک ہند کا بیٹا زندہ ہے حق کو اس کے جاسوسوں سے دور رکھو۔ اگر کوئی واقعہ پیش آئے اور میں زندہ تھا۔ تو میرا نظریہ آپ تک پہنچ جائے گا۔ انشاء اللہ

239.الطبقات الكبرى: قالوا: لَمّا بايَعَ مُعاوِيَةُ بنُ أبي سُفيانَ النّاسَ لِيَزيدَ بنِ مُعاوِيَةَ، كانَ حُسَينُ بنُ عَلِيِّ بنِ أبي طالِبٍ عليه السلام مِمَّن لَم يُبايِع لَهُ، وكانَ أهلُ الكوفَةِ يَكتُبونَ إلى حُسَينٍ عليه السلام يَدعونَهُ إلَى الخُروجِ إلَيهِم في خِلافَةِ مُعاوِيَةَ، كُلُّ ذلِكَ يَأبى. فَقَدِمَ مِنهُم قَومٌ إلى مُحَمَّدِ بنِ الحَنَفِيَّةِ،

---

[1] كُونوا أحلاسَ بُيوتِكُم: أي الزَموها (النهاية: ج1 ص423 «حلس»).
[2] النحل: 128.
[3] أنساب الأشراف: ج3 ص365.
[4] ظَنِين: أي متّهم في دينه (النهاية: ج3 ص163 «ظنن»).
[5] أنساب الأشراف: ج3 ص366.

فَطَلَبوا اِلَيهِ أن يَخرُجَ مَعَهُم، فَأَبى وجاءَ إلَى الحُسَينِ عليه السلام فَأَخبَرَهُ بِما عَرَضوا عَلَيهِ، وقالَ [1] إنَّ القَومَ إنَّما يُريدونَ أن يَأكُلوا بِنا ويُشيطوا [2] دِماءَنا [3]

۲۳۹) طبقات کبریٰ میں ہے کہا ہے کہ جب معاویہ بن ابوسفیان نے یزید کے لئے لوگوں سے بیعت لی تو امام حسین علیہ السلام ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے اس کی بیعت نہ کی۔ کوفے والوں نے ان کو خط لکھا اور معاویہ کی خلافت کے زمانے میں امام علیہ السلام کو اپنی طرف آنے کو کہہ رہے تھے۔ لیکن امام علیہ السلام ان سب کو منفی جواب دے رہے تھے۔ کوفہ کا ایک گروہ محمد بن حنفیہ کے پاس آ کر ان سے چاہنے لگے کہ ان کے ساتھ خروج کرے لیکن محمد بن حنفیہ نے بھی انکار کیا اور امام حسین علیہ السلام کے پاس آیا اور ان کی درخواست کو پیش کیا۔ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: یہ لوگ چاہتے ہیں کہ ہمیں (آگے بڑھا کر) (روٹی) کھائیں اور ہمارا خون بہہ جائے۔

7/2

ما رُوِيَ عَنهُ في مَسأَلَةِ الصُّلحِ

جو چیز ان سے صلح کے بارے میں روایت کی گئی ہے

240. دلائل الإمامة عن محمّد بن يعلى: لَقيتُ الحُسَينَ بنَ عَلِيٍّ عليه السلام على ظَهرِ الكوفَةِ [4] وهُوَ راحِلٌ مَعَ الحَسَنِ يُريدُ مُعاوِيَةَ، فَقُلتُ: يا أبا عَبدِ اللهِ، أرَضيتَ؟ فَقالَ: شِقشِقَةٌ [5] هَدَرَت [6]، وفَورَةٌ ثارَت، وعَرَبِيٌّ مَنحّي [7]، وسَمٌّ ذُعافٌ [8]، وقيعانٌ بِالكوفَةِ و كَربَلاءَ، إنّي وَاللهِ لَصاحِبُها، وصاحِبُ

---

[1] في البداية والنهاية: «فقال له الحسين عليه السلام: إنّ القوم....».

[2] شاط: أي هلك، ويقال أشاط بدمه: أي عرّضه للقتل (الصحاح: ج3 ص1138 «شيط»).

[3] الطبقات الكبرى (الطبقة الخامسة من الصحابة): ج1 ص439، تاريخ دمشق: ج14 ص205، بغية الطلب في تاريخ حلب: ج6 ص2606، سير أعلام النبلاء: ج3 ص293 ليس فيه صدره إلى «لم يبايع له»، البداية والنهاية: ج8 ص161.

[4] ظَهر الكوفة: ما وراء النهر إلى النجف (مجمع البحرين: ج2 ص1146 «ظهر»).

[5] الشِّقْشِقَة: شيء كالرئة يخرجها البعير من فيه إذا هاج (الصحاح: ج4 ص1503 «شقق»).

[6] الهدير: ترديد صوت البعير في حنجرته (النهاية: ج5 ص250 «هدر»).

[7] في مدينة المعاجز: ج3 ص453 «وعري منجي».

[8] ذعاف: أي سريع يعجّل القتل (الصحاح: ج4 ص1361 «ذعف»).

ضَحِيَّتِها، وَالعُصفورُ فی سَنابِلِها [1]، إذا تَضَعضَعَ نَواحِی الجَبَلِ بِالعِراقِ، وهَجهَجَ [2] كوفانُ الوَهَلِ [3]، ومُنِعَ البِرُّ جانِبَهُ، وعُطِّلَ بَيتُ اللهِ الحَرامُ، واُزحِفَ الوَقيذُ [4]، وقُدِحَ الهَبيذُ [5]، فَيالَها مِن زُمَرٍ أنَا صاحِبُها، إيهِ إيهِ أنّى و كَيفَ! ولَو شِئتُ لَقُلتُ: أينَ أنزِلُ، وأينَ اُقيمُ. فَقُلنا: يَابنَ رَسولِ اللهِ، ما تَقولُ؟ قالَ: مَقامی بَينَ أرضٍ وسَماءٍ، ونُزولی حَيثُ حَلَّتِ الشّيعَةُ الأَصلابَ، وَالأَكبادَ الصَّلابَ، لا يَتَضَعضَعونَ لِلضَّيمِ، ولا يَأنَفونَ مِنَ الآخِرَةِ مُعضِلاً يَحتافُهُم، أهلُ ميراثِ عَلِيٍّ ووَرَثَةُ بَيتِهِ [6]

۲۴۰) دلائل الامامۃ میں محمد بن یعلی سے نقل ہوا ہے کہ میں نے امام حسین علیہ السلام کو کوفہ کے پیچھے والے طرف میں دیکھا کہ امام حسن علیہ السلام کے ساتھ معاویہ کی طرف جارہے تھے میں نے کہا: اے ابا عبداللہ! کیا (صلح پر) راضی ہوگئے ہیں؟ تو فرمایا: ایک آواز نکلی ہے اور خوف ظاہر ہوگیا ہے۔ عربی کو نکالا گیا ہے اور زہری کو قتل کیا گیا ہے اور تیز ترین وسائل کوفہ اور کربلا میں ظاہر ہوگئے ہیں۔ خدا کی قسم ان کاموں کا اور قربانی اور دانہ کھانے والے پرندے کا صاحب و مالک میں ہوں۔ اس وقت عراق کے پہاڑ کی چوٹیاں ختم ہوجائیں گے اور کوفہ کے رونے کی آواز سنائی دے گی اور زمین برکت دینا چھوڑ دے گی۔ خدا کے گھر تک کوئی جائے گا نہیں۔ اور آہستہ و بغیر حرکت کے تکلیف کے ساتھ دھکیلا جائے گا۔ تیز چلنے والے کو پیچھے ہٹایا جائے گا۔

اے کاش (جنگ کے لئے) کچھ گروہ ہوتے کہ میں ان کا صاحب (مالک) ہوتا۔ بس ہے! کہاں اور کیسے؟

اگر میں چاہتا تو بتادیتا کہ کہاں جاؤں گا اور کہاں رکوں گا؟

میں نے کہا: اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند! آپ کیا کہہ رہے ہو؟

فرمایا: میری جگہ زمین اور آسمان کے درمیان ہے اور جانے کی جگہ وہاں پے جہاں پر ظلم اور رنج میں شیعہ پسنے کے باوجود مضبوط ہیں اور ظلم کے سامنے اپنا سر نہیں جھکا رہے ہیں اور آخرت کے لئے کسی بھی مشکل اور سختی سے منہ نہیں موڑتے۔ علی علیہ السلام کی میراث کا مالک اور اس کے گھر کا وارث۔

---

[1] كناية عن قتل الرجال والفرسان من جيوش الأعداء.
[2] هَجْهَجْتُ: أی صحت به وزجرته ليكفّ (الصحاح: ج1 ص 349 «هجج»).
[3] الوَهَلُ: الفَزَعُ (النهاية: ج5 ص 233 «وهل»).
[4] وقَذَهُ: إذا سكّنه ومنعه من انتهاك ما لا يحلّ ولا يجمل (النهاية: ج 5 ص 212 «وقذ»).
[5] الهَبْذُ: العدو والإسراع (القاموس المحيط: ج1 ص 360 «هبذ»).
[6] دلائل الإمامة: ص 184 ح 103.

7/3

صِفَةُ مُعاوِيَةَ

معاویہ کی صفت

241. كنز الفوائد عن الإمام الحسين عليه السلام، حينَ بَلَغَهُ كَلامُ نافِعِ بنِ جُبَيرٍ في مُعا: بَل كانَ يُنطِقُهُ البَطَرُ [1]، ويُسكِتُهُ الحَصَرُ [2]، [3]

۲۴۱) کنز الفوائد میں ہے کہ جب نافع بن جبیر کی بات (امام حسین علیہ السلام) تک پہنچی جو معاویہ اور اس کی بات کے بارے میں کہی تھی: بردباری اس کو چپ رہنے کی طرف اور علم، اس کو بولنے کی طرف لے جا رہے ہیں۔

امام علیہ السلام نے فرمایا (ایسے نہیں ہے) بلکہ اس کو مستی بولنے پر ابھار رہی ہے اور غربت، اسے چپ رہنے پر مجبور کر رہی ہے۔

242. شرح الأخبار عن بشر بن غالب: إنّي لَجالِسٌ عِندَ الحُسَينِ بنِ عَلِيٍّ عليه السلام إذ أتاهُ رَجُلٌ، فَقالَ: يا أبا عَبدِ اللهِ، سَمِعتُ رَجُلاً يَبكي لِمَوتِ مُعاوِيَةَ بنِ أبي سُفيانَ. فَقالَ الحُسَينُ عليه السلام: لا أرقَأَ [4] اللهُ دَمعَتَهُ، ولا فَرَّجَ هَمَّهُ، ولا كَشَفَ غَمَّهُ، ولا سَلّى حُزنَهُ، أتَرى أنَّهُ يَكونُ بَعدَهُ مَن هُوَ شَرٌّ مِنهُ؟! تَرِبَت [5] يَداهُ وفَمُهُ، أما وَاللهِ لَقَد أصبَحَ مِنَ النّادِمينَ [6]

۲۴۲) شرح الاخبار میں بشر بن غالب سے نقل ہوا ہے کہ: میں امام حسین علیہ السلام کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص نے آکر کہا: اے ابا عبداللہ! میں نے سنا ہے کہ ایک شخص معاویہ بن ابوسفیان کی موت پر رو رہا ہے۔

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: خدا اس کے رونے کو ختم نہ کرے اور اس کے غم میں کبھی کمی نہ ہو اور اس کا غم ختم نہ ہو

---

[1] البَطَرُ: الأشَرُ، وهو شِدَّةُ المَرَحِ. وقد بَطِرَ يَبطَرُ وأبطَرَهُ المالُ (الصحاح: ج2 ص593 «بطر»).

[2] الحَصَرُ: العِيُّ، والحَصَرُ أيضاً: ضيق الصدر (الصحاح: ج2 ص631 «حصر»).

[3] كنز الفوائد: ج2 ص32، نزهة الناظر: ص91 ح11، بحار الأنوار: ج33 ص219 ح508 وراجع: أعلام الدين: ص299 وكشف الغمّة: ج2 ص319.

[4] رَقَأَ الدَّمعُ: إذا سكَنَ وانقطع (النهاية: ج2 ص248 «رقأ»).

[5] تَرِبَت يَداكَ: وهو على الدعاء، أي لا أصَبتَ خيراً (الصحاح: ج1 ص91 «ترب»).

[6] شرح الأخبار: ج3 ص103 ح1036.

کیا تم اس کے بعد اس سے زیادہ کسی کو بدتر دیکھ رہے ہو؟ (رونے والا) نیکی نہ دیکھے!
خدا کی قسم پشیمان ہونے والوں میں سے ہوگا۔

243.عيون الأخبار: قالَ مُعاوِيَةُ: لا يَنبَغي أن يَكونَ الهاشِمِيُّ غَيرَ جَوادٍ، ولاَ الاُمَوِيُّ غَيرَ حَليمٍ، ولاَ الزُّبَيرِيُّ غَيرَ شُجاعٍ، ولاَ المَخزومِيُّ غَيرَ تَيّاهٍ. فَبَلَغَ ذلِكَ الحُسَينَ بنَ عَلِيٍّ عليه السلام فَقالَ: قاتَلَهُ اللهُ، أرادَ أن يَجودَ بَنو هاشِمٍ فَيَنفَدَ[1] ما بِأَيديهِم، ويَحلُمَ بَنو اُمَيَّةَ فَيَتَحَبَّبوا إلَى النّاسِ، ويَتَشَجَّعَ آلُ الزُّبَيرِ فَيَفنَوا، ويَتيهَ[2] بَنو مَخزومٍ فَيُبغِضَهُمُ النّاسُ[3]

۲۴۳) عیون اخبار میں: معاویہ نے کہا: سزاوار نہیں ہے کہ ہاشمی بخشش نہ کرے اور اموی بردبار نہ ہو اور زبیری، شجاع و بہادر متکبر نہ ہو یہ بات امام حسین علیہ السلام تک پہنچی تو فرمایا: خدا اسے قتل کرے! چاہتا ہے کہ بنو ہاشم اتنا دیں کہ ان کے پاس کچھ بھی نہ بچے اور بنو امیہ تحمل کریں اور لوگوں کے لئے محبوب بن جائیں اور زبیر کا خاندان اتنی شجاعت کا اظہار کرے کہ ختم ہوجائیں اور تکبر کریں اور لوگوں کے لئے نفرت کا شکار بن جائیں۔

7/4

إحتِجاجاتُ الإمامِ عَلى مُعاوِيَةَ

معاویہ کے خلاف امامؑ کے احتجاجات

244.تاريخ اليعقوبي: قالَ مُعاوِيَةُ لِلحُسَينِ بنِ عَلِيٍّ عليه السلام: يا أبا عَبدِ اللهِ! عَلِمتَ أنّا قَتَلنا شيعَةَ أبيكَ، فَحَنَّطناهُم وكَفَّنّاهُم وصَلَّينا عَلَيهِم ودَفَنّاهُم؟ فَقالَ الحُسَينُ عليه السلام: حَجَجتُكَ[4] ورَبِّ الكَعبَةِ! لكِنّا وَاللهِ إن قَتَلنا شيعَتَكَ ما كَفَّنّاهُم ولا حَنَّطناهُم ولا صَلَّينا عَلَيهِم ولا دَفَنّاهُم[5]

---

[1] نَفَدَ الشيء: فَنِيَ، وأنفَدَ القومُ: أي ذهبت أموالهم (الصحاح: ج2ص544 «نفد»).
[2] تاهَ: أي تكبّر (الصحاح: ج6ص2229 «تيه»).
[3] عيون الأخبار لابن قتيبة: ج1ص196؛ كشف الغمّة: ج2ص237 وفيه «فبلغ ذلك الحسن بن علىّ عليهما السلام» نحوه.
[4] فى الطبعة المعتمدة: «حجرك»، والتصويب من طبعة النجف.
[5] تاريخ اليعقوبي: ج2ص231.

۲۴۴) تاریخ یعقوبی میں ہے: معاویہ نے امام حسین علیہ السلام سے کہا: اے ابا عبداللہ! تجھے پتہ ہے کہ ہم نے تیرے باپ کے شیعہ (حجر بن عدی اور اس کے پیروکاروں) کو قتل کیا اور انہیں غسل دفن دیا اور ان پر ہم نے نماز پڑھی اور دفن کیا؟

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: کعبہ کے خدا کی قسم، میں تجھے مغلوب کردوں گا۔

لیکن خدا کی قسم اگر تیرے پیروکاروں کو ہم قتل کریں نہ انہیں کفن دیں گے نہ حنوط کریں گے نہ ان کی نماز پڑھیں گے نہ دفن کریں گے (ہم ان کو مسلمان نہیں سمجھتے)۔

245.نثر الدرّ: لَمّا قتَلَ مُعاوِيَةُ حُجرَ بنَ عَدِيٍّ وأصحابَهُ، لَقِيَ في ذلِكَ العامِ الحُسَينَ عليه السلام فقالَ: أبا عَبدِ اللهِ، هَل بَلَغَكَ ما صَنَعتُ بِحُجرٍ وأصحابِهِ مِن شيعَةِ أبيكَ؟ فَقالَ: لا. قالَ: إنّا قَتَلناهُم و كَفَّنّاهُم وصَلَّينا عَلَيهِم. فَضَحِكَ الحُسَينُ عليه السلام، ثُمَّ قالَ: خَصَمَكَ القَومُ يَومَ القِيامَةِ يا مُعاوِيَةُ، أما وَاللهِ لَو وَلينا مِثلَها مِن شيعَتِكَ ما كَفَّنّاهُم ولا صَلَّينا عَلَيهِم. وقَد بَلَغَني وُقوعُكَ بِ أَبي حَسَنٍ، وقِيامُكَ وَاعتِراضُكَ بَني هاشِمٍ بِالعُيوبِ، وَايمُ اللهِ لَقَد أوتَرتَ غَيرَ قَوسِكَ [1]، ورَمَيتَ غَيرَ غَرَضِكَ [2]، وتَناوَلتَها بِالعَداوَةِ مِن مَكانٍ قَريبٍ، ولَقَد أطَعتَ امرَءًا ما قَدُمَ إيمانُهُ، ولا حَدُثَ نِفاقُهُ، وما نَظَرَ لَكَ، فَانظُر لِنَفسِكَ أو دَع. يُريدُ: عَمرَو بنَ العاصِ.[3]

۲۴۵) نثر الدر: جب معاویہ نے حجر بن عدی اور اس کے ساتھیوں کو قتل کیا، اسی سال امام حسین علیہ السلام کو دیکھا اور کہا: اے ابا عبداللہ! کیا جو کچھ میں نے حجر بن عدی اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ کیا ہے جو کہ آپ کے بابا کے پیروکار تھے، تجھے بتایا گیا ہے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: نہیں معاویہ نے کہا: ہم نے ان کو قتل کیا اور کفن کر کے ان پر نماز پڑھی۔

امام حسین علیہ السلام نے پھر فرمایا: اے معاویہ! قیامت کے دن، یہ گروہ تیرا دشمن ہوگا۔

ہاں خدا کی قسم اگر ہم تیرے پیروکاروں کے ساتھ ایسے کریں تو انہیں نہ کفن دیں گے نہ ان پر نماز پڑھیں

---

[1] .أوترتُ القَوسَ: شَدَدتُ وَتَرَها (المصباح المنير: ص647 «وتر»).

[2] الغَرَض: الهدف الذي يُرمى إليه (المصباح المنير: ص445 «غرض»).

[3] نثر الدرّ: ج1 ص335، نزهة الناظر: ص82 ح7، كشف الغمّة: ج2 ص242، الاحتجاج: ج2 ص88 ح163 عن صالح بن كيسان نحوه، بحار الأنوار: ج44 ص129 ح19.

گے۔ مجھے خبر ملی ہے کہ تو ابو الحسن علی علیہ السلام کو گالیاں دیتا ہے اور بنی ہاشم پر طنز کرتا ہے اور ان کے ساتھ جنگ کے لئے اٹھے ہو۔

خدا کی قسم! تو نے تیر کمان سے پھینکا ہے اور تیرے مقصد کے علاوہ کو جا کر لگا ہے اور تو نے دشمنی نزدیک سے اپنے لئے خریدی ہے تو اس کی پیروی کر رہا ہے جس کے لئے اسلام میں کوئی کردار نہیں ہے اور اس کا نفاق بھی جدید نہیں ہے اور تیرے فائدے میں نظر نہیں دی ہے۔ تو خود اپنے لئے سوچ۔

246.الإمامة والسياسة. في ذِكرِ قُدومِ مُعاوِيَةَ إلَى المَدينَةِ حاجّ: فَقامَ الحُسَينُ عليه السلام فَحَمِدَ اللهَ وصَلّى عَلَى الرَّسولِ صلى الله عليه وآله، ثُمَّ قالَ: أمّا بَعدُ يا مُعاوِيَةُ! فَلَن يُؤَدِّيَ القائِلُ وإن أطنَبَ[1] في صِفَةِ الرَّسولِ صلى الله عليه وآله مِن جَميعٍ جُزءا، وقَد فَهِمتُ ما لَبَستَ بِهِ الخَلَفَ بَعدَ رَسولِ اللهِ صلى الله عليه وآله مِن إيجازِ الصِّفَةِ، وَالتَّنَكُّبِ عَنِ استِبلاغِ النَّعتِ، وهَيهاتَ هَيهاتَ يا مُعاوِيَةُ! فَضَحَ الصُّبحُ فَحمَةَ الدُّجى، وبَهَرَتِ الشَّمسُ أنوارَ السُّرُجِ، ولَقَد فَضَّلتَ حَتّى أفرَطتَ، وَاستَأثَرتَ حَتّى أجحَفتَ، ومَنَعتَ حَتّى مَحَلتَ، وجُزتَ حَتّى جاوَزتَ، ما بَذَلتَ لِذي حَقٍّ مِنِ اسمِ حَقِّهِ بِنَصيبٍ، حَتّى أخَذَ الشَّيطانُ حَظَّهُ الأَوفَرَ، ونَصيبَهُ الأَكمَلَ. وفَهِمتُ ما ذَكَرتَهُ عَن يَزيدَ مِنِ اكتِمالِهِ، وسِياسَتِهِ لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله، تُريدُ أن توهِمَ النّاسَ في يَزيدَ، كَأَنَّكَ تَصِفُ مَحجوبا، أو تَنعَتُ غائِبا، أو تُخبِرُ عَمّا كانَ مِمَّا احتَوَيتَهُ بِعِلمٍ خاصٍّ، وقَد دَلَّ يَزيدُ مِن نَفسِهِ عَلى مَوقِعِ رَأيِهِ، فَخُذ لِيَزيدَ فيما أخَذَ فيهِ مِنِ استِقرائِهِ الكِلابَ المُهارِشَةَ[2] عِندَ التَّهارُشِ، وَالحَمامَ السُّبَّقَ لِأَترابِهِنَّ، وَالقِيانَ ذَواتِ المَعازِفِ، وضَربِ المَلاهي تَجِدهُ باصِرا، ودَع عَنكَ ما تُحاوِلُ، فَما أغناكَ أن تَلقَى اللهَ مِن وِزرِ هٰذَا الخَلقِ بِأَكثَرَ مِمّا أنتَ لاقيهِ، فَوَاللهِ ما بَرِحتَ تَقدَحُ باطِلاً في جَورٍ، وحَنَقا في ظُلمٍ، حَتّى مَلَأتَ الأَسقِيَةَ، وما بَينَكَ وبَينَ المَوتِ إلّا غَمضَةٌ، فَتَقدَمُ عَلى عَمَلٍ مَحفوظٍ في يَومٍ مَشهودٍ، ولاتَ حينَ مَناصٍ. ورَأَيتُكَ عَرَضتَ بِنا بَعدَ هٰذَا الأَمرِ، ومَنَعتَنا عَن آبائِنا تُراثا، ولَقَد لَعَمرُ اللهِ. أورَثَنَا الرَّسولُ عَلَيهِ الصَّلاةُ وَالسَّلامُ وِلادَةً، وجِئتَ لَنا بِها، أما حَجَجتُم بِهِ القائِمَ عِندَ مَوتِ الرَّسولِ، فَأَذعَنَ لِلحُجَّةِ بِذٰلِكَ، ورَدَّهُ الإِيمانُ إلَى النَّصَفِ، فَرَكِبتُمُ الأَعاليلَ، وفَعَلتُمُ الأَفاعيلَ، وقُلتُم: كانَ ويَكونُ، حَتّى أتاكَ الأَمرُ يا مُعاوِيَةُ!

---

[1] أطنَبَ فِي الكلامِ: بالَغَ فيه (الصحاح: ج1 ص172 «طنب»).

[2] المُهارَشَةُ بِالكِلابِ: وهو تحريش بعضها على بعض (الصحاح: ج3 ص1027 «هرش»).

مِن طَرِيقٍ كَانَ قَصدُهَا لِغَيرِكَ. فَهُنَاكَ فَاعتَبِرُوا يَا أُولِي الأَبصَارِ [1]

۲۴۶) امامت و سیاست میں، مدینے میں حج کے ارادے سے معاویہ کے آنے کے بارے میں ہے: امام حسین علیہ السلام اٹھ کھڑے ہوئے اور یہ خدا کی حمد کر کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوات بھیج کر فرمایا: اے معاویہ! تقریر کرنے والا جتنا بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توصیف کو طولانی کرے سوائے قلیل کے کچھ بھی بیان نہیں کرسکتا۔ میں اس چیز کو سمجھ گیا ہوں جو تو نے اختصار کرکے خلیفوں کے بارے میں چھپایا ہے۔ اور مکمل وصف بیان کرنے سے پیچھے ہٹ گئے ہو۔ نہیں ہوسکتا، نہیں ہوسکتا۔ اے معاویہ! صبح نے رات کی تاریکی کو رسوا کیا اور سورج نے سارے چراغوں کو اپنے اندر سما لیا ہے۔ تو نے ان میں سے بعض کو) اتنی فضیلت دی کہ افراط سے کام لیا اور اس قدر تو نے اور دیگر (بعض دیگر کی وصف کرنے سے) تو نے پرہیز کیا اور کوئی چیز نہیں چھوڑی۔ یہاں تک کے حد سے تجاوز کر گئے۔ اس کو تو نے کمترین حق بھی نہیں دیا۔ یہاں تک کہ شیطان نے زیادہ اور مکمل فائدہ اٹھایا۔ جو کچھ تو نے (یزید) کے کامل ہونے اور امت محمدؐ کے بارے میں اس کی سیاست کے بارے میں بتایا۔ میں نے سمجھا تو چاہتا ہے کہ لوگوں کو یزید کے بارے میں غلطی میں واقع کرو۔ درحالانکہ یزید خود کو اور اپنی سوچ کو سمجھ چکا ہے۔ تو بھی یزید کے بارے میں وہی چیز بتا جو اس میں ہیں (اور کہہ) (یزید وہ ہے جو) کتے پالتا ہے اور ان میں مقابلہ کرواتا ہے اور کبوتروں کے درمیان مقابلہ کرواتا ہے (کبوتر بازی) اور کنیزوں کو ناچنے کے لئے رکھتا ہے۔ اس حالت میں تم یزید کو ان کاموں میں سیاستداں سمجھتے ہو۔ جو کچھ انجام دینے کے درپے ہو اس کو چھوڑ دو۔ کیونکہ خدا کے ساتھ اس حالت میں ملاقات کرو گے کہ لوگوں کا وزن تمہارے اوپر ہوگا۔ جو کچھ تیرے پاس ہے اس سے تجھے بے نیاز نہیں کرتا۔ خدا کی قسم! تو ہمیشہ اور بیکار ظلم کرنے میں ڈوب گئے ہو۔ اور ظلم کے پیچھے لگ گئے ہو۔ سارے ظرف پھر چکے ہو اور تیرے اور موت کے درمیان سوائے پلک جھپکنے سے کچھ نہیں بچا اور جس دن سب حاضر ہوں گے تو اپنے اس عمل کے ساتھ آئے گا۔ جو محفوظ کیا گیا ہے اور پھر فرصت کا وقت نہیں ہے میں نے تجھے دیکھا ہے کہ تو اس کام کے بعد ہمارا رخ کیا اور ہمیں اپنے باپ دادا کی میراث سے محروم کیا۔

خدا کی قسم، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [ان پر درود و سلام ہو] نے (رشتہ داری) کے راستے سے ہمارے لئے ولادت میراث میں چھوڑی اور تو نے اسے ہمارے لئے (خلافت کی دلیل) لا رہے ہو۔ لیکن آپ نے اس کے لئے احتجاج نہیں کیا جو وفات رسولؐ کے وقت حاکم بنا اور اس نے بھی اسی وجہ سے قبول کیا؟ اور اس کے ایمان نے اسے انصاف اپنانے پر مجبور کیا۔ بس تم بہانے بازی کر کے کام کیا اور کہا: یوں ہو جائے گا۔

---

[1] الإمامة والسياسة: ج1ص208.

یہاں تک کہ اے معاویہ! کام (خلافت) تجھ تک پہنچی ایسے راستے سے جو دوسرے کی طرف سے تھا۔ بس اے سوچنے والو! اس سے عبرت لو۔

247. الفتوح. فی ذِکرِ قُدومِ مُعاوِیَةَ إلی مَکَّةَ وأخذِهِ: أقامَ مُعاوِیَةُ بِمَکَّةَ لا یَذکُرُ شَیئاً مِن أمرِ یَزیدَ، ثُمَّ أرسَلَ إلَی الحُسَینِ علیه السلام فَدَعاهُ. فَلَمّا جاءَهُ ودَخَلَ إلَیهِ قَرَّبَ مَجلِسَهُ ثُمَّ قالَ: أبا عَبدِ اللهِ! اعلَم أنّی ما تَرَکتُ بَلَداً إلّا وقَد بَعَثتُ إلی أهلِهِ فَأَخَذتُ عَلَیهِمُ البَیعَةَ لِیَزیدَ، وإنَّما أخَّرتُ المَدینَةَ لِأَنّی قُلتُ: هُم أصلُهُ وقَومُهُ وعَشیرَتُهُ ومَن لا أخافُهُم عَلَیهِ، ثُمَّ إنّی بَعَثتُ إلَی المَدینَةِ بَعدَ ذلِكَ فَأَبی بَیعَتَهُ مَن لا أعلَمُ أحَداً هُوَ أشَدُّ بِها مِنهُم، ولَو عَلِمتُ أنَّ لِأُمَّةِ مُحَمَّدٍ صلی الله علیه وآله خَیراً مِن وَلَدی یَزیدَ لَما بَعَثتُ لَهُ. فَقالَ لَهُ الحُسَینُ علیه السلام: مَهلاً یا مُعاوِیَةُ! لا تَقُل هکَذا، فَإِنَّكَ قَد تَرَکتَ مَن هُوَ خَیرٌ مِنهُ اُمّاً وأباً ونَفساً. فَقالَ مُعاوِیَةُ: کَأَنَّكَ تُریدُ بِذلِكَ نَفسَكَ أبا عَبدِ اللهِ! فَقالَ الحُسَینُ علیه السلام: فَإِن أرَدتُ نَفسی فَکانَ ماذا؟! فَقالَ مُعاوِیَةُ: إذا اُخبِرُكَ أبا عَبدِ اللهِ! أمّا اُمُّكَ فَخَیرٌ مِن اُمِّ یَزیدَ، وأمّا أبوكَ فَلَهُ سابِقَةٌ وفَضلٌ، وقَرابَتُهُ مِن رسولِ اللهِ صلی الله علیه وآله لَیسَت لِغَیرِهِ مِنَ النّاسِ، غَیرَ أنَّهُ قَد حاکَمَ أبوهُ أباكَ، فَقَضَی اللهُ لِأَبیهِ عَلی أبیكَ، وأمّا أنتَ وهُوَ فَهُوَ وَاللهِ خَیرٌ لِأُمَّةِ مُحَمَّدٍ صلی الله علیه وآله مِنكَ. فَقالَ الحُسَینُ علیه السلام: مَن خَیرٌ لِأُمَّةِ مُحَمَّدٍ؟ یَزیدُ الخَمورُ الفَجورُ؟ فَقالَ مُعاوِیَةُ: مَهلاً أبا عَبدِ اللهِ! فَإِنَّكَ لَو ذُکِرتَ عِندَهُ لَما ذَکَرَ مِنكَ إلّا حَسَناً. فَقالَ الحُسَینُ علیه السلام: إن عَلِمَ مِنّی ما أعلَمُهُ مِنهُ أنا فَلیَقُل فِیَّ ما أقولُ فیهِ. فَقالَ لَهُ مُعاوِیَةُ: أبا عَبدِ اللهِ! انصَرِف إلی أهلِكَ راشِداً، وَاتَّقِ اللهَ فی نَفسِكَ، وَاحذَر أهلَ الشّامِ أن یَسمَعوا مِنكَ ما قَد سَمِعتُهُ، فَإِنَّهُم أعداؤُكَ وأعداءُ أبیكَ. قالَ: فَانصَرَفَ الحُسَینُ علیه السلام إلی مَنزِلِهِ.[1]

۲۴۷) الفتوح میں مکہ کی طرف معاویہ کے آنے اور بیعت لینے کے بارے میں آیا ہے: معاویہ مکہ میں ٹھہرا اور یزید کے بارے میں کچھ بھی نہیں کہا، پھر امام حسین علیہ السلام کی طرف (کسی کو بھیج کر بلایا، جب امام حسین علیہ السلام آئے تو اپنے نزدیک بٹھا دیا اور کہا؛ اے ابا عبداللہ! تجھے پتہ ہونا چاہیئے کہ میں نے کوئی بھی شہر ایسا نہیں چھوڑا جس کے رہنے والوں کی طرف کسی کو بھیج کر یزید کے لئے بیعت نہ لی ہو اور میں نے معاویہ کو آخر میں رکھا، کیونکہ میں نے کہا؛ مدینے والے یزید کے خاندان والے اور رشتہ دار ہیں اور مجھے ان سے کوئی خوف نہیں ہے، پھر میں نے مدینہ کی طرف (پیغام)

[1] الفتوح: ج4 ص339 وراجع: الإمامة والسیاسة: ج1 ص211.

بھیجا لیکن انہوں نے یزید کی بیعت کرنے سے انکار کر دیا اور اس کام میں مدینے والے سب سے زیادہ سخت ہیں، اگر میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے لئے یزید سے بہتر کوئی اور دیکھتا تو یزید (کی بیعت) کے لئے کسی کو نہ بھیجتا،

لیکن امام حسین علیہ السلام نے فرمایا؛ آہستہ اے معاویہ، اس طرح نہ کہو تو نے یزید سے بہتر کو چھوڑ دیا ہے، جس کا باپ اور ماں یزید کے باپ اور ماں سے بہتر ہیں،

معاویہ نے کہا؛ اس سے اپنے بارے میں کہہ رہے ہو اے ابا عبداللہ!

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا؛ اگر میں اپنا ارادہ کروں تو کیا ہوگا؟

معاویہ نے کہا؛ اے ابا عبداللہ! اس صورت میں میں تجھے کہتا ہوں، تیری ماں یزید کی ماں سے افضل ہے لیکن تیرا بابا پہلے سے فضیلت رکھتا ہے اور رشتہ داری میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اس کے علاوہ کوئی نہیں ہے۔ سوائے اس کے کہ تیرے باپ نے یزید کے باپ (معاویہ) سے حکومت کے لئے جنگ کی اور خدا نے اس (یزید) کے باپ کو تیرے باپ پر مقدم کیا، لیکن رہی بات تیری اور یزید کی تو خدا کی قسم، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے لئے یزید تجھ سے بہتر ہے،

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا؛ کون محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے لئے بہتر ہے؟ یزید شرابی اور فاسد؟

معاویہ نے کہا؛ آہستہ اے ابا عبداللہ! اگر یزید کے پاس تیری بات آئے تو وہ تیری تعریف کرتا ہے،

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا؛ جو باتیں اس کے بارے میں، میں کہتا ہوں اگر وہ میرے اندر دیکھا ہے کہے،

معاویہ نے امام سے کہا؛ اے ابا عبداللہ! ہوش میں آجا اور اپنے خاندان کی طرف لوٹ جا اور خدا سے اپنے بارے میں ڈرو اور یہ ہوشیار رہو کہ شام والے تجھ سے وہ نہ سنیں جو میں نے سنا ہے کیونکہ وہ تیرے اور تیرے باپ کے دشمن ہیں، امام حسین علیہ السلام اپنے گھر کی طرف لوٹ آئے۔

7/5

مُكاتَباتُ الإمامِ ومُعاوِيَةَ

امام و معاویہ کے درمیان خطوط

248. أنساب الأشراف: كَتَبَ مُعاوِيَةُ إلَى الحُسَينِ بنِ عَلِيٍّ عليه السلام: أمّا بَعدُ: فَقَدِ انتَهَت إلَيَّ

عَنكَ أُمورٌ أرغَبُ بِكَ عَنها، فَإِن كانَت حَقًّا لَم أُقارَّكَ[١] عَلَيها، ولَعَمري إنَّ مَن أعطى صَفقَةَ يَمينِهِ وعَهدَ اللهِ وميثاقَهُ لَحَرِيٌّ بِالوَفاءِ، وإن كانَت باطِلاً فَأَنتَ أسعَدُ النّاسِ بِذلِكَ، وبِحَظِّ نَفسِكَ تَبدَأُ، وبِعَهدِ اللهِ توفي، فَلا تَحمِلني عَلى قَطيعَتِكَ وَالإِساءَةِ بِكَ، فَإِنّي مَتى أُنكِركَ تُنكِرني، ومَتى تَكِدني أكِدكَ، فَاتَّقِ شَقَّ عَصا هذِهِ الأُمَّةِ وأن يَرجِعوا عَلى يَدِكَ إلَى الفِتنَةِ، فَقَد جَرَّبتَ النّاسَ وبَلَوتَهُم، وأبوكَ كانَ أفضَلَ مِنكَ، وقَد كانَ اجتَمَعَ عَلَيهِ رَأيُ الَّذينَ يَلوذونَ بِكَ، ولا أظُنُّهُ يَصلُحُ لَكَ مِنهُم ما كانَ فَسَدَ عَلَيهِ، فَانظُر لِنَفسِكَ ودينِكَ «وَ لاَ يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِينَ لاَ يُوقِنُونَ»[٢]. فَكَتَبَ إلَيهِ الحُسَينُ عليه السلام: أمّا بَعدُ، فَقَد بَلَغَني كِتابُكَ تَذكُرُ أنَّهُ بَلَغَتكَ عَنّي أُمورٌ تَرغَبُ عَنها، فَإِن كانَت حَقًّا لَم تُقارَّني عَلَيها، ولَن يَهدِيَ إلَى الحَسَناتِ ويُسَدِّدَ لَها إلَّا اللهُ، فَأَمّا ما نُمِّيَ[٣] إلَيكَ فَإِنَّما رَقّاهُ[٤] المَلّاقونَ[٥] المَشّاؤونَ بِالنَّمائِمِ[٦]، المُفَرِّقونَ بَينَ الجَميعِ[٧]، وما أُريدُ حَربًا لَكَ ولا خِلافًا عَلَيكَ، وَايمُ اللهِ لَقَد تَرَكتُ ذلِكَ وأنَا أخافُ اللهَ في تَركِهِ، وما أظُنُّ اللهَ راضِيًا عَنّي بِتَركِ مُحاكَمَتِكَ إلَيهِ، ولا عاذِري دونَ الإِعذارِ إلَيهِ فيكَ وفي أولِيائِكَ القاسِطينَ المُلحِدينَ، حِزبِ الظّالِمينَ وأولِياءِ الشَّياطينِ. ألَستَ قاتِلَ حُجرِ بنِ عَدِيٍّ وأصحابِهِ المُصَلّينَ العابِدينَ، الَّذينَ يُنكِرونَ الظُّلمَ ويَستَعظِمونَ البِدَعَ، ولا يَخافونَ فِي اللهِ لَومَةَ لائِمٍ. ظُلمًا وعُدوانًا، بَعدَ إعطائِهِمُ الأَمانَ بِالمَواثيقِ وَالأَيمانِ المُغَلَّظَةِ؟ أوَلَستَ قاتِلَ عَمرِو بنِ الحَمِقِ صاحِبِ رَسولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم، الَّذي أبلَتهُ العِبادَةُ وصَفَّرَت لَونَهُ وأنحَلَت جِسمَهُ؟! أوَلَستَ المُدَّعِيَ زِيادَ بنَ سُمَيَّةَ المَولودَ عَلى فِراشِ عُبَيدٍ عَبدِ ثَقيفٍ، وزَعَمتَ أنَّهُ ابنُ أبيكَ، وقَد قالَ رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: «الوَلَدُ لِلفِراشِ ولِلعاهِرِ الحَجَرُ»، فَتَرَكتَ سُنَّةَ رَسولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم وخالَفتَ أمرَهُ مُتَعَمِّدًا، وَاتَّبَعتَ هَواكَ مُكَذِّبًا، بِغَيرِ هُدًى مِنَ اللهِ، ثُمَّ

---

[١] قارَّهُ مُقارَّةً: قَرَّ مَعَهُ وسَكَنَ، وفُلانٌ قارٌّ: ساكِنٌ (تاج العروس: ج7 ص386 «قرر»).

[٢] الروم: 60.

[٣] نَمَّيتُ الحَديثَ تَنمِيةً: إذا بَلَّغتَهُ عَلى وَجهِ النَّميمَةِ وَالإِفسادِ (الصحاح: ج6 ص2516 «نما»).

[٤] رَقّى عَلَيهِ كَلامًا: إذا رَفَعَ (الصحاح: ج6 ص2361 «رقى»).

[٥] المَلَقُ: أن تُعطِيَ بِاللِّسانِ ما لَيسَ فِي القَلبِ (القاموس المحيط: ج3 ص284 «ملق»).

[٦] النَّميمَةُ: هِيَ نَقلُ الحَديثِ مِن قَومٍ إلى قَومٍ عَلى جِهَةِ الإِفسادِ وَالشَّرِّ (النهاية: ج5 ص120 «نمم»).

[٧] هكَذا فِي المَصدَرِ، وفِي الإمامة والسياسة: «الجَمعِ» بَدَلَ «الجَميعِ».

سَلَّطتَهُ عَلَى العِراقَينِ فَقَطَعَ أيدِىَ المُسلِمينَ وسَمَلَ[1] أعيُنَهُم، وصَلَبَهُم عَلى جُذوعِ النَّخلِ، كَأَنَّكَ لَستَ مِنَ الاُمَّةِ وكَأَنَّها لَيسَت مِنكَ، وقَد قالَ رَسولُ اللهِ ﷺ: «مَن ألحَقَ بِقَومٍ نَسَباً لَيسَ لَهُم فَهُوَ مَلعونٌ»! أوَلَستَ صاحِبَ الحَضرَمِيّينَ الَّذينَ كَتَبَ إلَيكَ ابنُ سُمَيَّةَ أنَّهُم عَلى دينِ عَلِيٍّ علیہ السلام، فَكَتَبتَ إلَيهِ: اُقتُل مَن كانَ عَلى دينِ عَلِيٍّ ورَأيِهِ. فَقَتَلَهُم ومَثَّلَ بِهِم بِأَمرِكَ، ودينُ عَلِيٍّ علیہ السلام دينُ مُحَمَّدٍ ﷺ الَّذي كانَ يَضرِبُ عَلَيهِ أباكَ، وَالَّذِي انتِحالُكَ إيّاهُ أجلَسَكَ مَجلِسَكَ هذا، ولَولا هُوَ كانَ أفضَلُ شَرَفِكَ تَجَشُّمَ الرِّحلَتَينِ في طَلَبِ الخُمورِ! وقُلتَ: اُنظُر لِنَفسِكَ ودينِكَ وَالاُمَّةِ، وَاتَّقِ شَقَّ عَصَا الاُلفَةِ وأن تَرُدَّ النّاسَ إلَى الفِتنَةِ! فَلا أعلَمُ فِتنَةً عَلَى الاُمَّةِ أعظَمَ مِن وِلايَتِكَ عَلَيها! ولا أعلَمُ نَظَراً لِنَفسي وديني أفضَلَ مِن جِهادِكَ! فَإِن أفعَلهُ فَهُوَ قُربَةٌ إلى رَبّي، وإن أترُكهُ فَذَنبٌ أستَغفِرُ اللهَ مِنهُ في كَثيرٍ مِن تَقصيري، وأسأَلُ اللهَ تَوفيقي لِأَرشَدِ اُموري. وأمّا كَيدُكَ إيّايَ، فَلَيسَ يَكونُ عَلى أحَدٍ أضَرَّ مِنهُ عَلَيكَ، كَفِعلِكَ بِهؤُلاءِ النَّفَرِ الَّذينَ قَتَلتَهُم ومَثَّلتَ بِهِم بَعدَ الصُّلحِ مِن غَيرِ أن يَكونوا قاتَلوكَ ولا نَقَضوا عَهدَكَ، إلّا مَخافَةَ أمرٍ لَو لَم تَقتُلهُم مِتَّ قَبلَ أن يَفعَلوهُ، أو ماتوا قَبلَ أن يُدرِكوهُ. فَأَبشِر يا مُعاوِيَةُ بِالقِصاصِ، وأيقِن بِالحِسابِ، وَاعلَم أنَّ للهِ كِتاباً لا يُغادِرُ صَغيرَةً ولا كَبيرَةً إلّا أحصاها، ولَيسَ اللهُ بِناسٍ لَكَ أخذَكَ بِالظِّنَّةِ، وقَتلَكَ أولِياءَهُ عَلَى الشُّبهَةِ وَالتُّهَمَةِ، وأخذَكَ النّاسَ بِالبَيعَةِ لِابنِكَ، غُلامٍ سَفيهٍ يَشرَبُ الشَّرابَ ويَلعَبُ بِالكِلابِ! ولا أعلَمُكَ إلّا خَسِرتَ نَفسَكَ، وأوبَقتَ[2] دينَكَ، وأكَلتَ أمانَتَكَ، وغَشَشتَ رَعِيَّتَكَ، وتَبَوَّأتَ مَقعَدَكَ مِنَ النّارِ فَ«بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظَّٰلِمِينَ»[3].[4]

۲۴۸) انساب الاشراف میں ہے: معاویہ نے امام حسین علیہ السلام کی طرف لکھا، اما بعد! تجھ سے ایسے کاموں کی خبر مجھے ملی ہے جن کاموں کو تجھ سے بعید سمجھتا ہوں، اگر وہ باتیں صحیح ہوں تو میں تیرے ساتھ موافق نہیں ہوں، مجھے اپنی جان کی قسم، جو آدمی اپنے وعدے اور خدا کے وعدے کی وفا کرے وہ وفا کا حقدار ہے اور اگر وہ باتیں صحیح نہ ہوں تو تم لوگوں

---

[1] سَمَلتُ عَينَهُ: فقأتُها بحديدة مُحماة (المصباح المنير: ص289 «سملت»).
[2] وَبَقَ: هَلَكَ، ويتعدّى بالهمزة فيقال: أوبقته (المصباح المنير: ص646 «وبق»).
[3] هود: 44.
[4] أنساب الأشراف: ج5 ص128، الإمامة والسياسة: ج1 ص202.201؛ رجال الكشّي: ج1 ص252 ح98 و99 كلاهما نحوه، بحار الأنوار: ج44 ص212 ح9.

کے درمیان اس کا زیادہ حصہ رکھتے ہو اور اپنے حصے کے بارے میں میں شروعات کر چکے ہو اور خدا کے وعدے کی وفا کرتے ہو، مجھے تعلق ختم کرنے اور تم سے بدی کرنے پر مجبور نہ کرو، اگر میرا انکار کرو گے تو میں بھی انکار کروں گا اور اگر مجھے دھوکا دو گے تو میں بھی تجھے دھوکا دوں گا، اس امت کے اتفاق کو توڑنے اور انہیں فتنے کی طرف لے جانے سے پرہیز کرو، تم لوگوں کا تجربہ کر چکے ہو اور ان کو آزما چکے ہو اور تیرا باپ تجھ سے بہتر تھا، اور ان کی نظر جنہوں نے تیری پناہ لی، اس کے لئے متفق ہوئی تھی، اور میں نہیں سمجھتا کہ جو چیز انہوں نے تیرے باپ کے لئے نہیں کی وہ تیرے لئے انجام دیں گے۔ بس تم اپنے اور اپنے دین کے بارے میں سوچو اور جن لوگوں کو یقین نہیں ہے وہ تجھے معمولی نہ سمجھیں، امام حسین علیہ السلام نے معاویہ کے جواب میں لکھا؛ اما بعد، تیرا خط مجھ تک پہنچا، تو نے لکھا تھا کہ میرے ایسے کاموں کو تجھ کو خبر ملی ہے جن کو تو پسند نہیں کرتا اگر میں نے کہی ہوں اور اگر وہ صحیح ہوں تو ان پر مجھ سے اتفاق نہیں کرو گے اور خدا کے علاوہ نیکیوں پر کوئی رہنمائی نہیں کرتا، خدا کے علاوہ کوئی نیکیوں کی توفیق نہیں دیتا، لیکن چغلی لگائی گئی ہے تیرے چیلوں نے تفرقہ والی بات کہہ کر جماعت میں تفرقہ ڈالا ہے، مجھے تجھ سے جنگ اور مخالفت کا شوق نہیں ہے، خدا کی قسم میں نے اسے چھوڑ دیا ہے اور میں اس ترک کرنے سے خدا سے ڈرتا ہوں اور میں نہیں سوچتا کہ خدا اس سے کہ میں نے تجھ سے اور تیرے تجاوز گر اور ملحد دوستوں کے بارے میں جو کہ ظالموں کا گروہ اور شیطان کا ہاتھ ہیں۔ دشمنی کو ترک کیا ہے، خدا کے سامنے سوا اس عذر کے نہیں رکھتا جو وہ، خود قبول کرے، کیا تو نے حجر بن عدی اور اس کے ساتھیوں کو ظلم و شکنجہ سے قتل نہیں کیا؟ وہ تو نماز گزار عبادت کرنے والے تھے اور ظلم کو غلط اور بدعتوں کو خوفناک سمجھتے تھے اور خدا کی راہ میں کسی کو سرزنش کرنے والے کی سرزنش سے نہیں ڈرتے تھے؟ تو نے یہ قتل ان کو امان دینے کے بعد، سارے اعتماد و مضبوط قسموں کے ساتھ، انجام دیا، کیا تو نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی، عمرو بن حمق کا قاتل نہیں ہے، جس کو عبادت نے بوڑھا کر دیا اور اس کا رنگ زرد ہو گیا اور اس کا جسم کمزور ہو گیا تھا، کیا تو نے زیاد بن سمیہ کو جو عبید کے بستر (ثقیف کا غلام) پر پیدا ہو تھا، اپنے باپ کا بیٹا نہیں سمجھا، درحالانکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا: فرزند اسی کا ہوگا جس کے بستر پر پیدا ہوا ہوگا اور زانی کے لئے پتھر ہے؟

تو نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کو ترک کر دیا اور جان بوجھ کر اس کے فرمان کی مخالفت کی اور تکذیب کی بناء پر تو اپنے خواہشات نفسانی کے پیچھے گیا، بغیر اس کے کہ خدا کی طرف سے کوئی ہدایت دیکھتا، پھر تو نے زیاد کو کوفہ اور بصرہ پر مسلط کیا تا کہ وہ مسلمانوں کو قتل کرے اور گرم لوہے سے انکی آنکھیں نکالے اور انہیں خرما کے درخت پر لٹکا دے، ایسا لگ رہا ہے کہ تو امت سے نہیں ہے اور وہ ابھی تجھ سے نہیں ہے۔

کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا؛ جو بھی کسی اجنبی کو (اپنی) قوم کے خاندان میں سے سمجھے جس کے نسب سے نہیں ہے، وہ ملعون ہے،

کیا تو وہی نہیں ہے کہ (زیاد) بن سمیہ نے تجھے لکھا؛ حضرمیین والے علی علیہ السلام کے دین پر ہیں اور جواب میں تو نے اسے لکھا، جو بھی علی علیہ السلام کے دین پر ہو اور اس کے عقیدے پر ہو ان کو قتل کرو اور انہیں مثلہ کیا علی علیہ السلام کا دین وہی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دین ہے جس کی وجہ سے وہ تیرے باپ سے لڑ رہا تھا، وہ ایسا ہے جس کے (دین) کے پابند ہونے کی وجہ سے تم اس جگہ پر آکر بیٹھے ہو اور اگر یہ وہ نہ ہوتا تو تیری بڑی فضیلت یہ ہوتی ہے کہ قریش کے گرمیوں اور سردیوں کے دو سفر کو ترتیب دینا، شراب بنانے کا کام، تیرے حوالے ہوتا، تو نے کہا، اپنے بارے میں تفرقہ نہ ڈالو اور لوگوں کو فتنے کی طرف نہ لے جاؤ۔ میں تیری حاکمیت سے زیادہ اس امت پر کوئی اور بڑا فتنہ نہیں سمجھتا اور میں اپنے اور اپنے دین کے لئے تجھ سے جہاد کرنا کی نظر کو بہتر نہیں سمجھتا۔

اگر میں جہاد کروں تو یہ میرے خدا کے ہاں قریب ہونے کا سبب ہے اور اگر اسے چھوڑ دوں تو ایسا گناہ ہے جس کی کوتاہی زیادہ ہونے کی خدا سے مغفرت مانگتا ہوں اور خدا سے چاہتا ہوں کہ سب سے زیادہ صحیح کام میں مجھے کامیاب کرے، لیکن میرے ساتھ تیرے دھوکے کا نقصان کسی اور سے زیادہ، تجھے ہی پہنچے گا، اس کام کی طرح جو تو نے اس چند آدمیوں سے کیا اور انہیں قتل کیا اور مثلہ کیا درحالانکہ انہوں نے تیرے ساتھ صلح کیا تھا، نہ تیرے ساتھ جنگ کی نہ ہی تیرے حکم کی خلاف ورزی کی تھی تو فقط اس سے ڈر کہ اگر انہیں قتل نہ کرتا تو ان سے پہلے مرجاتا یا وہ اس تک پہنچنے سے مرجاتے، بس اے معاویہ! قصاص آگے آگے ہے، حساب کے بارے میں یقین رکھو اور جان لو کہ خدا کے پاس ایسا حساب لکھا ہوا ہے جس میں چھوٹی بڑی چیز لکھی گئی ہے۔ خدا بھلا تا نہیں ہے بے اعتماد اور گمان کی بناء پر تیری گرفتاریاں، اولیاء کو تہمت اور شبہ کی بناء پر قتل کرنا، اور اپنے بے عقل، شرابی، کتوں کے ساتھ کھیلنے والے بیٹے کے لئے تیری بیعت لینا (ان کاموں کی وجہ سے) تو نے خود کو برباد کیا اور اپنے دین کو ہلاک کیا اور امانت کو کھالیا اور لوگوں کو تو نے دھوکا دیا اور تو نے اپنے لئے جہنم میں جگہ تیار کی، بس خدا کی رحمت سے ظالم قوم دور رہو۔

7/6

الإختِصامُ فِي اللهِ

دشمنی خدا کے لئے

249.الخصال عن النضر بن مالك: قُلتُ لِلحُسَينِ بنِ عَلِيّ بنِ أبي طالِبٍ عليه السلام: يا أبا عَبدِ اللهِ، حَدِّثني عَن قَولِ اللهِ عز و جل: «هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ»[1]. قالَ: نَحنُ وبَنو اُمَيَّةَ، اختَصَمنا فِي اللهِ عز و جل، قُلنا: صَدَقَ اللهُ، وقالوا: كَذَبَ اللهُ. فَنَحنُ وإيّاهُمُ الخَصمانِ يَومَ القِيامَةِ.[2]

۲۴۹) خصال میں نضر بن مالک سے نقل کیا ہے، میں نے امام حسین سے کہا: اے ابا عبداللہ! مجھے خدا کے ارشاد کے بارے میں بتاؤ جو اس نے فرمایا؛

امام علیہ السلام نے فرمایا (جیسے) ہم اور بنو امیہ کہ جن سے ہم نے خدا کی خاطر دشمنی کی، ہم نے کہا خدا سچ کہتا ہے۔ وہ کہنے لگے خدا جھوٹ کہتا ہے، بس قیامت کے دن ہم اور وہ دو دشمن ہیں۔

250.بحار الأنوار عن بكر بن أيمن عن الحسين بن عليّ على إنّا وبَني اُمَيَّةَ تَعادَينا فِي اللهِ، فَنَحنُ وهُم كَذلِكَ إلى يَومِ القِيامَةِ، فَجاءَ جَبرَئيلُ عليه السلام بِرايَةِ الحَقِّ فَرَكَزَها بَينَ أظهُرِنا، وجاءَ إبليسُ بِرايَةِ الباطِلِ فَرَكَزَها بَينَ أظهُرِهِم.[3]

۲۵۰) بحار الانوار میں بکر بن ایمن نے امام حسین علیہ السلام سے نقل کیا ہے، ہم نے بنو امیہ کے ساتھ خدا کے لئے دشمنی کی اور ہم قیامت کے دن بھی ایسے ہوں گے، بس جبرئیل حق کا پرچم لے کر آئے گا اور ہمارے ہاتھ میں دے گا اور ابلیس بھی باطل کا پرچم لے کر آئے گا اور بنو امیہ کے ہاتھ میں دے گا۔

---

[1] الحجّ: 19.
[2] الخصال: ص43 ح35، بحار الأنوار: ج31 ص517 ح16.
[3] بحار الأنوار: ج31 ص308.

الفصل الثّامِنُ: بيعة يزيد

آٹھویں فصل یزید کی بیعت

8/1

مُواصِفاتُ يَزيدَ

یزید کی صفات

251.دعائم الاسلام: عَنِ الحُسَينِ بنِ عَلِيٍّ عليه السلام أنَّهُ كَتَبَ إلى مُعاوِيَةَ كِتابا يُقَرِّعُهُ[1] فيهِ ويُبَكِّتُهُ[2] بِأُمورٍ صَنَعَها، كانَ فيهِ: ثُمَّ وَلَّيتَ ابنَكَ وهُوَ غُلامٌ يَشرَبُ الشَّرابَ ويَلهو بِالكِلابِ، فَخُنتَ أمانَتَكَ، وأخرَبتَ[3] رَعِيَّتَكَ، ولَم تُؤَدِّ نَصيحَةَ رَبِّكَ، فَكَيفَ تُوَلّي عَلى اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله مَن يَشرَبُ المُسكِرَ؟ وشارِبُ المُسكِرِ مِنَ الفاسِقينَ! وشارِبُ المُسكِرِ مِنَ الأَشرارِ! ولَيسَ شارِبُ المُسكِرِ بِأَمينٍ عَلى دِرهَمٍ، فَكَيفَ عَلَى الاُمَّةِ؟! فَعَن قَليلٍ تَرِدُ عَلى عَمَلِكَ، حينَ تُطوى صَحائِفُ الاِستِغفارِ.[4]

۲۵۱) دعائم الاسلام میں ہے، امام حسین علیہ السلام نے ایک شدید خط لکھا معاویہ کی طرف اور اسے ان کاموں کی سرزش کی جو اس نے انجام دیئے تھے، اس خط میں یوں تھا، پھر تو نے حکومت اپنے بیٹے کو دی درحالانکہ وہ ایسا جوان ہے جو شراب پیتا ہے اور کتوں کے ساتھ کھیلتا ہے، تو نے اپنی امانت میں خیانت کی اور لوگوں کو ترک کیا اور اپنے خدا کے نصیحت پر عمل نہ کیا، تم کیسے امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایسے کو مسلط کرتے ہو جو شراب پیتا ہے، درحالانکہ شراب پینے والا فاسقوں

---

[1] التقريع: التعنيف والتثريب، وقَرَّعَهُ تقريعا: وَبَّخَهُ وعَذَلَهُ (تاج العروس: ج11 ص366 «قرع»).

[2] التبكيت: التقريع والتوبيخ (النهاية: ج1 ص148 «بكت»).

[3] في بعض نسخ المصدر: «أخزيت» بدل «أخربت».

[4] دعائم الإسلام: ج2 ص133 ح468، وفي بحار الأنوار: ج66 ص495 ح41 عن الإمام الحسن عليه السلام ولكن مضمون الكتاب بعيد عن زمانه عليه السلام.

میں سے ہے اور جو مست کرنے والی چیز پیتا ہے وہ شریر لوگوں میں سے ہے، شراب پینے والا ایک درہم کا بھی امانتدار نہیں ہوسکتا تو وہ کیسے اس امت کا امانتدار بن سکتا ہے؟ ت

م جلدی میں اپنے کام کا نتیجہ دیکھو گے، جب توبہ واستغفار کے دفتر بند ہو چکے ہوں گے۔

8/2

اِمتِناعُ الإمامِ مِن بَيعَةِ يَزيدَ

یزید کی بیعت سے امام علیہ السلام کا انکار

252. الفتوح عن الإمام الحسين عليه السلام. لَمّا أمَرَهُ مَروانُ بِبَيعَةِ يَزيدَ: وَيحَكَ! أتَأمُرُني بِبَيعَةِ يَزيدَ وهُوَ رَجُلٌ فاسِقٌ؟ لَقَد قُلتَ شَطَطاً[1] مِنَ القَولِ يا عَظيمَ الزَّلَلِ! لا ألومُكَ عَلى قَولِكَ لِأَنَّكَ اللَّعينُ الَّذي لَعَنَكَ رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وأنتَ في صُلبِ أبيكَ الحَكَمِ بنِ أبِي العاصِ، فَإِنَّ مَن لَعَنَهُ رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وآله لا يُمكِنُ لَهُ ولا مِنهُ إلّا أن يَدعُوَ إلى بَيعَةِ يَزيدَ. ثُمَّ قالَ: إلَيكَ عَنّي يا عَدُوَّ اللهِ، فَإِنّا أهلُ بَيتِ رَسولِ اللهِ صلى الله عليه وآله، وَالحَقُّ فينا وبِالحَقِّ تَنطِقُ ألسِنَتُنا، وقَد سَمِعتُ رَسولَ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقولُ: «الخِلافَةُ مُحَرَّمَةٌ عَلى آلِ أبي سُفيانَ، وعَلَى الطُّلَقاءِ[2] أبناءِ الطُّلَقاءِ، فَإِذا رَأَيتُم مُعاوِيَةَ عَلى مِنبَري فَابقُروا[3] بَطنَهُ». فَوَاللهِ لَقَد رَآهُ أهلُ المَدينَةِ عَلى مِنبَرِ جَدّي فَلَم يَفعَلوا ما اُمِروا بِهِ، فَابتَلاهُمُ[4] اللهُ بِابنِهِ يَزيدَ! زادَهُ اللهُ فِي النّارِ عَذاباً.[5]

۲۵۲۔ الفتوح میں ہے، جب مروان نے امام حسین علیہ السلام کو یزید کی بیعت کا حکم دیا تو امام علیہ السلام نے فرمایا: لعنت ہو تم پر، کیا یزید کی بیعت کا حکم دے رہے ہو درحالانکہ وہ فاسق شخص ہے؟

ایسا ہے جس کی غلطی بہت بڑی ہے، بہت غلط بات کہہ رہے ہو، میں تجھے تیری باتوں پر سرزنش نہیں کرتا، کیونکہ

---

[1] الشَّطَطُ: الإفراط في البُعد (مفردات ألفاظ القرآن: ص453 «شطط»).

[2] الطُلَقاءُ: هم الذين خلّى عنهم (النبيّ صلى الله عليه وآله) يوم فتح مكّة، وأطلقهم ولم يسترقّهم (النهاية: ج3 ص136 «طلق»).

[3] في المصدر: «فافقروا»، وما في المتن أثبتناه من المصادر الأخرى.

[4] في المصدر: «قاتلهم»، وما في المتن أثبتناه من المصادر الأخرى.

[5] الفتوح: ج5 ص17، مقتل الحسين للخوارزمي: ج1 ص185؛ تسلية المجالس: ج2 ص153.

تجھ پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے لعنت ہوئی ہے، درحالانکہ تو اپنے باپ کی پشت میں حکم بن ابن بی عاص تھا، اور جس پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لعنت ہوئی ہے وہ سوائے اس کے کیا کر سکتا ہے کہ یزید کی بیعت کی طرف بلائے۔

پھر امام علیہ السلام نے فرمایا: اے دشمن خدا! مجھ سے دور ہو جا کیوں کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاندان ہیں اورحق ہمارے درمیان ہے اور ہم حق کی بات ہی کرتے ہیں،

میں نے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے، ابوسفیان اور آزاد ہونے والے غلاموں کی اولاد پر خلافت حرام ہے، اور جب معاویہ کو میرے منبر پر دیکھو تو اس کے شکم کو پارہ کردو،

خدا کی قسم! مدینے والوں نے اس کو میرے نانا کے منبر پر رکھا اور جوان کو حکم دیا گیا تھا انہوں نے انجام نہیں دیا اور خدا نے بھی ان پر اس کا بیٹا یزید مسلط کیا، خدا اس کے عذاب کو جہنم میں زیادہ کرے۔

253.مثير الأحزان عن الإمام الحسين عليه السلام ـ لِمَروانَ لَمّا أشارَ عَلَى الوَليدِ والِي المَدينَةِ بِقَتلِهِ ـ: وَيلي عَلَيكَ يَا ابنَ الزَّرقاءِ[1]، أنتَ تَأمُرُ بِضَربِ عُنُقي؟! كَذَبتَ ولَؤُمتَ، نَحنُ أهلُ بَيتِ النُّبُوَّةِ ومَعدِنُ الرِّسالَةِ، ويَزيدُ فاسِقٌ شارِبُ الخَمرِ وقاتِلُ النَّفسِ، ومِثلي لا يُبايِعُ لِمِثلِهِ، ولٰكِن نُصبِحُ وتُصبِحونَ[2] أيُّنا أحَقُّ بِالخِلافَةِ وَالبَيعَةِ.[3]

۲۵۳) مثیر الاحزان میں ہے، مروان بن ولید، مدینے کے حاکم نے ان کو قتل کرنے کا حکم دیا جو یزید کی بیعت پر راضی نہیں ہوئے تھے، امام حسین علیہ السلام نے مروان سے کہا؛ لعنت ہو تجھ پر اے نیلی آنکھ والی عورت کے بیٹے، تو میرے قتل کرنے کا حکم دیتا ہے؟ غلط بات کہی ہے، ہم نبوت کا گھرانہ اور رسالت کی معدن ہیں، اور یزید، فاسق، شرابی، لوگوں کا قاتل ہے، مجھ جیسا یزید جیسے کی بیعت نہیں کرے گا، لیکن ہمیں اور آپ کو انتظار کرنا ہوگا تا کہ دیکھیں کہ ہم میں سے کون خلافت اور بیعت کا سزاوار ہے۔

---

[1] يطلق على مروان وذريّته بنو الزرقاء. والزرقاء اسم يطلق للمذمّة في الأدب العربي. وهي اسم جدّة مروان، وكانت بغية من ذوات الأعلام (الكامل: ج4 ص160).

[2] في الملهوف هنا زيادة: «ونَنظُرُ وتَنظُرونَ».

[3] مثير الأحزان: ص24، الملهوف: ص98 نحوه، بحار الأنوار: ج44 ص325.

الفصل التّاسِعُ: أسباب الخروج على يزيد

نویں فصل: یزید کے خلاف قیام کرنے کے اسباب

9/1

إحياءُ السُّنَّةِ ومَعالِمِ الدّينِ

سنت اور دین کی نشانیوں کو زندہ کرنا

254. أنساب الأشراف: قَد كانَ الحُسَينُ بنُ عَلِيٍّ عليه السلام كَتَبَ إلى وُجوهِ أهلِ البَصرَةِ يَدعوهُم إلى كِتابِ اللهِ، ويَقولُ لَهُم: إنَّ السُّنَّةَ قَد اُميتَت، وإنَّ البِدعَةَ قَد اُحيِيَت ونُعِشَت[1]. [2]

۲۵۴) انساب الاشراف میں ہے، امام حسین علیہ السلام نے بصرہ کے نیک لوگوں کی طرف خط لکھا اور انہیں خدا کی کتاب کی طرف بلایا اور فرمایا: سنت مرچکی ہے اور بدعت زندہ ہوکر ظاہر ہوچکی ہے۔

255. الطبقات الكبرى في ذِكرِ أحداثِ يَومِ عاشوراءَ: ثُمَّ قالَ حُسَينٌ عليه السلام لِعُمَرَ وأصحابِهِ: لا تَعجَلوا حَتّى اُخبِرَكُم خَبَري: وَاللهِ ما أتَيتُكُم حَتّى أتَتني كُتُبُ أماثِلِكُم بِأَنَّ السُّنَّةَ قَد اُميتَت، وَالنِّفاقَ قَد نَجَمَ[3]، وَالحُدودَ قَد عُطِّلَت، فَاقدَم لَعَلَّ اللهَ تَبارَكَ وتَعالى يُصلِحُ بِكَ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله فَأَتَيتُكُم! فَإِذا كَرِهتُم ذلِكَ، فَأَنَا راجِعٌ عَنكُم، وَارجِعوا إلى أنفُسِكُم فَانظُروا هَل يَصلُحُ لَكُم قَتلي، أو يَحِلُّ لَكُم دَمي؟ أَلَستُ ابنَ بِنتِ نَبِيِّكُم وَابنَ ابنِ عَمِّهِ وَابنَ أوَّلِ المُؤمِنينَ إيماناً؟! أوَلَيسَ حَمزَةُ وَالعَبّاسُ وجَعفَرٌ عُمومَتي؟! أوَلَم يَبلُغكُم قَولُ رَسولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فِيَّ وفي أخي: «هذانِ سَيِّدا شَبابِ أهلِ الجَنَّةِ»؟![4]

---

[1] نَعَشَهُ: رَفَعَهُ (النهاية: ج5 ص81 «نعش»).

[2] أنساب الأشراف: ج2 ص335، تاريخ الطبري: ج5 ص357.

[3] نَجَمَ الشيء: ظَهَرَ وطَلَعَ (الصحاح: ج5 ص2039 «نجم»).

[4] الطبقات الكبرى (الطبقة الخامسة من الصحابة): ج1 ص468، سير أعلام النبلاء: ج3 ص301 الرقم 48.

۲۵۵)طبقات کبری میں دس محرم کے واقعات کے ذکر میں آیا ہے، امام حسین علیہ السلام نے عمر (بن سعد) اور اس کے ساتھیوں سے فرمایا؛ جلدی نہ کرو تا کہ میں تمہیں ایک خبر بتاؤں، خدا کی قسم میں تمہارے ہاں اس وقت تک نہیں آیا جب تک تمہارے بزرگوں کے خط نہیں پہنچے، کہ سنت مرچکی ہے اور نفاق ظاہر ہو چکا ہے اور خدائی حدود پامال ہوگئی ہیں، ہمارے پاس آجائیں، شاید خدا تمہاری وجہ سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کی اصلاح کرے،

اسی لئے تمہارے پاس آیا ہوں اور اگر تم میرے آنے کو پسند نہیں کرتے ہو تو میں واپس چلا جاتا ہوں اور تم بھی اپنے اندر جھانکو اور دیکھو کہ کیا میرا قتل تمہارے فائدے میں ہے یا میرا خون تم پر حلال ہے؟

کیا میں تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی کا بیٹا اور اس کے چچا زاد بھائی کا بیٹا اور سب سے پہلے مومن کا بیٹا نہیں ہوں؟ کیا حمزہ، عباس اور جعفر میرے چچا نہیں ہیں؟

کیا میرے بارے اور میرے بھائی کے بارے میں تم تک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان نہیں پہنچا کہ وہ دو (حسن و حسین علیہما السلام) جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔

256.الأخبار الطوال: كَتَبَ [الحُسَينُ بنُ عَلِيٍّ عليه السلام] كِتابا إلى شيعَتِهِ مِن أهلِ البَصرَةِ مَعَ مَولىً لَهُ يُسَمّى سَلمانَ، نُسخَتُهُ: بِسمِ اللهِ الرَّحمنِ الرَّحيمِ مِنَ الحُسَينِ بنِ عَلِيٍّ إلى مالِكِ بنِ مِسمَعٍ، وَالأَحنَفِ بنِ قَيسٍ، وَالمُنذِرِ بنِ الجارودِ، ومَسعودِ بنِ عَمرٍو، وقَيسِ بنِ الهَيثَمِ، سَلامٌ عَلَيكُم، أمّا بَعدُ، فَإِنّي أدعوكُم إلى إحياءِ مَعالِمِ الحَقِّ، وإماتَةِ البِدَعِ، فَإِن تُجيبوا تَهتَدوا سُبُلَ الرَّشادِ، وَالسَّلامُ.[1]

۲۵۶) اخبار طوال میں ہے، امام حسین علیہ السلام نے بصرہ میں رہنے والے اپنے پیروکاروں کی طرف خط لکھا اور وہ خط ایک ساتھی بنام سلمان کے ہاتھوں بھیجا، اس خط کا متن اس طرح تھا، مہربان بخشنے والے خدا کے نام سے حسین علیہ السلام بن علی علیہ السلام کی طرف سے مالک بن سمع، احمد بن قیس، منذر بن جارود، سعود بن عمرو، قیس بن ہیثم کی طرف، السلام علیکم،

امابعد، میں آپ لوگوں کو حق کی نشانیوں کو زندہ کرنے اور بدعتوں کو ختم کرنے کی دعوت دیتا ہوں، اگر قبول کرو گے تو ہدایت کے راستہ کی جانب رہنمائی حاصل کرو گے۔ والسلام

[1] الأخبار الطوال: ص231.

9/2

الأَمرُ بِالمَعروفِ وَالنَّهيُ عَنِ المُنكَرِ

امر بہ معرف اور نہی عن المنکر

257.الفتوح عن الإمام الحسين عليه السلام. فى وَداعِ قَبرِ جَدِّهِ صلى الله عليه وآله: اللّٰهُمَّ إنَّ هذا قَبرُ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله، وأنَا ابنُ بِنتِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله، وقَد حَضَرَنى مِنَ الأَمرِ ما قَد عَلِمتَ، اللّٰهُمَّ وإنّى اُحِبُّ المَعروفَ وأكرَهُ المُنكَرَ.... [1]

۲۰۷) الفتوح میں ہے؛ امام حسین علیہ السلام نے اپنے نانا کی قبر سے جدا ہوتے وقت کہا؛ اے خدا! یہ قبر تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے اور میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی کا بیٹا ہوں اور تو جانتا ہے کہ میرے ساتھ کیا پیش آیا ہے، اے خدا! میں نیکی کو پسند کرتا ہوں اور برائی سے نفرت کرتا ہوں۔

258.تسلية المجالس: دَعَا الحُسَينُ عليه السلام بِدَواةٍ وبَياضٍ، و كَتَبَ هذِهِ الوَصِيَّةَ لِأَخيهِ مُحَمَّدٍ: بِسمِ اللهِ الرَّحمنِ الرَّحيمِ هذا ما أوصى بِهِ الحُسَينُ بنُ عَلِيِّ بنِ أبي طالِبٍ إلى أخيهِ مُحَمَّدٍ المَعروفِ بِابنِ الحَنَفِيَّةِ: إنَّ الحُسَينَ يَشهَدُ أن لا إلهَ إلاَّ اللهُ وَحدَهُ لا شَريكَ لَهُ، وأنَّ مُحَمَّدا عَبدُهُ ورَسولُهُ، جاءَ بِالحَقِّ مِن عِندِ الحَقِّ، وأنَّ الجَنَّةَ وَالنّارَ حَقٌّ، وأنَّ السّاعَةَ آتِيَةٌ لا رَيبَ فيها، وأنَّ اللهَ يَبعَثُ مَن فِي القُبورِ، وأنّي لَم أخرُج أشِرا [2] ولا بَطِرا [3] ولا مُفسِدا ولا ظالِما، وإنَّما خَرَجتُ لِطَلَبِ الإِصلاحِ فى اُمَّةِ جَدّى صلى الله عليه وآله أُريدُ أن آمُرَ بِالمَعروفِ وأنهى عَنِ المُنكَرِ، وأسيرَ بِسيرَةِ جَدّى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وأبي عَلِيِّ بنِ أبي طالِبٍ عليه السلام، فَمَن قَبِلَني بِقَبولِ الحَقِّ فَاللهُ أولى بِالحَقِّ، ومَن رَدَّ عَلَيَّ هذا أصبِرُ حَتّى يَقضِيَ اللهُ بَيني وبَينَ القَومِ بِالحَقِّ ويَحكُمَ بَيني وبَينَهُم وهُوَ خَيرُ الحاكِمينَ، وهذِهِ وَصِيَّتي يا أخي إلَيكَ، وما تَوفيقي

---

[1] الفتوح: ج5 ص19؛ بحار الأنوار: ج44 ص328.
[2] الأَشَرُ: البَطَرُ، وقيل: أشدّ البطر (النهاية: ج1 ص51 «أشر»).
[3] البَطَرُ: الطغيان عند النعمة وطول الغنى (النهاية: ج1 ص135 «بطر»).

إلاّ بِاللهِ عَلَيهِ تَوَكَّلتُ وإلَيهِ أُنيبُ.[1]

۲۵۸) تسلیۃ المجالس میں ہے؛ امام حسین علیہ السلام نے سیاہی اور کاغذ مانگا اور اپنے بھائی محمد کے لئے یہ وصیت لکھی کہ، مہربان اور بخشنے والے خدا کے نام سے، یہ وصیت حسین بن علی ابی طالب کی اپنے بھائی محمد حنفیہ کو ہے، حسین علیہ السلام گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی خدا نہیں اور جس کا کوئی شریک نہیں ہے، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بندہ ہے اور حق کو حق کی طرف سے لایا ہے اور جنت وجہنم حق ہے اور بغیر شک کے قیامت آئیگی۔ خدا ان لوگوں کو اٹھائے گا جو قبر میں ہیں، میں نے فساد پھیلانے طغیان اور ظلم کے لئے قیام نہیں کیا ہے، بلکہ فقط اپنے نانا کی امت کی اصلاح کے لئے قیام کے لئے نکلا ہوں اور نیکی کی ہدایت اور برائی سے روکنا چاہتا ہوں، جو بھی آدمی مجھے حق کے ساتھ قبول کرے تو خدا حق کا زیادہ سزاوار ہے اور جو بھی مجھ سے یہ قبول نہ کرے تو میں صبر کروں گا یہاں تک کہ خدا میرے اور ان لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کرے اور میرے اور ان کے درمیان حکم کرے کیوں کہ وہ بہترین حکم کرنے والا ہے، اے میرے بھائی یہ میری وصیت تجھے ہے اور سوا خدا کے میری توفیق کسی سے نہیں ہے اور اس پر توکل کرتا ہوں اور اسی کی طرف لوٹ جاؤں گا۔

259. تاريخ الطبري عن عقبة بن أبي العيزار: إنَّ الحُسَينَ عليه السلام خَطَبَ أصحابَهُ وأصحابَ الحُرِّ... ثُمَّ قالَ: أيُّهَا النّاسُ، إنَّ رَسولَ اللهِ صلى الله عليه وآله قالَ: مَن رَأى سُلطانا جائِرا مُستَحِلاًّ لِحُرَمِ اللهِ، ناكِثا[2] لِعَهدِ اللهِ، مُخالِفا لِسُنَّةِ رَسولِ اللهِ صلى الله عليه وآله، يَعمَلُ في عِبادِ اللهِ بِالإِثمِ وَالعُدوانِ، فَلَم يُغَيِّر عَلَيهِ بِفِعلٍ ولا قَولٍ، كانَ حَقّا عَلَى اللهِ أن يُدخِلَهُ مُدخَلَهُ.[3]

۲۵۹) تاریخ طبری میں عقبہ بن ابی عیزار سے نقل ہے کہ؛ امام حسین علیہ السلام نے اپنے ساتھیوں اور حر کے ساتھیوں کے لئے ایک بات کہی، پھر فرمایا؛ اے لوگو! رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا؛ جو بھی آدمی ظالم حاکم کو دیکھے جو خدائی حدود کو پامال کر رہا ہو اور خدا کے وعدے کو توڑ رہا ہو، رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت سے مخالفت کر رہا ہو، لوگوں کے درمیان گناہ اور ظلم سے پیش آئے اور وہ آدمی اس کے خلاف قیام نہ کرے تو خدا کا حق ہے کہ اسے اسی جگہ داخل کرے جہاں وہ حاکم

---

[1] تسلية المجالس: ج2 ص160، بحار الأنوار: ج44 ص329؛ الفتوح: ج5 ص21، مقتل الحسين للخوارزمي: ج1 ص188 كلاهما نحوه وراجع: المناقب لابن شهر آشوب: ج4 ص89.

[2] النَّكثُ: نَقضُ العَهدِ (النهاية: ج5 ص114 «نكث»).

[3] تاريخ الطبري: ج5 ص403.

داخل ہوگا۔

9/3

القِيامُ لِنُصرَةِ الدّينِ

دین کی مدد کے لئے قیام کرنا

260.تذكرة الخواصّ عن الإمام الحسين عليه السلام لِلفَرَزدَقِ الشّاعِرِ: يا فَرَزدَقُ، إنَّ هؤُلاءِ قَومٌ لَزِموا طاعَةَ الشَّيطانِ وتَرَكوا طاعَةَ الرَّحمنِ، وأظهَرُوا الفَسادَ فِي الأَرضِ، وأبطَلُوا الحُدودَ، وشَرِبُوا الخُمورَ، وَاستَأثَروا في أموالِ الفُقَراءِ وَالمَساكينِ، وأنَا أولى مَن قامَ بِنُصرَةِ دينِ اللّهِ وإعزازِ شَرعِهِ وَالجِهادِ في سَبيلِهِ، لِتَكونَ «كَلِمَةُ اللّهِ هِىَ الْعُلْيَا» [1].[2]

۲۶۰) تذکرۃ الخواص میں ہے، امام حسین علیہ السلام نے فرزدق شاعر کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اے فرزدق! یہ قوم شیطان کی اطاعت کی پابند ہوچکی ہے اور رحمن خدا کی اطاعت کو ترک کرچکے ہیں اور فساد کو زمین میں آشکار کیا ہے، اور خدائی حدود کو ختم کرچکے ہیں اور شراب پی رہے ہیں اور فقیر اور مسکین لوگوں کے مال پر قبضہ کربیٹھے ہیں، میں اس کا حقدار ہوں کہ خدا کے دین کی مدد کے لئے قیام کروں اور اس کے دین کو عزت دینے اور اس کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے اٹھوں تاکہ خدا کا حکم بلند ہوجائے۔

261.تاريخ الطبري عن أبي عثمان النهدي: كَتَبَ حُسَينٌ عليه السلام مَعَ مَولىً لَهُم يُقالُ لَهُ سُلَيمانُ، وكَتَبَ بِنُسخَةٍ إلى رُؤوسِ الأَخماسِ [3] بِالبَصرَةِ وإلَى الأَشرافِ، فَكَتَبَ إلى مالِكِ بنِ مِسمَعٍ البَكرِيِّ، وإلَى الأَحنَفِ بنِ قَيسٍ، وإلَى المُنذِرِ بنِ الجارودِ، وإلى مَسعودِ بنِ عَمرٍو، وإلى قَيسِ بنِ الهَيثَمِ، وإلى عَمرِو بنِ عُبَيدِ اللّهِ بنِ مَعمَرٍ، فَجاءَت مِنهُ نُسخَةٌ واحِدَةٌ إلى جَميعِ أشرافِها: أمّا بَعدُ، فَإِنَّ اللّهَ اصطَفى

---

[1] التوبة: 40.

[2] تذكرة الخواصّ: ص241.

[3] الخَميسُ: الجيش، سُمّي به لأنّه مقسوم بخمسة أقسام: المقدّمة، والساقة، والميمنة، والميسرة، والقلب (النهاية: ج2 ص79 «خمس»).

مُحَمَّداً صلی اللہ علیہ و آلہ علی خَلقِهِ، وأكرَمَهُ بِنُبُوَّتِهِ، وَاختارَهُ لِرِسالَتِهِ، ثُمَّ قَبَضَهُ اللهُ إلَيهِ وقَد نَصَحَ لِعِبادِهِ وبَلَّغَ ما اُرسِلَ بِهِ صلی اللہ علیہ و آلہ، و كُنّا أهلَهُ وأولِياءَهُ وأوصِياءَهُ ووَرَثَتَهُ، وأحَقَّ النّاسِ بِمَقامِهِ فِي النّاسِ، فَاستَأثَرَ عَلَينا قَومُنا بِذلِكَ، فَرَضينا و كَرِهنَا الفُرقَةَ وأحبَبنَا العافِيَةَ، ونَحنُ نَعلَمُ أنّا أحَقُّ بِذلِكَ الحَقِّ المُستَحَقِّ عَلَينا مِمَّن تَوَلّاهُ.... وقَد بَعَثتُ رَسولي إلَيكُم بِهذَا الكِتابِ، وأنَا أدعوكُم إلى كِتابِ اللهِ وسُنَّةِ نَبِيِّهِ صلی اللہ علیہ و آلہ، فَإِنَّ السُّنَّةَ قَد اُميتَت، وإنَّ البِدعَةَ قَد اُحيِيَت، وإن تَسمَعوا قَولي وتُطيعوا أمري أهدِكُم سَبيلَ الرَّشادِ، وَالسَّلامُ عَلَيكُم ورَحمَةُ اللهِ.[۱]

۲۶۱) تاریخ طبری میں ابوعثمان نھدی سے نقل ہے۔ امام حسین علیہ السلام نے ایک خط لکھا اور اپنے ایک نزدیکی شخص بنام سلیمان کے ہاتھوں بصرہ کی فوج کے رئیسوں اور وہاں کے بزرگوں، جیسا کہ مالک بن سمیع بکری، حنق بن قیس، منذر بن جارود، سعود بن عمرو، قیس بن ھیثم، عمرو بن عبید اللہ بن معمر، کی جانب بھیجا۔ (امام علیہ السلام نے) جو خط (بصرہ) کے بزرگوں کی طرف بھیجا واحدی کے خط کا متن یہ ہے، اما بعد! مخلوق میں سے خدا نے محمد کو چنا اور نبوت دے کر اسے عزت دی اور اپنی رسالت کے لئے اس کا انتخاب کیا، پھر خدا نے اسے اپنی طرف بلایا، درحالانکہ خدا کے بندوں کے لئے خیر خواہ تھا اور جو اس کی طرف بھیجا گیا تھا وہ اس نے پہنچا دیا ہمارا خاندان اس کے اولیاء، اوصیاء اور وارث ہیں جو لوگوں میں سے اس کے مقام کے زیادہ حقدار ہیں، لیکن ہماری قوم نے ہمارے مقام (منصب چھین کر) کو اپنایا اور ہم بھی راضی ہوگئے تاکہ تفرقہ نہ بڑھے اور ہم (امت) کی سلامتی چاہتے ہیں، ہمیں پتہ ہے کہ اس حق کے ہم زیادہ حقدار ہیں اس شخص سے جس نے اس کو سنبھالا ہے، میں نے بھیجنے والے کو یہ خط دے کر تمہاری طرف بھیجا ہے، میں آپ لوگوں کو خدا کی کتاب (قرآن) اور نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سنت کی طرف بلاتا ہوں کیونکہ بیشک سنت مردہ ہو چکی ہے اور بدعت زندہ ہوگئی ہے اگر تم لوگ میری بات کو سن کر میرے حکم کی اطاعت کرو گے تو میں تمہیں ہدایت کی طرف لے جاؤں گا، والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔[۲]

---

[۱] تاریخ الطبری: ج5ص357، البداية والنهاية: ج8ص157وص170، وراجع: الكامل في التاريخ: ج2ص535.
[۲]

9/4

مَعذِرَةً إِلَى اللهِ

خدا کی بارگاہ میں عذر پیش کرنا

262. تاریخ الطبری عن الحسین علیہ السلام. مِن کَلامِهِ مَعَ أصحابِ الحُرِّ بنِ یَزیدَ: أیُّهَا النّاسُ! إنَّها مَعذِرَةٌ إلَى اللهِ عز و جل وإلَیكُم، إنّی لَم آتِكُم حَتّی أتَتنی كُتُبُكُم وقَدِمَت عَلَیَّ رُسُلُكُم، أنِ اقدَم عَلَینا فَإِنَّهُ لَیسَ لَنا إمامٌ لَعَلَّ اللهَ یَجمَعُنا بِكَ عَلَى الهُدى، فَإِن كُنتُم عَلى ذلِكَ فَقَد جِئتُكُم، فَإِن تُعطونی ما أطمَئِنُّ إلَیهِ مِن عُهودِكُم ومَواثیقِكُم أقدَم مِصرَكُم، وإن لَم تَفعَلوا و كُنتُم لِمَقدَمی كارِهینَ انصَرَفتُ عَنكُم إلَى المَكانِ الَّذی أقبَلتُ مِنهُ إلَیكُم.[1]

۲۶۲) تاریخ طبری میں امام حسین علیہ السلام کی حر بن یزید کے ساتھ کی گئی گفتگو میں آیا ہے (کہ امام علیہ السلام نے فرمایا)

اے لوگو! خدا کی بارگاہ میں یہ عذر ہے میں آپ لوگوں تک اس وقت تک نہیں آیا جب تک تمہارے خط نہیں آئے اور تمہارے پیغام لانے والے آئے اور کہا؛ ہمارے پاس آجاؤ کیونکہ ہمارے پاس کوئی امام نہیں ہے۔ شاید آپ کی وجہ سے ہمیں خدا ہدایت پر جمع کرے۔

اگر تم لوگ اپنی بات پر قائم رہو تو میں تمہارے پاس آیا ہوں اور اگر اعتماد و بھروسے والا مجھے وعدہ دو گے تو تمہارے پاس آجاؤں گا اور اگر ایسے نہیں کرو گے اور میرے آنے کو پسند نہیں کرتے ہو تو اسی جگہ واپس چلا جاؤں گا جہاں پہلے سے آیا تھا۔

---

[1] تاریخ الطبری: ج5 ص401، الکامل فی التاریخ: ج2 ص552، مقتل الحسین للخوارزمی: ج1 ص231؛ الإرشاد: ج2 ص79، إعلام الوری: ج1 ص448، المناقب لابن شهر آشوب: ج4 ص96 کلاهما نحوه وراجع: الأخبار الطوال: ص249.

9/5

مُكافَحَةُ الظُّلمِ وَالجَورِ

ظلم وستم کے ساتھ مبارزہ

263.تاريخ الطبرى عن الحسين عليه السلام أيضا: أمّا بَعدُ أيُّها النّاسُ! فَإنَّكُم إن تَتَّقوا وتَعرِفوا الحَقَّ لِأَهلِهِ يَكُن أرضى للهِ، ونَحنُ أهلَ البيتِ أولى بِولايَةِ هذَا الأَمرِ عَلَيكُم مِن هؤُلاءِ المُدَّعينَ ما لَيسَ لَهُم، وَالسّائِرينَ فيكُم بِالجَورِ وَالعُدوانِ، وإن أنتُم كَرِهتُمونا وجَهِلتُم حَقَّنا وكانَ رَأيُكُم غَيرَ ما أتَتني كُتُبُكُم وقَدِمَت بِهِ عَلَيَّ رُسُلُكُم، انصَرَفتُ عَنكُم.[1]

۲۶۳) تاریخ طبری میں حر کے ساتھیوں کے ساتھ امام حسین علیہ السلام کی گفتگو میں آیا ہے کہ اے لوگو! اگر تم تقویٰ اختیار کرو اور حق والوں کے لئے قانون سمجھو تو یہ چیز خدا کو بہتر راضی کرتی ہے۔ ہم تم پر اس (حکومت) کرنے کے زیادہ حقدار ہیں ان لوگوں سے جو تمہارے درمیان ظلم وستم سے پیش آرہے ہیں۔ اگر ہمیں پسند نہیں کرتے ہو اور ہمارے حق کو نہیں پہچانتے ہو اور تمہارا نظریہ وہی نہیں ہے جو تم لوگوں نے خطوں میں لکھا تھا اور پیغام لانے والے لے کر آئے تھے، تو میں واپس چلا جاتا ہوں۔

264.تاريخ الطبرى عن عقبة بن أبي العَيزار: إنَّ الحُسَينَ عليه السلام خَطَبَ أصحابَهُ وأصحابَ الحُرِّ بِالبيضَةِ[2]، فَحَمِدَ اللهَ وأثنى عَلَيهِ، ثُمَّ قالَ: أيُّهَا النّاسُ! إنَّ رَسولَ اللهِ صلى الله عليه وآله قالَ: «مَن رَأى سُلطانًا جائِرًا مُستَحِلًّا لِحُرَمِ اللهِ، ناكِثًا لِعَهدِ اللهِ، مُخالِفًا لِسُنَّةِ رَسولِ اللهِ، يَعمَلُ في عِبادِ اللهِ بِالإِثمِ وَالعُدوانِ، فَلَم يُغَيِّر عَلَيهِ بِفِعلٍ ولا قَولٍ، كانَ حَقًّا عَلَى اللهِ أن يُدخِلَهُ مُدخَلَهُ». ألا وإنَّ هؤُلاءِ قَد لَزِموا طاعَةَ الشَّيطانِ، وتَرَكوا طاعَةَ الرَّحمنِ، وأظهَروا الفَسادَ، وعَطَّلُوا الحُدودَ، وَاستَأثَروا بِالفَيءِ،

---

[1] تاريخ الطبري: ج5 ص402، مقتل الحسين للخوارزمي: ج1 ص232، أنساب الأشراف: ج3 ص380 وليس فيه من «ونحن» إلى «والعدوان»؛ الإرشاد: ج2 ص79، إعلام الورى: ج1 ص448 وراجع: روضة الواعظين: ص198.

[2] البيضة: اسم ماء بين واقصة وعذيب ويتّصل ببئر بني يربوع (معجم البلدان: ج1 ص532).

وأحلّوا حرامَ اللهِ، وحرّموا حلالَهُ، وأنا أحقُّ مَن غَيَّرَ [1]، قد أتتني كُتُبُكم، وقدِمت عليَّ رُسُلُكم بِبَيعَتِكُم؛ أنّكم لا تُسلِمُوني ولا تخذُلُوني، فإن تمّمتُم على بيعَتِكُم تُصيبوا رُشدَكُم، فأنا الحُسَينُ بنُ عليٍّ، وابنُ فاطمةَ بنتِ رسولِ اللهِ ﷺ، نفسي مَعَ أنفُسِكم، وأهلي مَعَ أهليكُم، فلَكُم فِيَّ أُسوَةٌ. وإن لَم تفعلوا ونقَضتُم عهدَكُم، وخَلَعتُم بَيعَتي مِن أعناقِكُم، فلَعَمري ما هِيَ لَكُم بِنُكرٍ، لقد فَعَلتُموها بِأَبي وأخي وابنِ عَمّي مُسلِمٍ، وَالمَغرورُ مَنِ اغتَرَّ بِكُم، فحَظَّكُم أخطأتُم، ونَصيبَكُم ضَيَّعتُم، ومَن نَكَثَ [2] فإنّما يَنكُثُ على نَفسِهِ، وسَيُغنِي اللهُ عنكُم، وَالسَّلامُ عَلَيكُم ورَحمَةُ اللهِ وبَرَكاتُهُ. [3]

۲۶۴) تاریخ طبری میں عتبہ بن ابی عیزار سے نقل ہے امام حسین علیہ السلام نے اپنے اور حر کے ساتھیوں کو مقام بیضہ پر ایک خطبہ دیا اور خدا کی تعریف کے بعد فرمایا؛ اے لوگو! رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا؛ جو بھی آدمی ظالم حاکم کو دیکھے جو خدا کی حلال چیزوں کو حرام کر رہا ہو اور خدا کے پیمان کی خلاف ورزی کر رہا ہو اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی مخالفت کر رہا ہو اور لوگوں کے ساتھ گناہ اور ظلم سے پیش آ رہا ہو، لیکن وہ آدمی اپنے عمل و گفتار سے اس کے خلاف قیام نہ کرے تو خدا پر لازم ہے کہ اسے وہاں لے جائے جس جگہ اس حاکم کو لے جائیگا۔ اور میں سب سے زیادہ خروج اور قیام کرنے کا حق رکھتا ہوں۔ تمہارے خط مجھ تک پہنچے اور تمہارے بھیجے گئے لوگوں نے تمہاری بیعت میرے سامنے پیش کی کہ تم لوگ مجھے (دشمن) کے حوالے نہیں کرو گے اور میرا ساتھ نہیں چھوڑو گے۔ بس اگر تم لوگ اپنی بیعت کو آخر تک پہنچاتے ہو (یعنی میری بیعت و مدد کرتے ہو عملی حوالے سے) تو تم ہدایت کے راستے تک پہنچ گئے۔ میں حسین علیہ السلام ہوں، علی علیہ السلام اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی کا بیٹا ہوں۔ میں تمہارے سامنے ہوں اور میرا خاندان تمہارے خاندان کے ساتھ ہے اور میں تمہارے لئے نمونہ عمل ہوں۔ اگر ایسے نہیں کرو گے اور اپنے وعدہ کی وفا نہیں کرو گے اور بیعت کرنے سے پیچھے ہٹو گے تو مجھے اپنی قسم تم لوگوں سے یہ بعید نہیں ہے کہ جو تم لوگوں نے میرے باپ، ماں، چچازاد بھائی مسلم کے ساتھ کیا وہ میرے ساتھ بھی کرو اور دھوکا وہی کھائے گا ہے جو تمہاری (حمایت) کا دھوکا کھائے۔

---

[1] في الفتوح: «وأنا أحقّ من غيري بهذا الأمر؛ لقرابتي من رسول الله ﷺ» بدل «وأنا أحقّ من غَيَّرَ».

[2] النَّكْثُ: قريب من النقض، واستعير لنقض العهد (مفردات ألفاظ القرآن: ص 822 «نكث»).

[3] تاريخ الطبري: ج5 ص 403، الكامل في التاريخ: ج2 ص 552، الفتوح: ج5 ص 81، مقتل الحسين للخوارزمي: ج1 ص 234 كلّها نحوه؛ بحار الأنوار: ج44 ص 382 وراجع: أنساب الأشراف: ج3 ص 381.

بس تم لوگ اپنے نصیب تک نہیں پہنچے ہو اور اسے تباہ کر چکے ہو اور جو بھی آدمی پیمان اور وعدے کی خلاف ورزی کرے تو اس نے اپنا نقصان کیا ہے۔ عنقریب خدا مجھے تم لوگوں سے بے نیاز کرے گا۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

الفصل العاشِرُ: رفض اقتراح السّكوت

دسویں فصل: خاموشی کے مشورہ کو ٹھکرانا

265. تاريخ الطبري في خُروجِ الإمامِ مِنَ المَدينَةِ: وأمّا الحُسَينُ فَإِنَّهُ خَرَجَ بِبَنيهِ وإخوَتِهِ وبَني أخيهِ وجُلِّ أهلِ بَيتِهِ إلّا مُحَمَّدَ بنَ الحَنَفِيَّةِ، فَإِنَّهُ قالَ لَهُ: يا أخي، أنتَ أحَبُّ النّاسِ إلَيَّ وأعَزُّهُم عَلَيَّ، ولَستُ أدَّخِرُ النَّصيحَةَ لِأَحَدٍ مِنَ الخَلقِ أحَقَّ بِها مِنكَ، تَنَحَّ بِتَبِعَتِكَ عَن يَزيدَ بنِ مُعاوِيَةَ وعَنِ الأَمصارِ مَا استَطَعتَ، ثُمَّ ابعَث رُسُلَكَ إلَى النّاسِ فَادعُهُم إلى نَفسِكَ، فَإِن بايَعوا لَكَ حَمِدتَ اللهَ عَلى ذلِكَ، وإن أجمَعَ النّاسُ عَلى غَيرِكَ لَم يَنقُصِ اللهُ بِذلِكَ دينَكَ ولا عَقلَكَ ولا يُذهِبُ بِهِ مُروءَتَكَ ولا فَضلَكَ، إنّي أخافُ أن تَدخُلَ مِصرا مِن هذِهِ الأَمصارِ وتَأتِيَ جَماعَةٌ مِنَ النّاسِ فَيَختَلِفونَ بَينَهُم، فَمِنهُم طائِفَةٌ مَعَكَ واُخرى عَلَيكَ، فَيَقتَتِلونَ فَتَكونُ لِأَوَّلِ الأَسِنَّةِ، فَإِذا خَيرُ هذِهِ الاُمَّةِ كُلِّها نَفسا وأبا واُمّا أضيَعُها دَما وأذَلُّها أهلاً. قالَ لَهُ الحُسَينُ عليه السلام: فَإِنّي ذاهِبٌ يا أخي. قالَ: فَانزِل مَكَّةَ، فَإِنِ اطمَأَنَّت بِكَ الدّارُ فَسَبيلُ ذلِكَ، وإن نَبَت[1] بِكَ لَحِقتَ بِالرِّمالِ وشَعَفِ[2] الجِبالِ، وخَرَجتَ مِن بَلَدٍ إلى بَلَدٍ حَتّى تَنظُرَ إلى ما يَصيرُ أمرُ النّاسِ، وتَعرِفَ عِندَ ذلِكَ الرَّأيَ، فَإِنَّكَ أصوَبُ ما يَكونُ رَأيا وأحزَمُهُ عَمَلاً حينَ تَستَقبِلُ الاُمورَ استِقبالاً، ولا تَكونُ الاُمورُ عَلَيكَ أبَدا أشكَلَ مِنها حينَ تَستَدبِرُها استِدبارا. قالَ: يا أخي، قَد نَصَحتَ فَأَشفَقتَ، فَأَرجو أن يَكونَ رَأيُكَ سَديدا مُوَفَّقا.[3]

۲۶۵) تاریخ طبری میں مدینے سے امام (حسین علیہ السلام) کے نکلنے کے بارے میں آیا ہے؛ امام حسین علیہ السلام اپنے

---

[1] نَبا بِهِ منزلُه: إذا لم يُوافِقهُ (النهاية: ج5 ص11 «نبا»).

[2] شَعَفَةُ كلّ شيءٍ: أعلاه، يريد به رأس الجبل (النهاية: ج2 ص481 «شعف»).

[3] تاريخ الطبري: ج5 ص341، الفتوح: ج5 ص20، مقتل الحسين للخوارزمي: ج1 ص187؛ الإرشاد: ج2 ص34 كلّها نحوه، بحار الأنوار: ج44 ص326.

بیٹوں بھائیوں، بھتیجوں، اور خاندان کے اکثر لوگوں کو ساتھ لے کر مدینے سے خارج ہوئے سوائے محمد بن حنفیہ کے جس نے امام سے کہا: اے میرے بھائی تو میرے نزدیک لوگوں میں سب سے محبوب اور عزیز ہے اور میں نے فقط تجھے ہی نصیحت ماننے والا سمجھتا ہے۔ جتنا ہو سکے اپنے پیروکاروں کے ساتھ یزید بن معاویہ کے خوف سے شہروں سے دور رہو۔ پھر تم لوگوں کی جانب پیغام بھیجو اور انہیں اپنی طرف دعوت دو۔ اگر آپ کی بیعت کریں تو خدا کی حمد و ثناء کرو اور اگر لوگ تیرے پاس نہ آئیں تو خدا اس سے تیرے دین اور عقل سے کچھ کم نہیں کرے گا اور بہادری اور فضیلت ختم نہیں ہوگی کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ اگر تم ان شہروں میں سے کسی شہر میں چلے جاؤ اور لوگوں کے ایک گروہ کے پاس جاؤ گے تو ان کے درمیان اختلاف پیدا ہو جائے گا اور ان میں سے کچھ تیرے حق میں ہوں گے اور کچھ تیرے خلاف اور ایک دوسرے سے لڑیں گے تو ایسے ماحول میں تو نیزوں کا نشانہ بنے گا اور اس وقت کا بہترین انسان ذاتی اور نسبی شرافت کے حوالے سے تو ہے جس کا خون ضائع ہو جائے گا اور خود کو سب سے زیادہ خوار کر بیٹھے گا۔

امام حسین علیہ السلام نے محمد حنفیہ سے فرمایا؛ میرے بھائی! میں ضرور جاؤں گا

محمد بن حنفیہ نے کہا؛ مکہ جاؤ اگر وہاں مطمئن اور رہنے کے قابل جگہ ہو تو (مناسب) جگہ یہ ہی ہے، اور اگر تجھے پسند نہ آئے تو پہاڑوں اور جنگلوں کی طرف اور ایک شہر سے دوسرے شہر چلے جاؤ جب تک پتہ چل جائے کہ لوگوں کا کام کہاں تک پہنچتا ہے اور اس وقت پتہ چل جائے گا کہ کیا کرنا چاہیے۔ سب سے صحیح اور دور اندیشی والا کام اس وقت حاصل ہوگا جب بہادری سے واقعات کا استقبال کرو اور تیرے لئے کوئی بھی واقعہ اس سے زیادہ مشکل نہیں ہے کہ اس کا منہ موڑ کر پیچھا کرو۔

امام علیہ السلام نے فرمایا؛ اے میرے بھائی! اے میرے رفیق! تو نے نیکی کی اور شفقت کی مجھے امید ہے کہ تیری نظر محکم اور توفیق کے ساتھ ہو۔

266. تاریخ دمشق. بَعدَ ذِكرِهِ كِتابَ عَمرِو بنِ سَعيدِ بنِ العا: فَكَتَبَ اِلَيهِ الحُسَينُ علیه السلام: اِن كُنتَ أرَدتَ بِكِتابِكَ اِلَيَّ بِرّی وصِلَتی فَجُزِيتَ خَيرا فِي الدُّنيا وَالآخِرَةِ، واِنَّهُ لَم يُشاقِق مَن دَعا اِلَى اللهِ وعَمِلَ صالِحا وقالَ اِنَّنی مِنَ المُسلِمينَ، وخَيرُ الأَمانِ أمانُ اللهِ، ولَم يُؤمِن بِاللهِ مَن لَم يَخَفهُ فِي الدُّنيا، فَنَسأَلُ اللهَ مَخافَةً فِي الدُّنيا توجِبُ لَنا أمانَ الآخِرَةِ عِندَهُ.[1]

۲۶۶) تاریخ دمشق میں: ہے عمرو بن سعید بن عاص کے خط کے جواب میں امام حسین علیہ السلام نے لکھا کہ اگر تو نے

[1] تاریخ دمشق: ج14 ص210، تہذیب الکمال: ج6 ص419، تاریخ الطبری: ج5 ص388 كلاهما نحوه.

اپنے خط سے نیکی اور احسان کا ارادہ رکھتا ہے تو خدا تجھے دنیا اور آخرت میں نیک جزا دے اور جو شخص خدا کی طرف دعوت دے اور نیک کام انجام دے اور کہے کہ میں مسلمان ہوں، اس نے دشمنی نہیں کی ہے اور بہترین امان خدا کی امان ہے، اس شخص نے خدا پر ایمان نہیں لایا جو دنیا میں خدا سے نہیں ڈرا، بس ہم دنیا میں خدا کا خوف چاہتے ہیں کہ دنیا میں خوف آخرت کے خوف سے ہمیں بچائے گا۔

267. تاريخ الطبري: ثُمَّ أقبَلَ الحُسَينُ عليه السلام سَيرا إلَى الكوفَةِ، فَانتَهى إلى ماءٍ مِن مِياهِ العَرَبِ، فَإِذا عَلَيهِ عَبدُ اللهِ بنُ مُطيعٍ العَدَوِيُّ وهُوَ نازِلٌ هاهُنا. فَلَمّا رَأَى الحُسَينَ عليه السلام قامَ إلَيهِ، فَقالَ: بِأَبي أنتَ واُمّي يَابنَ رَسولِ اللهِ، ما أقدَمَكَ؟! [وَاحتَمَلَهُ فَأَنزَلَهُ]. فَقالَ لَهُ الحُسَينُ عليه السلام: كانَ مِن مَوتِ مُعاوِيَةَ ما قَد بَلَغَكَ، فَكَتَبَ إلَيَّ أهلُ العِراقِ يَدعونَني إلى أنفُسِهِم. فَقالَ لَهُ عَبدُ اللهِ بنُ مُطيعٍ: اُذَكِّرُكَ اللهَ يَابنَ رَسولِ اللهِ وحُرمَةَ الإِسلامِ أن تُنتَهَكَ، أنشُدُكَ اللهَ في حُرمَةِ رَسولِ اللهِ صلى الله عليه وآله، أنشُدُكَ اللهَ في حُرمَةِ العَرَبِ، فَوَاللهِ لَئِن طَلَبتَ ما في أيدي بَني اُمَيَّةَ لَيَقتُلُنَّكَ، ولَئِن قَتَلوكَ لا يَهابونَ بَعدَكَ أحَدا أبَدا، وَاللهِ إنَّها لَحُرمَةُ الإِسلامِ تُنتَهَكُ، وحُرمَةُ قُرَيشٍ وحُرمَةُ العَرَبِ، فَلا تَفعَل، ولا تَأتِ الكوفَةَ ولا تَعَرَّض لِبَني اُمَيَّةَ. قالَ: فَأَبى إلّا أن يَمضِيَ.[1]

۲٦۷) تاریخ طبری میں ہے؛ امام حسین علیہ السلام کوفہ کی جانب حرکت کی اور عربوں کے ایک پانی تک پہنچے تو عبد اللہ بن مطیع عدوی وہاں آیا ہوا تھا۔ جب اس نے امام حسین علیہ السلام کو دیکھا تو امام حسین علیہ السلام کی طرف آ کر کہا: اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کس کام سے آئے ہو؟ اور اس نے پیدل ہونے کے لئے مدد کی۔

امام حسین علیہ السلام نے اسے فرمایا؛ تجھے معاویہ کے مرنے کا تو پتہ ہے۔ عراق والوں نے مجھے خط لکھ کر اپنی طرف بلایا ہے۔

عبد اللہ بن مطیع نے اسے کہا؛ اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند! اسلام کے احترام کا خیال رکھو خبر دار کہ (تیرے احترام کو ختم ہونے سے) اسلام کا احترام ختم ہو جائے۔

تجھے خدا کی قسم دیتا ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عرب کے احترام کو ختم کرنے سے پیچھے ہٹے۔

---

[1] تاريخ الطبري: ج 5 ص 395، الكامل في التاريخ: ج 2 ص 548، الفصول المهمّة: ص 186 بزيادة «قريب من الحاجز» نحوه؛ الإرشاد: ج 2 ص 71، بحار الأنوار: ج 44 ص 370.

خدا کی قسم اگر آپ جو چیز بنوامیہ کے اختیار (ہاتھ) میں ہے مانگیں گے تو وہ آپ کو قتل کر دیں گے اور اگر تجھے قتل کریں گے تو تیرے بعد کسی سے بھی نہیں ڈریں گے۔

اور خدا کی قسم اسلام اور عرب کا احترام ختم ہوجائے گا۔بس نہ کرو اور کوفہ نہ جاؤ اور بنوامیہ کو چھوڑ دو۔

امام علیہ السلام نے اس کا مشورہ قبول کرنے اسے انکار کردیا اور آگے بڑھنے لگے۔

الفصل الحادی عشَرَ: کلمات الإمام فی کربلاء

گیارہویں فصل: امام کی باتیں کربلا میں

11/1

کَلِماتُ الإمامِ مَعَ أصحابِهِ لَیلَةَ عاشوراءَ

دس محرم کی رات امام علیہ السلام کا اپنے ساتھیوں کے ساتھ باتیں کرنا

268.تاریخ الطبری عن عبد الله بن شریك العامری عن علیّ: جَمَعَ الحُسَینُ علیه السلام أصحابَهُ بَعدَما رَجَعَ عُمَرُ بنُ سَعدٍ، وذلِكَ عِندَ قُربِ المَساءِ، قالَ عَلِیُّ بنُ الحُسَینِ علیه السلام: فَدَنَوتُ مِنهُ لِأَسمَعَ وأنا مَریضٌ، فَسَمِعتُ أبی وهُوَ یَقولُ لِأَصحابِهِ: أُثنی عَلَى اللهِ تَبارَكَ وتَعالى أحسَنَ الثَّناءِ، وأحمَدُهُ عَلَى السَّرّاءِ وَالضَّرّاءِ، اللّٰهُمَّ إنّی أحمَدُكَ عَلى أن أكرَمتَنا بِالنُّبُوَّةِ، وعَلَّمتَنا القُرآنَ، وفَقَّهتَنا فِی الدّینِ، وجَعَلتَ لَنا أسماعاً وأبصاراً وأفئِدَةً، ولَم تَجعَلنا مِنَ المُشرِكینَ. أمّا بَعدُ، فَإِنّی لا أعلَمُ أصحاباً أولى ولا خَیراً مِن أصحابی، ولا أهلَ بَیتٍ أبَرَّ ولا أوصَلَ مِن أهلِ بَیتی، فَجَزاكُمُ اللهُ عَنّی جَمیعاً خَیراً. ألا وإنّی أظُنُّ یَومَنا مِن هٰؤُلاءِ الأَعداءِ غَداً. ألا وإنّی قَد رَأَیتُ[1] لَكُم فَانطَلِقوا جَمیعاً فی حِلٍّ، لَیسَ عَلَیكُم مِنّی ذِمامٌ[2]، هٰذا لَیلٌ قَد غَشِیَكُم فَاتَّخِذوهُ جَمَلاً.[3]

---

[1] فی النقول الأُخرى: «أذِنتُ» بدل «رأیتُ»، وهو المناسب للسیاق.

[2] الذِّمَّةُ والذِّمامُ: بمعنى العهد والأمان والضمان والحرمة والحقّ (النهایة: ج2 ص168 «ذمم»).

[3] تاریخ الطبری: ج5 ص418.

۲۶۸) تاریخ طبری میں عبد اللہ بن شریک عامری نے امام سجاد علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ عمر بن سعد کے واپس ہونے کے بعد امام حسین علیہ السلام نے اپنے ساتھیوں کو (دس محرم کی رات) غروب کے وقت جمع کیا میں بیمار تھا میں اس کے نزدیک گیا تا کہ سن سکوں میں نے سنا کہ بابا اپنے ساتھیوں سے فرما رہے تھے۔ خدا کی بہترین نمونے سے تعریف کرتا ہوں اور غمی وخوشی میں اسکی تعریف کرتا ہوں اے خدا! تیری تعریف کرتا ہوں کہ ہمیں نبوت سے نواز اور قرآن کا علم ہمیں دیا اور تو نے ہمیں دین میں سمجھدار کیا اور ہمیں کان، آنکھ اور دل (کی نعمت) دی اور ہمیں تو نے مشرکوں سے قرار نہ دیا۔

اما بعد، میں آپ لوگوں سے زیادہ بہترین ساتھی کسی کو نہیں سمجھتا اور نہ ہی اپنے خاندان سے کوئی بہترین خاندان دیکھتا ہوں، خدا میری طرف سے تم سب کو نیک جزا دے ہاں، میرے خیال میں دشمنوں کی طرف سے ہمارے پاس فقط کل کا دن ہے، میں تم سب کو جانے کی اجازت دیتا ہوں سب جاسکتے ہو کیوں کہ میرا کوئی تم پر وزن یا پابندی نہیں ہے۔ یہ رات ہے اور رات کے اندھیرے کو اپنے لئے سواری بنا کر چلے جاؤ۔

269.الطبقات الكبرى: جَمَعَ حُسَينٌ عليه السلام أصحابَهُ في لَيلَةِ عاشوراءَ لَيلَةِ الجُمُعَةِ، فَحَمِدَ اللهَ وأثنى عَلَيهِ، وذَكَرَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وما أكرَمَهُ اللهُ بِهِ مِنَ النُّبُوَّةِ، وما أنعَمَ بِهِ عَلى اُمَّتِهِ، وقالَ: إنّي لا أحسَبُ القَومَ إلّا مُقاتِليكُم[1] غَدا، وقَد أذِنتُ لَكُم جَميعا فَأَنتُم في حِلٍّ مِنّي، وهذَا اللَّيلُ قَد غَشِيَكُم، فَمَن كانَت لَهُ مِنكُم قُوَّةٌ فَليَضُمَّ رَجُلاً مِن أهلِ بَيتي إلَيهِ، وتَفَرَّقوا في سَوادِكُم «حَتّى يَأتِيَ اللهُ بِالفَتحِ أو أمرٍ مِن عِندِهِ فَيُصبِحوا عَلى ما أسَرّوا في أنفُسِهِم نادِمينَ»[2]، فَإِنَّ القَومَ إنَّما يَطلُبونَني، فَإِذا رَأَوني لَهَوا عَن طَلَبِكُم. فَقالَ أهلُ بَيتِهِ: لا أبقانَا اللهُ بَعدَكَ، لا وَاللهِ لا نُفارِقُكَ حَتّى يُصيبَنا ما أصابَكَ. وقالَ ذلِكَ أصحابُهُ جَميعا. فَقالَ: أثابَكُمُ اللهُ عَلى ما تَنوونَ الجَنَّةَ.[3]

۲۶۹) طبقات کبری میں ہے کہ امام حسین علیہ السلام نے عاشورہ کی رات، جو کہ جمعہ کی رات تھی۔ اپنے ساتھیوں کو جمع کیا اور خدا کی تعریف اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی نبوت کو یاد کرنے کے بعد کہ خدا نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبوت سے

---

[1] في المصدر: «مقاتلوكم»، والتصويب من سير أعلام النبلاء.
[2] تضمينٌ للآية 52 من سورة المائدة.
[3] الطبقات الكبرى (الطبقة الخامسة من الصحابة): ج1 ص466، سير أعلام النبلاء: ج3 ص301 الرقم 48 نحوه وراجع: الكامل في التاريخ: ج2 ص559 والفتوح: ج5 ص94.

نوازا اور ساری امت پر فضیلت دی۔ فرمایا؛ میرے خیال میں یہ گروہ (یزید کی فوج) کل تم لوگوں سے جنگ کرنا نہیں چاہتی میں تم سب کو جانے کی اجازت دے رہا ہوں کہ اس وقت رات کے اندھیرے میں چلے جاؤ۔ تم میں سے ہر ایک میرے خاندان کے ایک فرد کو ساتھ لے کر جا سکتا ہے شہر تک پھر اس کے بعد جدا ہو جائیں یہاں تک کہ خدا اپنی طرف سے فتح یا کامیابی لائے تاکہ یہ (دشمن) جو کچھ دل میں رکھتے ہیں اس سے پشیمان ہو جائیں۔ یہ گھر وہ میرے پیچھے ہیں اور جب مجھ تک پہنچ گئے تو تمہیں کچھ بھی نہیں کریں گے۔

امام علیہ السلام کے خاندان نے کہا؛ تیرے بعد خدا ہمیں زندگی نہ دے: خدا کی قسم! آپ سے جدا نہیں ہونگے تاکہ جو کچھ (مشکلات) تجھے ملے وہ ہمیں بھی ملے۔

امام علیہ السلام کے سب ساتھیوں نے بھی مل کر ایسے ہی کہا۔

امامؑ نے فرمایا؛ خدا تمہاری نیت کی جزاء جنت قرار دے۔

270. الخرائج والجرائح عن أبي حمزة الثمالي: قالَ عَلِيُّ بنُ الحُسَينِ عليه السلام: كُنتُ مَعَ أبِي اللَّيلَةَ الَّتي قُتِلَ صَبيحَتَها، فَقالَ لِأَصحابِهِ: هذَا اللَّيلُ فَاتَّخِذوهُ جَمَلاً، فَإِنَّ القَومَ إنَّما يُريدونَني، ولَو قَتَلوني لَم يَلتَفِتوا إلَيكُم، وأنتُم في حِلٍّ وسَعَةٍ. فَقالوا: لا وَاللهِ، لا يَكونُ هذا أبَداً. قالَ: إنَّكُم تُقتَلونَ غَداً كُلُّكُم[1]، لا يُفلِتُ مِنكُم رَجُلٌ. قالوا: الحَمدُ للهِ الَّذي شَرَّفَنا بِالقَتلِ مَعَكَ. ثُمَّ دَعا، وقالَ لَهُم: ارفَعوا رُؤوسَكُم وَانظُروا. فَجَعَلوا يَنظُرونَ إلى مَواضِعِهِم ومَنازِلِهِم مِنَ الجَنَّةِ، وهُوَ يَقولُ لَهُم: هذا مَنزِلُكَ يا فُلانُ، وهذا قَصرُكَ يا فُلانُ، وهذِهِ دَرَجَتُكَ يا فُلانُ. فَكانَ الرَّجُلُ يَستَقبِلُ الرِّماحَ وَالسُّيوفَ بِصَدرِهِ ووَجهِهِ لِيَصِلَ إلى مَنزِلِهِ مِنَ الجَنَّةِ.[2]

۲۷۰) خرائج و جرائح میں ابوحمزہ ثمالی سے نقل کیا ہے؛ امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا؛ میں اس رات میں جس کی صبح میرے بابا حسین علیہ السلام قتل ہوئے، ان کے ساتھ تھا، میرے بابا نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا؛ یہ رات ہے اس کے اندھیرے کو سواری بنا کر چلے جاؤ کیوں کہ یہ لوگ میرے قتل کے درپے ہیں اگر مجھے قتل کردیں تو آپ لوگوں کو کچھ بھی نہیں کریں گے۔ آپ لوگ میری طرف سے بیعت کرنے کے حوالے سے آزاد ہیں۔

امام علیہ السلام کے ساتھیوں نے کہا؛ نہیں خدا کی قسم ایسے نہیں ہوسکتا۔

---

[1] في المصدر: «كذلك» بدل «كلّكم»، والتصويب من بحار الأنوار.

[2] الخرائج والجرائح: ج2 ص847 ح62 و ص254 ح8 نحوه، بحار الأنوار: ج44 ص298 ح3.

امام علیہ السلام نے فرمایا؛ کل تم سب مارے جاؤ گے تم میں سے کوئی بھی نہیں بچے گا۔

ساتھیوں نے کہا؛ اس خدا کی تعریف ہے جو ہمیں آپ کے ساتھ قتل ہونے کی فضیلت دیتا ہے

پھر امام علیہ السلام نے ان کے لئے دعا کی اور فرمایا؛ سر اوپر کرکے دیکھو جب انہوں نے دیکھا تو ہر ایک نے اپنی جگہ جنت میں دیکھی۔

امام حسین علیہ السلام نے ان سے فرمایا؛ فلاں یہ تیرا مقام ہے، فلاں یہ تیرا مقام ہے یہ تیرا تخت ہے، فلاں یہ تیرا مرتبہ ہے، یہ سب اسی لئے پوری جان کے ساتھ نیزوں اور تلواروں کے سامنے جارہے تھے تاکہ جنت میں اپنی جگہ اور مقام تک پہنچے۔

271.أنساب الأشراف: عَرَضَ الحُسَينُ عليه السلام عَلى أهلِهِ ومَن مَعَهُ أن يَتَفَرَّقوا ويَجعَلُوا اللَّيلَ جَمَلاً، وقالَ: إنَّما يَطلُبونَني وقَد وَجَدوني، وما كانَت كُتُبُ مَن كَتَبَ إلَيَّ. فيما أظُنُّ. إلاّ مَكيدَةً لي وتَقَرُّباً إلَى ابنِ مُعاوِيَةَ بي. فَقالوا: قَبَّحَ اللهُ العَيشَ بَعدَكَ.[1]

۲۷۱) انساب الاشرف میں ہے؛ امام حسین علیہ السلام نے اپنے خاندان والوں اور ساتھیوں کو مشورہ دیا کہ اس سے دور ہو جائیں اور رات کے اندھیرے کو سواری بنائیں اور امام علیہ السلام نے فرمایا؛ یہ لوگ فقط میرے درپے ہیں اور ابھی مجھ تک پہنچ گئے ہیں، میرے خیال میں انہوں نے جو مجھے خط لکھے (اور مجھے آنے کی دعوت دی) فقط مجھ سے دھوکا کرنا اور معاویہ کے بیٹے (یزید) کے قریب ہونا تھا۔ امام علیہ السلام کے ساتھیوں نے کہا؛ تیرے بعد خدا ہمیں زندگی نصیب نہ کرے۔

272.الأمالي عن عبد الله بن منصور عن جعفر بن محمّد عل حَدَّثَني أبي عَن أبيهِ قالَ:...

فَقامَ الحُسَينُ عليه السلام في أصحابِهِ خَطيبا فَقالَ: اللّٰهُمَّ إنّي لا أعرِفُ أهلَ بَيتٍ أبَرَّ ولا أزكى ولا أطهَرَ مِن أهلِ بَيتي، ولا أصحابا هُم خَيرٌ مِن أصحابي، وقَد نَزَلَ بي ما قَد تَرَونَ، وأنتُم في حِلٍّ مِن بَيعَتي، لَيسَت لي في أعناقِكُم بَيعَةٌ، ولا لي عَلَيكُم ذِمَّةٌ، وهذَا اللَّيلُ قَد غَشِيَكُم فَاتَّخِذوهُ جَمَلاً، وتَفَرَّقوا في سَوادِهِ؛ فَإِنَّ القَومَ إنَّما يَطلُبونَني، ولَو ظَفِروا بي لَذَهَلوا[2] عَن طَلَبِ غَيري.[3]

۲۷۲) امالیٔ شیخ صدوق میں عبداللہ بن منصور نے امام صادق علیہ السلام سے نقل فرمایا ہے کہ میرے بابا (امام باقرؑ)

---

[1] أنساب الأشراف: ج3ص393.
[2] ذَهَلتُ عن الشيء: نسيتُه وغفلت عنه (الصحاح: ج4ص1702 «ذهل»).
[3] الأمالي للصدوق: ص220ح239، بحار الأنوار: ج44ص316ح1.

نے اپنے بابا (امام زین العابدینؑ) سے نقل کر کے مجھے بتایا کہ امام حسین علیہ السلام اپنے ساتھیوں کے درمیان کچھ کہنے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا؛

اے میرے خدا! نہ میرے خاندان سے زیادہ کوئی نیک، پاک و پاکیزہ، خاندان ہے اور نہ ہی میرے ساتھیوں سے زیادہ کسی کے بہترین ساتھی ہیں، تو دیکھ رہا ہے کہ کیا ہوا ہے۔

آپ لوگ میری بیعت سے آزاد ہیں اور تمہارے اوپر کچھ بھی نہیں ہے اور مجھ سے وعدہ کے پابند نہیں ہو۔

یہ رات کا اندھیرا ہے جس کو اپنی سواری بنا کر چلے جاؤ، شہروں میں بکھر جاؤ کیونکہ یہ لوگ میرے در پے ہیں اگر مجھ تک پہنچ جائیں تو دوسروں کو کچھ بھی نہیں کریں گے۔

11/2

كَلامُهُ مَعَ اُختِهِ لَيلَةَ عاشوراءَ

عاشورہ کی رات امام علیہ السلام کی اپنی بہن سے گفتگو

273.تاريخ الطبری عن الحارث بن كعب وأبي الضحّاك عن علي إنّي جالِسٌ في تِلكَ العَشِيَّةِ الَّتي قُتِلَ أبي صَبيحَتَها وعَمَّتي زَينَبُ عِندي تُمَرِّضُني، إذِ اعتَزَلَ أبي بِأَصحابِهِ في خِباءٍ لَهُ وعِندَهُ حُوَيٌّ مَولى أبي ذَرٍّ الغِفارِيِّ وهُوَ يُعالِجُ سَيفَهُ ويُصلِحُهُ، وأبي يَقولُ:

يا دَهرُ اُفٍّ لَكَ مِن خَليلِ كَم لَكَ بِالإِشراقِ وَالأَصيلِ
مِن صاحِبٍ أو طالِبٍ قَتيلِ وَالدَّهرُ لا يَقنَعُ بِالبَديلِ
و اِنَّمَا الأَمرُ اِلَى الجَليلِ وكُلُّ حَيٍّ سالِكُ السَّبيلِ

قالَ: فَأَعادَها مَرَّتَينِ أو ثَلاثًا حَتّى فَهِمتُها، فَعَرَفتُ ما أرادَ، فَخَنَقَتني عَبرَتي فَرَدَدتُ دَمعي ولَزِمتُ السُّكونَ، فَعَلِمتُ أنَّ البَلاءَ قَد نَزَلَ، فَأَمّا عَمَّتي فَإِنَّها سَمِعَت ما سَمِعتُ وهِيَ امرَأَةٌ وفِي النِّساءِ الرِّقَّةُ وَالجَزَعُ، فَلَم تَملِك نَفسَها أن وَثَبَت تَجُرُّ ثَوبَها، وإنَّها لَحاسِرَةٌ حَتَّى انتَهَت إلَيهِ، فَقالَت: وا ثُكلاه، لَيتَ المَوتَ أعدَمَنِي الحَياةَ، اليَومَ ماتَت فاطِمَةُ اُمّي وعَلِيٌّ أبي وحَسَنٌ أخي، يا

خليفةَ الماضى وثِمالَ[1] الباقى. قالَ: فَنَظَرَ إِلَيها الحُسَينُ عليه السلام فَقالَ: يا أُخَيَّةُ لا يُذهِبَنَّ حِلمَكِ الشَّيطانُ. قالَت: بِأَبِي أنتَ وأُمّي يا أبا عَبدِ اللهِ، استَقتَلتَ! نَفسى فِداكَ. فَرَدَّ غُصَّتَهُ وتَرَقرَقَت عَيناهُ، وقالَ: لَو تُرِكَ القَطا لَيلاً لَنامَ[2]. قالَت: يا وَيلَتى! أفَتُغصَبُ نَفسُكَ اغتِصاباً؟ فَذلِكَ أقرَحُ لِقَلبى وأشَدُّ عَلى نَفسى. ولَطَمَت وَجهَها وأهوَت إلى جَيبِها وشَقَّتهُ، وخَرَّت مَغشِيّاً عَلَيها. فَقامَ إلَيها الحُسَينُ عليه السلام فَصَبَّ عَلى وَجهِهَا الماءَ، وقالَ لَها: يا أُخَيَّةُ اتَّقِي اللهَ، وتَعَزَّي بِعَزاءِ اللهِ، وَاعلَمي أنَّ أهلَ الأَرضِ يَموتونَ، وأنَّ أهلَ السَّماءِ لا يَبقَونَ، وأنَّ كُلَّ شَيءٍ هالِكٌ إلاّ وَجهَ اللهِ، الَّذى خَلَقَ الأَرضَ بِقُدرَتِهِ ويَبعَثُ الخَلقَ فَيَعودونَ، وهُوَ فَردٌ وَحدَهُ. أبي خَيرٌ مِنّي، وأُمّي خَيرٌ مِنّي، وأخي خَيرٌ مِنّي، ولي ولَهُم ولِكُلِّ مُسلِمٍ بِرَسولِ اللهِ صلى الله عليه وآله أُسوَةٌ. قالَ: فَعَزّاها بِهذا ونَحوِهِ، وقالَ لَها: يا أُخَيَّةُ، إنّي أُقسِمُ عَلَيكِ فَأَبِرّي قَسَمي؛ لا تَشُقّي عَلَيَّ جَيباً، ولا تَخمُشي عَلَيَّ وَجهاً، ولا تَدعي عَلَيَّ بِالوَيلِ وَالثُّبورِ إذا أنَا هَلَكتُ. قالَ: ثُمَّ جاءَ بِها حَتّى أجلَسَها عِندي.[3]

۲۷۳) تاریخ طبری میں حارث بن کعب اور ابوضحاک نے امام زین العابدین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ (امام نے فرمایا) اس رات میں جس کی عصر کو میرے بابا شہید ہوئے، میں بیٹھا ہوا تھا اور میری پھوپی زینبؑ میری دیکھ بھال کررہی تھیں کہ میرے بابا اپنے ساتھیوں سے جدا ہو کر اپنے خیمہ کے طرف لوٹ گئے فقط امام علیہ السلام کے پاس ابوذر کا غلام حوی تھا جو امام علیہ السلام کی تلوار کو تیز کررہا تھا۔ تو میرے بابا یہی پڑھ رہے تھے۔

اے زمانہ تیری دوستی پر حیف ہو! کتنے دن اور شام گذارے ہیں، جس میں ایسے ساتھی
قتل ہو گئے کہ زمانہ ان کو لانے سے عاجز ہے، اور کام (خدا سے) ہے جو بزرگ ہے اور ہر زندہ
شخص اس راہ کی طرف جائے گا

امام علیہ السلام نے دو یا تین مرتبہ یہ شعر پڑھا،

میں سمجھ گیا کہ کیا چاہتے ہیں اور گریہ سے میری آواز بند ہوگئی، لیکن غصے کو میں نے کھایا اور کچھ بھی نہیں کیا اور

---

[1] الثِّمالُ: المَلجأ والغياث، وقيل: المطعم في الشدّة (النهاية: ج1 ص222 «ثمل»).

[2] هذا مثل، والمراد منه هنا أنّهم لا يدعوني في راحة ويلحقوني أينما كنت.

[3] تاريخ الطبري: ج5 ص420 عن الحارث بن كعب وأبي الضحاك، الكامل في التاريخ: ج2 ص559 من دون إسنادٍ إلى عليّ بن الحسين عليه السلام؛ الإرشاد: ج2 ص93، تاريخ اليعقوبي: ج2 ص243، إعلام الورى: ج1 ص456 كلّها نحوه، بحار الأنوار: ج45 ص1 وراجع: تذكرة الخواصّ: ص249.

سمجھا کہ مصیبت آئے گی۔

میری پھوپی بھی جو کچھ میں نے سنا وہ سنا اور چونکہ دوسری عورتوں کی طرح اسکا دل بھی نازک تھا اور پریشانی کو برداشت نہ کرنے کی وجہ سے اپنے لباس کو جھاڑ کر باہر آئیں درحالانکہ پریشان تھیں۔ اور میرے بابا حسین علیہ السلام تک آکر کہا؛ کیا مصیبت ہے، کاش میں مرگئی ہوتی، آج (جبکہ تو جارہاہے حقیقت میں ایسے لگ رہاہے) کہ میری ماں فاطمہ سلام اللہ علیہا، بابا علی علیہ السلام اور بھائی حسن علیہ السلام جدا ہورہے ہیں۔ اے چلے جانے والوں کے جانشین اور باقی رہنے والوں کی پناہ!

امام حسین علیہ السلام نے بی بی زینبؑ کی طرف دیکھ کر فرمایا؛ اے ہماری بہن شیطان تیرے تحمل اور بردبار ہونے کو ختم نہ کرے۔

بی بی زینبؑ نے فرمایا ؛اے ابا عبد اللہ میرے ماں باپ تجھ پر قربان، اپنے غم کو ختم کرکےاور آنکھوں میں آنسوں آگئے

فرمایا؛ اگر یہ لوگ مجھ کو آزاد چھوڑ دیں۔ آرام سے بیٹھ جاؤں گا۔

بی بی زینبؑ نے کہا؛ مجھ پر وای! کیا اتنے سخت پریشانی میں ہو؟ یہی میرے دل کو پریشان کررہا ہے اور میرے لئے سخت ہے پھر بی بی زینبؑ اپنے سر پر مارا اور گریباں چاک کیا اور بے ہوش ہوگئی۔

امام حسین علیہ السلام نے آکر اس کی منہ پر پانی کے چھینٹے مارے اور اسے فرمایا، میری بہن! خدا سے ڈرو اور خود کو اس کے حوالے کرو۔

جان لو کہ زمین والے مرجائیں گے اور آسمان والے بھی باقی نہیں رہیں گے اور ہر چیز ہلاک ہوجائے گی سوائے خدا کی ذات کے جس نے اپنی قدرت سے زمین کو پیدا کیا اور لوگوں کو محشور کرے گا تاکہ سب واپس آجائیں اور وہ اکیلا رہ جائے۔ میرے بابا مجھ سے بہتر تھے، میری ماں، بھائی، مجھ سے بہتر اور میرے لئے اور ان سب کے لئے اور ہر مسلمان کے لئے نمونہ عمل رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں،

امام علیہ السلام نے انہیں تسلی دی اور اسے فرمایا؛ میری پیاری بہن، تمہیں قسم دیتا ہوں اور اس پر عمل کرو۔ میرے سامنے گریبان، چاک نہ کرو، نہ چہرہ پیٹنا اور جب میں چلا جاؤں گریہ و نالہ مت کرنا، پھر زینبؑ کو لے کر آئے اور میرے نزدیک آکر بٹھایا۔

11/3

كَلامُهُ يَومَ عاشوراءَ

عاشورہ کے دن امام علیہ السلام کی کچھ باتیں

274.تاريخ دمشق عن بشر بن طانحة عن رجل من همدان: خَطَبَنا الحُسَينُ بنُ عَلِيٍّ عليه السلام غَداةَ اليَومِ الَّذي استُشهِدَ فيهِ، فَحَمِدَ اللهَ وأثنى عَلَيهِ، ثُمَّ قالَ: عِبادَ اللهِ، اتَّقُوا اللهَ وكونوا مِنَ الدُّنيا عَلى حَذَرٍ، فَإِنَّ الدُّنيا لَو بَقِيَت لِأَحَدٍ وبَقِيَ عَلَيها أحَدٌ، كانَتِ الأَنبِياءُ أحَقَّ بِالبَقاءِ، وأَولى بِالرِّضا، وأَرضى بِالقَضاءِ، غَيرَ أنَّ اللهَ تَعالى خَلَقَ الدُّنيا لِلبَلاءِ، وخَلَقَ أهلَها لِلفَناءِ، فَجَديدُها بالٍ، ونَعيمُها مُضمَحِلٌّ، وسُرورُها مُكفَهِرٌّ، وَالمَنزِلُ بُلغَةٌ، وَالدّارُ قُلعَةٌ[1]، «وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيرَ الزَّادِ التَّقوَى»[2] وَاتَّقُوا اللهَ لَعَلَّكُم تُفلِحونَ.[3]

۲۷۴) تاریخ دمشق میں بشر بن طانحہ نے ہمدان قبیلے کے ایک شخص سے نقل کیا ہے کہ امام حسین علیہ السلام نے شہادت والے دن کی صبح کو ہمارے لئے ایک تقریر کی اور خدا کی حمد وثنا کے بعد فرمایا: خدا کے بندو! تقویٰ اختیار کرو اور دنیا سے ڈرو کیوں کہ اگر دنیا ہمیشہ رہنے کے قابل ہوتی اور کوئی اس میں باقی رہتا تو انبیاء باقی رہنے کے حقدار تھے اور وہ خدا کی رضا اور قضا پر سب سے زیادہ راضی تھے لیکن خدا نے دنیا کو امتحان کے لئے پیدا کیا ہے اور دنیا والوں کو نابود ہونے کے لئے پیدا کیا ہے، دنیا کی ہر تازی چیز پرانی ہوگی اور اس کی نعمت ختم ہونے والی ہے اور خوشی ختم ہونے والی ہے، اور دنیا ایسا گھر ہے جو جانے کے لئے ہے نہ ہمیشہ رہنے والا گھر زاد وراہ لے لو کیوں کہ بہترین زاد تقویٰ ہے اور تقویٰ اختیار کرو شاید کہ کامیاب ہوجاؤ۔

275.مقتل الحسين: تَقَدَّمَ الحُسَينُ عليه السلام حَتّى وَقَفَ قُبالَةَ القَومِ، وجَعَلَ يَنظُرُ إلى صُفوفِهِم

---

[1] مَنزِلَ قُلعَةٍ: أي ليس بِمُستَوطَن (الصحاح: ج3 ص1271 «قلع»).

[2] البقرة: 197.

[3] تاريخ دمشق: ج14 ص218، كفاية الطالب: ص429 وفيه «بشر بن طاهمة» بدل «بشر بن طانحة».

كَأَنَّهَا السَّيلُ، ونَظَرَ إلَى ابنِ سَعدٍ واقِفا فى صَناديدِ[۱] الكوفَةِ، فَقالَ: الحَمدُ للهِ الَّذى خَلَقَ الدُّنيا فَجَعَلَها دارَ فَناءٍ وزَوالٍ، مُتَصَرِّفَةً بِأَهلِها حالاً بَعدَ حالٍ، فَالمَغرورُ مَن غَرَّتهُ، وَالشَّقِيُّ مَن فَتَنَتهُ، فَلا تَغُرَّنَّكُم هذِهِ الدُّنيا؛ فَإِنَّها تَقطَعُ رَجاءَ مَن رَكَنَ إلَيها، وتُخَيِّبُ طَمَعَ مَن طَمِعَ فيها.[۲]

۲۷۵) مقتل حسین علیہ السلام خوارزمی میں ہے، امام حسین علیہ السلام (دشمن کے لشکر) کے سامنے آکر کھڑے ہوئے، اور ان کے کثیر لشکر اور لشکر کے سردار ابن سعد جو کہ کوفہ کے بزرگوں کے درمیان کھڑا تھا، دیکھا اور فرمایا؛ حمد اس خدا کی جس نے دنیا پیدا کی اور دنیا کو نابودی اور فنا ہونے کا جہاں قرار دیا اور دنیا میں رہنے والوں کے لئے تبدیل ہونے والا (جہان) اور ایک حالت سے دوسری حالت میں تبدیل ہونے والا قرار دیا۔ دھوکا اس کو ملا جس کو دنیا نے دھوکا دیا اور بد بخت وہ ہے جو دنیا کے فتنے میں پھنس جائے، یہ دنیا آپ کو دھوکا نہ دے کیونکہ جس نے بھی دنیا میں امید کی اس کو دنیا نے ناامید کیا اور جس نے دنیا میں طمع و لالچ کی وہ ناکام ہوا۔

276.الأمالى عن حسين بن زيد بن علىّ عن آبائه عليهم السلام: أنَّ الحُسَينَ بنَ عَلِيٍّ عليه السلام خَطَبَ يَومَ اُصيبَ، فَحَمِدَ اللهَ وأثنى عَلَيهِ وقالَ: الحَمدُ للهِ الَّذى جَعَلَ الآخِرَةَ لِلمُتَّقينَ، وَالنّارَ وَالعِقابَ عَلَى الكافِرينَ، وإنّا وَاللهِ ما طَلَبنا فى وَجهِنا هذَا الدُّنيا فَنَكونَ السّاكينَ[۳] فى رِضوانِ رَبِّنا، فَاصبِروا فَإِنَّ اللهَ مَعَ الَّذينَ اتَّقَوا ودارُ الآخِرَةِ خَيرٌ لَكُم.[۴]

۲۷۶) اسالی شجری میں حسین بن زید بن علی نے اپنے باپ دادا سے نقل کیا ہے کہ عاشور کے دن والے حادثے میں امام حسین علیہ السلام نے خطاب کیا اور خدا کی حمد وثناء کے بعد فرمایا؛ تعریف اس خدا کی جس نے آخرت کو متقین کے لئے قرار دیا اور جہنم کو کافروں کے لئے قرار دیا، خدا کی قسم ہم اس راہ میں دنیا کے پیچھے نہیں آئے ہیں تاکہ ہم اپنے خدا کی (جنت) کے بارے میں شک کریں۔ صبر کرو کیونکہ خدا تقویٰ والوں کے ساتھ ہے اور آخرت کا جہاں تم سب کے لئے بہتر ہے۔

277.معانى الأخبار عن علىّ بن الحسين عليه السلام: لَمّا اشتَدَّ الأَمرُ بِالحُسَينِ بنِ عَلِيِّ بنِ أبى

---

[۱] صَنَادِيدُ القومِ: أشرافهم وعظماؤهم ورؤساؤهم (اُنظر: النهاية: ج3 ص55 «صند»).

[۲] مقتل الحسين للخوارزمى: ج ۱ ص 252؛ تسلية المجالس: ج ۲ ص 273، المناقب لابن شهرآشوب: ج 4 ص 100 نحوه وليس فيه ذيله من «فإنّها»، بحار الأنوار: ج45 ص5.

[۳] كذا في المصدر، والصواب: «الشاكّين».

[۴] الأمالى للشجرى: ج1 ص160.

طالِبٍ عليه السلام نَظَرَ إِلَيهِ مَن كانَ مَعَهُ فَإِذا هُوَ بِخِلافِهِم؛ لِأَنَّهُم كُلَّما اشتَدَّ الأَمرُ تَغَيَّرَت أَلوانُهُم، وَارتَعَدَت فَرائِصُهُم ووَجَبَت[1] قُلوبُهُم، وكانَ الحُسَينُ عليه السلام وبَعضُ مَن مَعَهُ مِن خَصائِصِهِ تُشرِقُ أَلوانُهُم، وتَهدَأُ جَوارِحُهُم، وتَسكُنُ نُفوسُهُم. فَقالَ بَعضُهُم لِبَعضٍ: أُنظُروا لا يُبالي بِالمَوتِ! فَقالَ لَهُمُ الحُسَينُ عليه السلام: صَبراً بَني الكِرامِ، فَمَا المَوتُ إلّا قَنطَرَةٌ تَعبُرُ بِكُم عَنِ البُؤسِ وَالضَّرّاءِ إلَى الجِنانِ الواسِعَةِ وَالنَّعيمِ الدّائِمَةِ، فَأَيُّكُم يَكرَهُ أن يَنتَقِلَ مِن سِجنٍ إلى قَصرٍ! وما هُوَ لِأَعدائِكُم إلّا كَمَن يَنتَقِلُ مِن قَصرٍ إلى سِجنٍ وعَذابٍ. إنَّ أبي حَدَّثَني عَن رَسولِ اللهِ صلى الله عليه وآله: أنَّ الدُّنيا سِجنُ المُؤمِنِ وجَنَّةُ الكافِرِ، وَالمَوتُ جِسرُ هؤُلاءِ إلى جَنّاتِهِم وجِسرُ هؤُلاءِ إلى جَحيمِهِم، ما كَذَبتُ ولا كُذِبتُ.[2]

۲۷۷) معانی الاخبار میں امام زین العابدینؑ سے ہے: جب امام حسین علیہ السلام کا کام سخت ہوا تو کچھ ساتھیوں نے ان کی طرف دیکھا، امام علیہ السلام اور خاص اصحاب ان کے برخلاف تھے کہ جب کام سخت ہوجاتا تھا تو ان کا رنگ تبدیل، لرزہ طاری اور دل دھڑکنے اور اعضاء میں لرزہ طاری ہوجاتا تھا۔ ان میں سے بعض بعض سے کہتے ہیں، دیکھو اس کو موت کا کوئی خوف نہیں ہے،

امام علیہ السلام نے انہیں فرمایا: اے بزرگوں کے بیٹو! صبر کرو، موت فقط ایسا پل ہے جو تم کو سختی و پریشانی سے وسیع جنت اور ہمیشہ والی نعمت کی طرف عبور کروائے گا۔ تم میں سے کون پسند نہیں کرتا زندان سے قصر کی طرف منتقل ہونا؟ اور موت تمہارے دشمنوں کے لئے ایسے ہے جیسے قصر سے زندان اور عذاب کی طرف جانا، میرے بابا نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میرے لئے نقل کیا کہ: دنیا مومن کے لئے عذاب اور کافر کے لئے جنت اور باغ ہے۔ اور موت مومنوں کے لئے جنت کے لئے پل ہے اور کافروں کے لئے جہنم جانے کے لئے پل ہے۔ میں نے یہ نہ جھوٹ بولا ہے نہ ہی مجھے جھوٹا کہا گیا ہے۔

278. الأمالي عن عبد الله بن منصور عن جعفر بن محمّد عل حَدَّثَني أبي عَن أبيهِ قالَ:...

قالَ [الحُسَينُ عليه السلام] لِأَصحابِهِ: قوموا فَاشرَبوا مِنَ الماءِ يَكُن آخِرَ زادِكُم، وتَوَضَّؤوا وَاغتَسِلوا،

---

[1] وَجَبَ القَلْبُ: اضطرب (الصحاح: ج1 ص232 «وجب»).

[2] معاني الأخبار: ص288 ح3، الاعتقادات: ص52 من دون إسنادٍ إلى عليّ بن الحسين عليه السلام وفيه «وجلت قلوبهم ووجبت جنوبهم» بدل «وجبت قلوبهم»، بحار الأنوار: ج44 ص297 ح2.

وَاغسِلوا ثِيابَكُم لِتَكونَ أكفانَكُم. ثُمَّ صَلّى بِهِمُ الفَجرَ، وعَبَّأَهُم تَعبِئَةَ الحَربِ.[1]

۲۷۸) امالی صدوق میں عبداللہ بن منصور نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ فرمایا: میرے بابا نے اپنے بابا سے نقل کیا ہے اور فرمایا کہ امام حسین علیہ السلام نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: اٹھو اور پانی پیو کیونکہ تمہارا آخری توشہ ہے اور وضو کرو، غسل کرو اور اپنے لباسوں کو دھولو کیونکہ تمہارے لباس تمہارا کفن بنیں گے پھر امام علیہ السلام نے ان کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی اور ان کو جنگ کے لئے تیار کیا۔

11/4

إتمامُ الحُجَّةِ عَلى أعدائِهِ

دشمنوں پر حجت تمام کرنا

279. الملهوف: ورَكِبَ أصحابُ عُمَرَ بنِ سَعدٍ، فَبَعَثَ الحُسَينُ عليه السلام بُرَيرَ بنَ حُضَينٍ (خُضَيرٍ) فَوَعَظَهُم فَلَم يَسمَعوا، وذَكَّرَهُم فَلَم يَنتَفِعوا، فَرَكِبَ الحُسَينُ عليه السلام ناقَتَهُ. وقيلَ فَرَسَهُ. فَاستَنصَتَهُم فَأَنصَتوا، فَحَمِدَ اللهَ وأثنى عَلَيهِ وذَكَرَهُ بِما هُوَ أهلُهُ، وصَلّى عَلى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وعَلَى المَلائِكَةِ وَالأَنبِياءِ وَالرُّسُلِ وأبلَغَ فِي المَقالِ، ثُمَّ قالَ: تَبّاً لَكُم أيَّتُهَا الجَماعَةُ وتَرَحاً[2]، حينَ استَصرَختُمونا والِهينَ فَأَصرَخناكُم موجِفينَ[3] سَلَلتُم عَلَينا سَيفاً لَنا في أيمانِكُم، وحَشَشتُم[4] عَلَينا ناراً اقتَدَحناها عَلى عَدُوِّنا وعَدُوِّكُم، فَأَصبَحتُم أولِياءَ لِأَعدائِكُم عَلى أولِيائِكُم، بِغَيرِ عَدلٍ أفشَوهُ فيكُم، ولا أمَلٍ أصبَحَ لَكُم فيهِم، فَهَلّا لَكُمُ الوَيلاتُ. تَرَكتُمونا وَالسَّيفُ مَشيمٌ[5]،

---

[1] الأمالي للصدوق: ص221 ح239، بحار الأنوار: ج44 ص316.

[2] التَّرَح: ضدّ الفرح. يقال: ترّحهُ تَتريحاً: أي حَزَنَهُ (الصحاح: ج1 ص357 «ترح»).

[3] الإيجافُ: سرعة السير، وقد أوجف دابّته: إذا حثّها (النهاية: ج5 ص157 «وجف»).

[4] حَشَشتُ النار: أوقدتُها (الصحاح: ج3 ص1001 «حشش»).

[5] شِمتُ السيف: أغمدته وشمته: سَلَلتُه وهو من الأضداد (الصحاح: ج5 ص1963 «شيم»).

وَالجَأشُ[1] ضامِرٌ، وَالرَّأيُ لَمّا يَستَحصِف[2]، ولٰكِن أسرَعتُم إلَيها كَطيرِ الدَّبا[3]، وتَداعَيتُم إلَيها كَتَهافُتِ[4] الفَراشِ! فَسُحقًا لَكُم يا عَبيدَ الاُمَّةِ، وشِرارَ الأَحزابِ، ونَبَذَةَ الكِتابِ، ومُحَرِّفِي الكَلِمِ، وعُصبَةَ الآثامِ، ونَفَثَةَ الشَّيطانِ، ومُطفِئِي السُّنَنِ، أهؤُلاءِ تَعضُدونَ[5] وعَنّا تَتَخاذَلونَ؟! أجَل وَاللهِ، غَدرٌ فيكُم قَديمٌ، وَشَجَت[6] عَلَيهِ اُصولُكُم، وتَأَزَّرَت عَلَيهِ فُروعُكُم، فَكُنتُم أخبَثَ شَجًا لِلنّاظِرِ، واُكلَةً[7] لِلغاصِبِ.[8]

۲۷۹) ملھوف میں ہے؛ عمر بن سعد کے ساتھی اپنی سواریوں پر سوار ہوئے، تو امام حسین علیہ السلام نے بریر بن حصین کو بھیجا تا کہ انہیں ڈرائے لیکن انہوں نے قبول نہیں کیا ان کو نصیحت کی لیکن فائدہ نہیں ہوا، امام حسین علیہ السلام اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اوران سے کہا کہ چپ ہوجائیں وہ چپ ہوگئے تو امام علیہ السلام نے خدا کی حمد و ثناء کے بعد اور ذکر کے بعد جس ذکر کے لائق تھا، اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فرشتوں، انبیاء و رسولوں پر علیہم السلام صلوٰت بھیجنے کے بعد فرمایا، تم لوگوں کو موت اور پریشانی ہوا ے جماعت! تم پریشان، حیران، ہمیں تم لوگوں نے فریاد کرکے بلایا اور ہم تمہاری فریاد سن کر آئے (لیکن) تم لوگوں نے وہی تلوار ہمارے خلاف نکالی جو ہم نے تمہارے ہاتھوں میں دی تھی اور جو آگ ہم نے اپنے مشترک دشمن پر بھڑکائی تھی تم نے وہ آگ ہم پر بھڑکائی اور تم دشمنوں کے ساتھ مل کر اپنے دوستوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے، بغیر اس کے کہ تمہارے درمیان عدالت سے پیش آئے اور ان سے کوئی (نیک) اسیر ہو، وائے ہو تم پر! ہمیں چھوڑ دیا درحالانکہ تلواریں ابھی نیام میں اور شروعات میں ہیں اور (جنگ کا) رویہ ابھی تک قائم نہیں ہوا، لیکن تم ان

---

[1] الجأش: رواع القلب عند الفزع، وقد لا يُهمَز. وجاشَ البحرُ والقِدرُ وغيرهما: غَلى (القاموس المحيط: ج 2 ص 264 «جأش» وص 266 «جاش»).

[2] إحصافُ الأمر: إحكامه. واستَحصَفَ الشيءُ: أي استحكم (الصحاح: ج4 ص 1344 «حصف»).

[3] الدَّبا: الجراد قبل أن يطير، وقيل: هو نوع يشبه الجراد، واحدته دَبَاة (النهاية: ج 2 ص 100 «دبا»).

[4] هفَتَ الشيء: خَفَّ وتطايَرَ، وتهافَتَ الفَراشُ في النار من ذلك، إذا تطايَرَ إليها (المصباح المنير: ص 638 «هفت»).

[5] عَضَدتُه اعضُدُهُ: أعنته (الصحاح: ج2 ص 509 «عضد»).

[6] في المصدر: «وشحّت»، والتصويب من بعض المصادر الاُخرى. ووَشجت العروقُ والأغصان، إذا اشتبكت، ووشّجَ بينهما أي: خلط وألَّف (النهاية: ج5 ص 187 «وَشَجَ»).

[7] الاُكلَةُ، بالضمّ: اللُّقمة (النهاية: ج1 ص 57 «أكَلَ»).

[8] الملهوف: ص 155، الاحتجاج: ج 2 ص 97، تحف العقول: ص 240، مثير الأحزان: ص 54 كلّها نحوه، بحار الأنوار: ج 45 ص 8؛ تاريخ دمشق: ج 14 ص 218، مقتل الحسين للخوارزمي: ج2 ص 6 كلاهما نحوه.

کی طرف ٹڈی کی طرح گئے اور جس طرح مچھر آگ اور روشنی کی طرف اڑ جاتا ہے تم لوگ چلے گئے ایک دوسرے کو تم نے اس طرف بلایا، تمہاری بربادی ہو اے امت کے غلامو اور بدترین گروہ قرآن سے دور، تحریف والی باتیں کرنے والو! گنہگاروں کا ساتھ دینے والو، شیطان کے وسوسے کو قبول کرنے والو، (دائمی) سنتوں کو ختم کرنے والو! کیا ان کی مدد کرر ہے ہو اور ہمیں چھوڑ کر جا رہے ہو؟

ہاں، خدا کی قسم تمہارے اندر خیانت کرنا، مضبوط اور پرانی عادت ہے، خیانت تمہارے اندر مضبوط ہے اور اس کی ٹہنی ایک دوسرے سے ملی ہوئی ہیں۔ تم لوگ دیکھنے والے کے لئے گلے میں پھنسنے والی ہڈی اور غصبی لقمہ ہو۔

280. الأمالی عن عبد الله بن منصور عن جعفر بن محمّد عل حَدَّثَنی أبی عَن أبیهِ قالَ:...

ثُمَّ وَثَبَ الحُسَینُ علیه السلام مُتَوَكِّئا عَلی سَیفِهِ، فَنادی بِأَعلی صَوتِهِ فَقالَ: أنشُدُكُمُ اللهَ، هَل تَعرِفونّی؟ قالوا: نَعَم، أنتَ ابنُ رَسولِ اللهِ وسِبطُهُ. قالَ: أنشُدُكُمُ اللهَ، هَل تَعلَمونَ أنَّ جَدّی رَسولُ اللهِ صلی الله علیه وآله؟ قالوا: اللّٰهُمَّ نَعَم. قالَ: أنشُدُكُمُ اللهَ، هَل تَعلَمونَ أنَّ اُمّی فاطِمَةُ بِنتُ مُحَمَّدٍ صلی الله علیه وآله؟ قالوا: اللّٰهُمَّ نَعَم. قالَ: أنشُدُكُمُ اللهَ، هَل تَعلَمونَ أنَّ أبی عَلِیُّ بنُ أبی طالِبٍ علیه السلام؟ قالوا: اللّٰهُمَّ نَعَم. قالَ: أنشُدُكُمُ اللهَ، هَل تَعلَمونَ أنَّ جَدَّتی خَدیجَةُ بِنتُ خُوَیلِدٍ أوَّلُ نِساءِ هٰذِهِ الاُمَّةِ إسلاما؟ قالوا: اللّٰهُمَّ نَعَم. قالَ: أنشُدُكُمُ اللهَ، هَل تَعلَمونَ أنَّ سَیِّدَ الشُّهَداءِ حَمزَةُ عَمُّ أبی؟ قالوا: اللّٰهُمَّ نَعَم. قالَ: فَأَنشُدُكُمُ اللهَ، هَل تَعلَمونَ أنَّ جعفرا الطَّیّارَ فِی الجَنَّةِ عَمّی؟ قالوا: اللّٰهُمَّ نَعَم. قالَ: فَأَنشُدُكُمُ اللهَ، هَل تَعلَمونَ أنَّ هذا سَیفُ رَسولِ اللهِ صلی الله علیه وآله وأنَا مُتَقَلِّدُهُ؟ قالوا: اللّٰهُمَّ نَعَم. قالَ: فَأَنشُدُكُمُ اللهَ، هَل تَعلَمونَ أنَّ هٰذِهِ عِمامَةُ رَسولِ اللهِ صلی الله علیه وآله أنَا لابِسُها؟ قالوا: اللّٰهُمَّ نَعَم. قالَ: فَأَنشُدُكُمُ اللهَ، هَل تَعلَمونَ أنَّ عَلِیّا كانَ أوَّلَهُم إسلاما، وأعلَمَهُم عِلما، وأعظَمَهُم حِلما، وأنَّهُ وَلِیُّ كُلِّ مُؤمِنٍ ومُؤمِنَةٍ؟ قالوا: اللّٰهُمَّ نَعَم. قالَ: فَبِمَ تَستَحِلّونَ دَمی، وأبِی الذّائِدُ عَنِ الحَوضِ غَدا، یَذودُ عَنهُ رِجالاً كَما یُذادُ البَعیرُ الصّادی[1] عَنِ الماءِ، ولِواءُ الحَمدِ فی یَدَی جَدّی یَومَ القِیامَةِ؟! قالوا: قَد عَلِمنا ذٰلِكَ كُلَّهُ! ونَحنُ غَیرُ تارِكیكَ حَتّی تَذوقَ المَوتَ عَطَشا. فَأَخَذَ الحُسَینُ علیه السلام بِطَرَفِ لِحیَتِهِ وهُوَ یَومَئِذٍ ابنُ سَبعٍ وخَمسینَ سَنَةً، ثُمَّ قالَ: اِشتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلَی الیَهودِ حینَ قالوا: عُزَیرٌ ابنُ اللهِ، وَاشتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلَی النَّصاری حینَ قالوا: المَسیحُ ابنُ اللهِ، وَاشتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلی

[1] صَدِیَ: عَطِشَ فهو صادٍ (المصباح المنیر: ص336 «صدی»).

الْمَجوسِ حینَ عَبَدُوا النّارَ مِن دونِ اللهِ، وَاشتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلی قَومٍ قَتَلوا نَبِیَّهُم، وَاشتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلی هٰذِهِ العِصابَةِ الَّذینَ یُریدونَ قَتلَ ابنِ نَبِیِّهِم.[1]

۲۸۰) امالی صدوق میں عبد اللہ بن منصور نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ فرمایا میرے بابا نے اپنے بابا سے نقل کرتے ہوئے کہا:

امام حسین علیہ السلام، اٹھ کھڑے ہوئے تلوار کی ٹیک لگا کر بلند آواز سے ندا دی اور فرمایا: آپ لوگوں کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ کیا مجھے پہچانتے ہو؟

انہوں نے کہا، ہاں تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرزند اور نواسا ہے

پھر فرمایا: تم کو قسم دیتا ہوں کیا جانتے ہو کہ میری ماں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی فاطمہ سلام اللہ علیہا ہے۔؟

انہوں نے کہا: ہاں خدا کی قسم،

امام علیہ السلام نے فرمایا: تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں کیا جانتے ہو کہ میرا بابا علی بن ابی طالب ہے؟

انہوں نے کہا، ہاں خدا کی قسم،

امام علیہ السلام نے فرمایا، تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں کیا جانتے ہو کہ خویلد کی بیٹی خدیجہ میری نانی اس امت کی پہلی مسلمان خاتون ہیں؟

انہوں نے کہا: خدا کی قسم ہاں،

امام علیہ السلام نے فرمایا: تم کو قسم دیتا ہوں کہ حمزہ سید الشھداء میرے بابا کے چچا ہیں؟

انہوں نے کہا ہاں خدا کی قسم،

امام علیہ السلام نے فرمایا: میں تم کو قسم دیتا ہوں کیا جانتے ہو کہ جنت میں پرواز کرنے والے جعفر میرے چچا ہیں؟

انہوں نے کہا، ہاں خدا کی قسم،

امام علیہ السلام نے فرمایا: تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں کیا جانتے ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار میرے پاس ہے؟

انہوں نے کہا، ہاں خدا کی قسم

امام علیہ السلام نے فرمایا! تم کو قسم دیتا ہوں کہ کیا جانتے ہو یہ عمامہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے جو میں نے پہن رکھا ہے؟

---

[1] الأمالی للصدوق: ص 222 ح 239، روضة الواعظین: ص 205، الملهوف: ص 158.145 کلاهما نحوه، بحار الأنوار: ج 44 ص 318.

انہوں نے کہا، ہاں خدا کی قسم،

امام نے فرمایا؛ تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں کیا جانتے ہو کہ علی علیہ السلام نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا اور اس کا علم و بردباری سب سے زیادہ ہے اور وہی ہر مسلمان مرد و عورت کا ولی ہے؟

انہوں نے کہا، ہاں خدا کی قسم،

امام علیہ السلام نے فرمایا؛ تو پھر کیوں میرے قتل کو جائز سمجھتے ہو درحالانکہ کل (قیامت) میرے بابا حوضِ کوثر سے ان لوگوں کو ہٹائیں گے جنہوں نے پیاسے اونٹ کی طرح حملہ کیا ہوگا اور قیامت کے دن پر چم حمد میرے جد کے ہاتھ میں ہوگا؟

انہوں نے کہا، ہمیں ان سب چیزوں کا پتہ ہے لیکن آپ کو نہیں چھوڑیں گے یہاں تک کہ پیاسے موت کا مزا چکھو،

امام حسین علیہ السلام درحالانکہ ۵۷ سال کے تھے انہوں نے اپنی داڑھی کو پکڑ کر فرمایا؛ خدا کا غضب یہودیوں پر اس وقت زیادہ ہوا جب انہوں نے کہا؛ عزیر خدا کا بیٹا ہے اور مسیحوں پر خدا کا غضب اس وقت زیادہ ہوا جب خدا کی جگہ آگ کی عبادت کرنے لگے اور ایک قوم پر خدا کا غضب اس وقت زیادہ ہوا، جب انہوں نے اپنے نبیؑ کو قتل کیا، خدا کا غضب ایسے گروہ پر ہوا ہے جب انہوں نے اپنے نبی کے بیٹوں کو قتل کرنے کا ارادہ کیا۔

281. تاريخ الطبري عن الضحّاك المشرقي: كانَ مَعَ الحُسَينِ عليه السلام فَرَسٌ لَهُ يُدعى: لاحِقا، حَمَلَ عَلَيهِ ابنَهُ عَلِيَّ بنَ الحُسَينِ، قالَ: فَلَمّا دَنا مِنهُ القَومُ عادَ بِراحِلَتِهِ فَرَكِبَها، ثُمَّ نادى بِأَعلى صَوتِهِ دُعاءً يُسمِعُ جُلَّ النّاسِ: أيُّهَا النّاسُ، اسمَعوا قَولي، ولا تُعجِلوني حَتّى أعِظَكُم بِما يَحِقُّ[1] لَكُم عَلَيَّ، وحَتّى أعتَذِرَ إلَيكُم مِن مَقدَمي عَلَيكُم، فَإِن قَبِلتُم عُذري وصَدَّقتُم قَولي وأعطَيتُموني النَّصَفَ، كُنتُم بِذلِكَ أسعَدَ، ولَم يَكُن لَكُم عَلَيَّ سَبيلٌ، وإن لَم تَقبَلوا مِنِّي العُذرَ ولَم تُعطُوا النَّصَفَ مِن أنفُسِكُم «فَأَجْمِعُوٓاْ أَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ أَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوٓاْ إِلَيَّ وَلَا تُنظِرُونِ»[2]، «إِنَّ وَلِـِّۧيَ اللَّهُ الَّذِى نَزَّلَ الْكِتَـٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّـٰلِحِينَ»[3] .... قالَ: فَوَاللهِ ما سَمِعتُ مُتَكَلِّما قَطُّ

[1] هكذا في المصدر، وفي الكامل في التاريخ: «بما يجب».
[2] يونس: 71.
[3] الأعراف: 196.

قَبلَهُ ولا بَعدَهُ أبلَغَ فی مَنطِقٍ مِنهُ. ثُمَّ قالَ: أمّا بَعدُ، فَانسُبونی فَانظُروا مَن أنَا، ثُمَّ ارجِعوا إلى أنفُسِكُم وعاتِبوها، فَانظُروا هَل يَحِلُّ لَكُم قَتلی وَانتِهاكُ حُرمَتی؟ أَلَستُ ابنَ بِنتِ نَبِيِّكُم ﷺ وَابنَ وَصِيِّهِ وَابنِ عَمِّهِ، وأوَّلِ المُؤمِنينَ بِاللهِ، وَالمُصَدِّقِ لِرَسولِهِ بِما جاءَ بِهِ مِن عِندِ رَبِّهِ؟ أَوَلَيسَ حَمزَةُ سَيِّدُ الشُّهَداءِ عَمَّ أبی؟ أَوَلَيسَ جَعفَرٌ الشَّهيدُ الطَّيّارُ ذُو الجَناحَينِ عَمّی؟ أَوَلَم يَبلُغكُم قَولٌ مُستَفيضٌ فيكُم: أنَّ رَسولَ اللهِ ﷺ قالَ لی ولِأَخی: «هذانِ سَيِّدا شَبابِ أهلِ الجَنَّةِ»! فَإِن صَدَّقتُمونی بِما أقولُ، وهُوَ الحَقُّ، فَوَاللهِ ما تَعَمَّدتُ كَذِبًا مُذ عَلِمتُ أنَّ اللهَ يَمقُتُ عَلَيهِ أهلَهُ، ويَضُرُّ بِهِ مَنِ اختَلَقَهُ، وإن كَذَّبتُمونی فَإِنَّ فيكُم مَن إن سَأَلتُموهُ عَن ذلِكَ أخبَرَكُم؛ سَلوا جابِرَ بنَ عَبدِ اللهِ الأَنصارِيَّ، أو أبا سَعيدٍ الخُدرِيَّ، أو سَهلَ بنَ سَعدٍ السّاعِدِيَّ، أو زَيدَ بنَ أرقَمَ، أو أنَسَ بنَ مالِكٍ، يُخبِروكُم أنَّهُم سَمِعوا هذِهِ المَقالَةَ مِن رَسولِ اللهِ ﷺ لی ولِأَخی. أفَما فی هذا حاجِزٌ لَكُم عَن سَفكِ دَمی؟ فَقالَ لَهُ شِمرُ بنُ ذِی الجَوشَنِ: هُوَ يَعبُدُ اللهَ عَلى حَرفٍ[1] إن كانَ يَدری ما يَقولُ! فَقالَ لَهُ حَبيبُ بنُ مُظاهِرٍ: وَاللهِ إنّی لَأَراكَ تَعبُدُ اللهَ عَلى سَبعينَ حَرفًا، وأنَا أشهَدُ أنَّكَ صادِقٌ، ما تَدری ما يَقولُ، قَد طَبَعَ اللهُ عَلى قَلبِكَ. ثُمَّ قالَ لَهُمُ الحُسَينُ علیہ السلام: فَإِن كُنتُم فی شَكٍّ مِن هذَا القَولِ، أفَتَشُكّونَ أثَرًا ما أنّی[2] ابنُ بِنتِ نَبِيِّكُم؟ فَوَاللهِ ما بَينَ المَشرِقِ وَالمَغرِبِ ابنُ بِنتِ نَبِيٍّ غَيری مِنكُم ولا مِن غَيرِكُم، أنَا ابنُ بِنتِ نَبِيِّكُم خاصَّةً. أخبِرونی! أتَطلُبونی بِقَتيلٍ مِنكُم قَتَلتُهُ، أو مالٍ لَكُمُ استَهلَكتُهُ، أو بِقِصاصٍ مِن جِراحَةٍ؟ قالَ: فَأَخَذوا لا يُكَلِّمونَهُ. قالَ: فَنادى: يا شَبَثَ بنَ رِبعِيٍّ، ويا حَجّارَ بنَ أبجَرَ، ويا قَيسَ بنَ الأَشعَثِ، ويا يَزيدَ بنَ الحارِثِ، ألَم تَكتُبوا إلَيَّ أن قَد أينَعَتِ الثِّمارُ، وَاخضَرَّ الجَنابُ[3]، وطَمَّتِ[4] الجِمامُ[5]، وإنَّما تَقدَمُ عَلى جُندٍ لَكَ مُجَنَّدٍ، فَأَقبِل؟! قالوا لَهُ: لَم نَفعَل. فَقالَ: سُبحانَ اللهِ! بَلى وَاللهِ، لَقَد فَعَلتُم. ثُمَّ قالَ: أيُّهَا النّاسُ! إذ كَرِهتُمونی فَدَعونی

---

[1] تلميح إلى الآية 11 من سورة الحجّ {Q} «وَمِنَ النَّاسِ مَن يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَى حَرْفٍ فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ اطْمَأَنَّ بِهِ وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ انقَلَبَ عَلَى وَجْهِهِ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ذَٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ» {/Q}.

[2] هكذا فی المصدر، وفی الكامل فی التاريخ: «أوَ تشكّون فی أنّی....».

[3] الجَناب: الفِناء والناحية (القاموس المحيط: ج1 ص49 «جنب»).

[4] طَمَّ: كلُّ شیء كثر حتّى علا وغلبَ فقد طمّ (الصحاح: ج5 ص1976 «طمم»).

[5] الجَمام والجِمام والجُمام: الكَيل إلى رأس المكيال. وقيل: جُمامُه: طفافُه (لسان العرب: ج12 ص106 «جمم»).

أنصَرِف عَنكُم إلى مَأمَنى مِنَ الأَرضِ. قالَ: فَقالَ لَهُ قَيسُ بنُ الأَشعَثِ: أوَلا تَنزِلُ عَلى حُكمِ بَني عَمِّكَ، فَإِنَّهُم لَن يُروكَ إلاّ ما تُحِبُّ، ولَن يَصِلَ إلَيكَ مِنهُم مَكروهٌ؟ فَقالَ الحُسَينُ عليه السلام: أنتَ أخو أخيكَ[1]، أتُريدُ أن يَطلُبَكَ بَنو هاشِمٍ بِأَكثَرَ مِن دَمِ مُسلِمِ بنِ عَقيلٍ؟ لا وَاللهِ، لا أُعطيهِم بِيَدي إعطاءَ الذَّليلِ، ولا أُقِرُّ إقرارَ العَبيدِ. عِبادَ اللهِ! إنّي عُذتُ بِرَبّي ورَبِّكُم أن تَرجُمونِ[2]، أعوذُ بِرَبّي ورَبِّكُم مِن كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لا يُؤمِنُ بِيَومِ الحِسابِ[3]. قالَ: ثُمَّ إنَّهُ أناخَ راحِلَتَهُ، وأمَرَ عُقبَةَ بنَ سِمعانَ فَعَقَلَها، وأقبَلوا يَزحَفونَ نَحوَهُ.[4]

۲۸۱) تاریخ طبری میں ضحاک مشرقی سے نقل ہے؛ امام حسین علیہ السلام کے پاس لاحق نام کا ایک گھوڑا تھا جس پر اپنے بیٹے علی بن الحسین علیہ السلام کو سوار کرتے تھے، جب دشمن ان کے نزدیک ہوئے تو اپنی سواری کی طرف سوار ہونے کے لئے لوٹے تو اتنے بلند آواز سے آواز دی کہ اکثر لوگ سنیں،

اے لوگو! میری بات سنو اور جلدی نہ کرو تا کہ جو کچھ مجھ پر لازم ہے تم کو ڈراؤں اور آپ کی طرف آنے کا عذر بتاؤں۔ اگر میرے عذر کو قبول کرو اور میری بات کی تصدیق کرو اور انصاف سے پیش آؤ تو خوش نصیب ہو جاؤ گے اور جہنم تک نہیں پہنچو گے، اور اگر میرے عذر کو نہیں مانتے ہو اور انصاف سے پیش نہیں آتے ہو تو اپنے کام اور شریکوں (بتوں) کو جمع کرو اور جو کچھ کر رہے ہو تم پر پوشیدہ نہ ہو، اور میرے ساتھ دشمنی پر قدم بڑھاؤ اور مجھے مہلت نہ دو، میرا اولی خدا ہے جس نے یہ کتاب نازل کی ہے اور وہی نیک لوگوں کا سرپرست ہے، خدا کی قسم میں نے اس سے پہلے اور بعد میں ان سے زیادہ بلیغ تقریر کرنے والا نہیں سنا۔

پھر فرمایا؛ اما بعد، میرے رشتہ کو دیکھ لو کہ میں کون ہوں پھر اپنی طرف دیکھو اور خود کو ملامت کرو اور دیکھو کہ، کیا میرا قتل کرنا اور احترام کرنا تمہارے لئے جائز ہے؟

کیا میں تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی کا بیٹا، وصی کا بیٹا اور اسکے چچا زاد بھائی کا بیٹا نہیں ہوں جس نے سب سے

---

[1] يشير عليه السلام إلى محمّد بن الأشعث أخو قيس، الذي ساهم في قتل مسلم بن عقيل. راجع: تاريخ الطبري: ج 5 ص 170.
[2] تلميح إلى الآية 20 من سورة الدخان.
[3] تلميح إلى الآية 27 من سورة غافر.
[4] تاريخ الطبري: ج 5 ص 424، الكامل في التاريخ: ج 2 ص 561؛ الإرشاد: ج 2 ص 97، إعلام الورى: ج 1 ص 458 وفيهما «لا أفرّ فرار» بدل «أُقرّ إقرار» وكلّها نحوه، بحار الأنوار: ج 45 ص 6 وراجع: أنساب الأشراف: ج 3 ص 396 وتذكرة الخواصّ: ص 251.

پہلے خدا پر ایمان لایا اور اس چیز کی تصدیق کی جو رسول پر خدا کی طرف سے نازل ہوئی؟

کیا حمزہ سید الشہداء میرے بابا کا چچا نہیں ہے؟

کیا جعفر شہید جو جنت میں پرواز کر رہا ہے میرا چچا نہیں ہے؟

کیا یہ بارہا کہی گئی روایت تم تک نہیں پہنچی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے اور میرے بھائی کے بارے میں فرمایا؛ یہ دو جنت کے جوانوں کے سردار ہیں؟

اگر میری بات جو کہ حق ہے تصدیق کرو گے تو خدا کی قسم جس دن سے مجھے پتہ ہے خدا جھوٹے آدمی کو دشمن رکھتا ہے اور جھوٹے بولنے والے کو نقصان پہنچاتا ہے، میں نے جھوٹ کا رخ نہیں کیا ہے تم اگر میری تکذیب کرو گے تو تمہارے درمیان ایسے شخص بھی موجود ہیں جو تمہیں بتائیں گے،

تم جابر بن عبد اللہ انصاری، ابو سعید خدری، سھل بن ساعدی، زید بن ارقم یا انس بن مالک سے پوچھو، کیا یہ بات تمہارے لئے میرے خون بہانے سے مانع نہیں ہے؟

شمر بن ذی الجوشن نے امام علیہ السلام سے کہا کہ (فقط) خدا کی عبادت زبان کرتی ہے نہ دل، یہ نہیں سمجھتی کہ کیا کہتی ہے،

حبیب بن مظاھر نے شمر سے کہا؛ خدا کی قسم میں ایسے دیکھ رہا ہوں کہ تو خدا کی عبادت فقط زبان سے (شک اور دلی ایمان کے بغیر) کرتا ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تو سچ کہہ رہا ہے اور تو نہیں سمجھتا کہ (خدا) کیا کہتا ہے۔ خدا نے تیرے دل پر مہر لگا دی ہے۔

پس امام حسین علیہ السلام نے ان سے فرمایا؛ اگر اس بات میں شک کرتے ہو تو کیا اس میں بھی شک کرتے ہو کہ میں تمہارے نبی کی بیٹی کا بیٹا ہوں؟

خدا کی قسم، مشرق ومغرب میں تمہارے اور تمہارے علاوہ میں سے کوئی بھی میرے علاوہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی کا بیٹا نہیں ہے فقط میں ہی تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی کا بیٹا ہوں، مجھے بتاؤ کہ مجھے (جنگ کے لئے) بلا رہا ہے کیا میں نے تم میں سے کسی کو قتل کیا ہے یا کسی کا مال لوٹا ہے یا کسی کو زخمی کیا ہے جو مجھ سے قصاص لے رہے ہو۔ سب سے سنا مگر کچھ بھی نہیں کیا،

امام علیہ السلام نے آواز دی! اے شبث بن ربعی، اے حجار بن ابجر، اے قیس بن اشعث، اے یزید بن حارث! کیا تم لوگوں نے مجھے نہیں لکھا کہ میوے تیار ہو گئے ہیں، ساری جگہ سبز ہو گئی ہے اور نہریں جاری ہو گئی ہیں، آ جاؤ ایک

آمادہ اور تیار لشکر کے پاس آ جاؤ گے؟

انہوں نے کہا؛ ہم نے ایسے کہا، امام علیہ السلام نے فرمایا؛ سبحان اللہ خدا کی قسم تم نے اسے کہا تھا اور لکھا تھا،

پھر امام نے فرمایا، اے لوگو! اگر مجھے پسند کرتے نہیں ہو تو مجھے چھوڑ دو تا کہ تم سے منہ موڑ لوں اور امن والی سر زمین کی طرف چلا جاؤں،

قیس بن اشعت نے امام علیہ السلام سے کہا؛ کیا تم اپنے چچا کے بیٹے کے حکم کو نہیں مانتے ہو حالانکہ وہ وہی چاہتے جو تم چاہتے ہو اور کوئی بری چیز ان کی طرف سے تم تک نہیں پہنچے گی؟

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا؛ تو اپنے بھائی کا بھائی ہے۔[۱]

کیا چاہتے ہو کہ بنی ہاشم تم سے مسلم بن عقیل کا خون زیادہ طلب کریں؟

نہیں خدا کی قسم، میں اپنے ہاتھوں ذلیل ہو کر خود کو ان کے حوالے نہیں کروں گا اور بے بس غلاموں کی طرح نہیں بنوں گا۔

خدا کے بندو! اپنے اور تمہارے لئے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ مجھ کو نکالو اپنے اور تمہارے خدا سے ہر اس متکبر سے پناہ مانگتا ہوں جو قیامت پر ایمان نہیں رکھتا،

پھر امام علیہ السلام نے سواری کو بٹھایا اور عقبہ بن سمعان کو باندھنے کا حکم دیا اور دشمنوں نے امام علیہ السلام سے جنگ کرنے کا رخ کیا۔

282.مقتل الحسين: تَقَدَّمَ الحُسَينُ عليه السلام حَتّى وَقَفَ قُبالَةَ القَومِ... فَقالَ:... أراكُم قَدِ اجتَمَعتُم عَلى أمرٍ قَد أسخَطتُمُ اللهَ فيهِ عَلَيكُم، فَأَعرَضَ بِوَجهِهِ الكَريمِ عَنكُم، وأحَلَّ بِكُم نَقِمَتَهُ، وجَنَّبَكُم رَحمَتَهُ، فَنِعمَ الرَّبُّ رَبُّنا، وبِئسَ العَبيدُ أنتُم! أقرَرتُم بِالطّاعَةِ، وآمَنتُم بِالرَّسولِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم، ثُمَّ إنَّكُم زَحَفتُم إلى ذُرِّيَّتِهِ تُريدونَ قَتلَهُم! لَقَدِ استَحوَذَ عَلَيكُمُ الشَّيطانُ فَأَنساكُم ذِكرَ اللهِ العَظيمِ، فَتَبّاً[۲] لَكُم ولِما[۳] تُريدونَ، إنّا للهِ وإنّا إلَيهِ راجِعونَ، هؤُلاءِ قَومٌ

---

[۱] یہ بات اشارہ ہے محمد بن اشعت کی طرف جو قیس کا بھائی ہے جو کہ مسلم بن عقیل کی شہادت میں شریک تھا۔

[۲] التَّبُّ: الهَلاك (النهاية: ج1 ص178 «تبب»).

[۳] في المصدر: «وما»، والأصحّ ما أثبتناه كما في بحار الأنوار.

كَفَروا بَعدَ إيمانِهِم، فَبُعداً لِلقَومِ الظّالِمينَ.[1]

۲۸۲) مقتل الحسین خوارزمی میں ہے امام حسین علیہ السلام آگے بڑھ کر لوگوں کے سامنے کھڑے ہوئے۔۔۔ اور فرمایا؛ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم ایسے کام کے لئے حاضر ہوئے ہو جس سے خدا تم پر ناراض ہے اور تم سے اپنی کرامت کا منہ موڑ رکھا ہے اور تم پر عذاب کو جائز سمجھتا ہے اور اپنی رحمت کو تم سے دور کیا ہے، ہمارا خدا بہترین خدا ہے اور تم لوگ بد ترین بندے ہو، تم نے اطاعت کو قبول کر کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایما لائے اس کے بعد اس کی اولاد پر حملے کے لئے تیار ہو گئے اور ان کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتے ہو، تم پر شیطان حاوی ہو گیا ہے اور تم کو خدا کا ذکر بھلا دیا ہے، تم پر اور جس کا ارادہ رکھتے ہو، ہلاکت ہو، ہم خدا کی طرف سے آئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ جائیں گے۔ یہ وہ گروہ ہیں، جس نے ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کیا ظالم گروہ خدا کی رحمت سے دور ہو۔

11/5

كَلامُ الإمامِ مَعَ عُمَرَ بنِ سَعدٍ

امامؑ کا عمر سعد کے ساتھ کلام کرنا

283. مقتل الحسين عن عبد الله بن الحسن، في ذِكرِ وَقائِعِ عاشوراءَ: ثُمَّ قالَ عليه السلام: أينَ عُمَرُ بنُ سَعدٍ؟ اُدعوا لي عُمَرَ. فَدُعِيَ لَهُ، وكانَ كارِهاً لا يُحِبُّ أن يَأتِيَهُ. فَقالَ: يا عُمَرُ، أنتَ تَقتُلُني وتَزعُمُ أن يُوَلِّيَكَ الدَّعِيُّ[2] ابنُ الدَّعِيِّ بِلادَ الرَّيِّ وجُرجانَ؟! وَاللهِ لا تَتَهَنَّأُ بِذلِكَ أبَداً، عَهدٌ مَعهودٌ، فَاصنَع ما أنتَ صانِعٌ، فَإِنَّكَ لا تَفرَحُ بَعدي بِدُنيا ولا آخِرَةٍ، وكَأَنّي بِرَأسِكَ عَلى قَصَبَةٍ قَد نُصِبَ بِالكوفَةِ، يَتَراماهُ الصِّبيانُ ويَتَّخِذونَهُ غَرَضاً[3] بَينَهُم. فَغَضِبَ عُمَرُ بنُ سَعدٍ مِن كَلامِهِ، ثُمَّ صَرَفَ وَجهَهُ

---

[1] مقتل الحسين للخوارزمي: ج1 ص252، تسلية المجالس: ج2 ص273، المناقب لابن شهر آشوب: ج4 ص100 نحوه، بحار الأنوار: ج45 ص6.

[2] الدَّعِيُّ: المنسوب إلى غير أبيه (لسان العرب: ج 14 ص 261 «دعا»). والمراد منه هو عبيد الله بن زياد الذي نسبه أبو سفيان إليه، وبهذا النسب أصبح ابناً لأبي سفيان وأخاً لمعاوية.

[3] الغَرَض: هَدَفٌ يُرمى فيه (القاموس المحيط: ج2 ص338 «غرض»).

عَنهُ، ونادى بِأَصحابِهِ: ما تَنتَظِرونَ[1] بِهِ؟ اِحمِلوا بِأَجمَعِكُم، إنَّما هِيَ أُكلَةٌ واحِدَةٌ![2]

۲۸۳) مقتل الحسین خوارزمی میں عاشورا کے واقعات کے بیان میں عبداللہ بن حسن سے نقل کیا ہے کہ: پھر امام علیہ السلام نے فرمایا؛ عمر بن سعد کہاں ہے؟ اس کو میرے پاس بلاؤ لیکن عمر سعد امام علیہ السلام کے سامنے نہیں آنا چاہتا تھا،

امام علیہ السلام نے عمر سے فرمایا؛ تو مجھے قتل کر کے سوچتا ہے کہ عبیداللہ بن زیاد جس کے باپ کا پتہ نہیں وہ تجھے رے اور گرگان کی سرزمین کا گورنر نہیں بنائے گا؟

خدا کی قسم کبھی بھی تم اپنے مقصد تک نہیں پہنچو گے یہ یقینی اور آخری فیصلہ ہے۔ جو کچھ کرنا چاہتا ہے وہ کر لے کیونکہ میرے بعد نہ تجھے دنیا کی خوشی نصیب ہوگی، نہ آخرت کی۔ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ تیرے سر کو لٹکا دیا گیا ہے اور بچوں نے اس کو اپنا کھلونا بنا رکھا ہے۔

عمر بن سعد امام علیہ السلام کی بات سے غصہ ہوا اور ان سے منہ موڑ کر ساتھیوں کو آواز دی کہ؛ کس چیز کا انتظار کر رہے ہو؟ سب مل کر حملہ کرو کہ ایک لقمہ ہے۔

284.الملهوف . أيضا .: تَقَدَّمَ عُمَرُ بنُ سَعدٍ ورَمى نَحوَ عَسكَرِ الحُسَينِ عليه السلام بِسَهمٍ، وقالَ: اِشهَدوا لي عِندَ الأَميرِ أنّي أوَّلُ مَن رَمى! وأقبَلَتِ السِّهامُ مِنَ القَومِ كَأَنَّهَا القَطرُ. فَقالَ الحُسَينُ عليه السلام لِأَصحابِهِ: قوموا رَحِمَكُمُ اللهُ إلَى المَوتِ[3] الَّذي لابُدَّ مِنهُ، فَإِنَّ هذِهِ السِّهامَ رُسُلُ القَومِ إلَيكُم. فَاقتَتَلوا ساعَةً.[4]

۲۸۴) ملہوف میں عاشور کے حادثات کے بیان میں آیا ہے، عمر بن سعد نے آگے بڑھ کر امام حسین علیہ السلام کے لشکر کی جانب تیر امارا اور کہا، امیر کے ہاں گواہی دینا کہ میں نے سب سے پہلے تیر مارا تھا، پھر سارے لشکر کے تیر بارش کی طرح چلنے لگے، امام حسین علیہ السلام نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا؛ خدا تم پر رحمت نازل کرے، موت کے لئے اٹھو ایسی موت کہ جس سے بھاگا نہیں جا سکتا، یہ تیر اس لشکر کے پیغام ہیں تمہارے لئے، بس انہوں نے کچھ دیر تک جنگ کی۔

---

[1] في المصدر: «تنظرون»، وما في المتن أثبتناه من المصادر الأُخرى.

[2] مقتل الحسين للخوارزمي: ج 2 ص 8؛ تسلية المجالس: ج 2 ص 278، الحدائق الورديّة: ج 1 ص 119، بحار الأنوار: ج 45 ص 10 وراجع: إثبات الوصيّة: ص 177.

[3] في المصدر تكرّرت عبارة: «إلى الموت»، وقد حذفناها تبعا لنسخة بحار الأنوار.

[4] الملهوف: ص 158، مثير الأحزان: ص 56، المناقب لابن شهر آشوب: ج 4 ص 100، بحار الأنوار: ج 45 ص 12؛ الفتوح: ج 5 ص 100 كلّها نحوه.

285.الفتوح .بعدَ أن ذَكَرَ الحِوارَ الّذی جرى بَينَ الحُ: فَلَم يُجِب عُمَرُ إلى شَيءٍ مِن ذلِكَ، فَانصَرَفَ عَنهُ الحُسَينُ عليه السلام وهُوَ يَقولُ: ما لَكَ؟! ذَبَحَكَ اللهُ مِن عَلى فِراشِكَ سَريعا عاجِلاً، ولا غَفَرَ اللهُ لَكَ يَومَ حَشرِكَ ونَشرِكَ [1]، فَوَاللهِ إنّي لَأَرجو ألّا تَأكُلَ مِن بُرِّ [2] العِراقِ إلّا يَسيرا.[3]

۲۸۵) الفتوح میں ہے، امام حسین علیہ السلام اور عمر سعد کے درمیان ہونے والی گفتگو کے بعد جب کسی بھی (راہ حل) کا مثبت جواب نہیں دیا تو امام حسین علیہ السلام نے اس سے منہ موڑا در حالانکہ فرما رہے تھے؛ تجھے کیا ہوگیا ہے؟ خدا جلدی تیری ضد کو تیرے تیرے بستر پر کاٹ کر ختم کرے اور قیامت کے دن تجھے معاف نہ کرے خدا کی قسم امید ہے کہ تجھے عراق کی گندم سے فقط تھوڑا حصہ نصیب ہے۔

11/6

التَّنَبُّؤُ بِمُستَقبَلِ أعدائِهِ

اپنے دشمنوں کے آئندہ کے بارے میں خبر دینا

286.الملهوف عن الإمام الحسين عليه السلام .في كَلامٍ لَهُ يَومَ عاشوراءَ مَعَ أصحابِ عُمَرَ: أما وَاللهِ لا تَلبَثونَ بَعدَها إلّا كَرَيثِما يُركَبُ الفَرَسُ، حَتّى يَدورَ بِكُم دَورَ الرَّحى ويَقلَقَ بِكُم قَلَقَ المِحوَرِ [4]، عَهدٌ عَهِدَهُ إلَيَّ أبي عَن جَدّي، «فَأَجمِعوا أمرَكُم وَشُرَكاءَكُم ثُمَّ لا يَكُن أمرُكُم عَلَيكُم غُمَّةً ثُمَّ اقضوا إلَيَّ وَلا تُنظِرونِ» [5]، «إنّي تَوَكَّلتُ عَلَى اللهِ رَبّي وَرَبِّكُم ما مِن دابَّةٍ إلّا هُوَ آخِذٌ بِناصِيَتِها إنَّ رَبّي عَلى

---

[1] نَشَرَ المَيِّتُ: إذا عاشَ بعدَ الموتِ، وأنشرهُ الله: أي أحياه (النهاية: ج5 ص54 «نشر»).
[2] البُرّ: القمح (المصباح المنير: ص43 «بر»).
[3] الفتوح: ج5 ص93، مقتل الحسين للخوارزمي: ج1 ص245؛ تسلية المجالس: ج2 ص265، بحار الأنوار: ج44 ص389.
[4] يونس: 71.
[5] يونس: 71.

صِرَٰطٖ مُّسۡتَقِيمٖ [۱] . [۲]

۲۸۶) ملھوف: امام حسین علیہ السلام نے عاشور کے دن اپنی تقریر میں یہ کہا؛ ہاں، خدا کی قسم کہ اس کے بعد تم کو سوائے ایک گھوڑے کی سواری کے کچھ نہیں ملے گا، یہاں تک کہ دنیا کے حالات تبدیل ہوجائیں۔ یہ ایسا عہد ہے جو میرے بابا نے اپنے جد سے میرے لیے نقل کیا ہے، تم اپنے کام کو اپنے شریکوں کے ساتھ مل کر انجام دو اور اپنے ارادے کو مضبوط بناؤ بغیر اسکے کہ پردہ پوشی کرو، میرا کام ایک ساتھ انجام دو اور مجھے مہلت نہ دو، میں نے اپنے اور تمہارے خدا پر توکل کی ہے، کوئی بھی ایسا جاندار نہیں جس کی زمام اس کے ہاتھ میں نہ ہو، تحقیق کہ میرا خدا صراط مستقیم پر ہے۔

287.تاريخ الطبرى عن حميد بن مسلم عن الإمام الحسين علىٰ، في يَومِ عاشوراءَ وهُوَ يُقاتِلُ القَومَ ويَشُد: أعَلى قَتلي تَحاثّونَ [۳]، أما وَاللهِ لا تَقتُلونَ بَعدي عَبدا مِن عِبادِ اللهِ، اللهُ أسخَطَ عَلَيكُم لِقَتلِهِ مِنّي! وَايمُ اللهِ، إنّي لَأَرجو أن يُكرِمَني اللهُ بِهَوانِكُم، ثُمَّ يَنتَقِمَ لي مِنكُم مِن حَيثُ لا تَشعُرونَ. أما وَاللهِ أن لَو قَد قَتَلتُموني لَقَد ألقَى اللهُ بَأسَكُم بَينَكُم، وسَفِكَ دِماءَكُم، ثُمَّ لا يَرضى لَكُم حَتّى يُضاعِفَ لَكُمُ العَذابَ الأَليمَ. [۴]

۲۸۷) تاریخ طبری میں حمید بن مسلم نے امام حسین علیہ السلام سے نقل کیا ہے، کیا میرے قتل کرنے پر لوگوں کو وادار کررہے ہو؟

ہاں، خدا کی قسم، پھر میرے بعد خدا کے کسی بندے کو قتل نہیں کر پاؤ گے، خدا نے میرے قتل کی وجہ سے تم پر غضب کیا ہے،

خدا کی قسم، مجھے امید ہے کہ خدا تم کو ذلیل کر کے مجھے عزت دے اور پھر میرا انتقام تم سے ایسی جگہ سے لے جہاں سے تم کو پتہ بھی نہیں ہے۔

---

[۱] یونس: 71.

[۲] الملهوف: ص157، مثير الأحزان: ص 55، تحف العقول: ص 242، تسلية المجالس: ج 2 ص 277 كلاهما نحوه، بحار الأنوار: ج45 ص9؛ مقتل الحسين للخوارزمي: ج2 ص7 نحوه.

[۳] حَثَّهُ على الشيء: حَضَّهُ عليه. ويتحاثّون: أي يتحاضّون (اُنظر: الصحاح: ج1 ص278 «حثث»).

[۴] تاريخ الطبرى: ج5 ص452، الكامل في التاريخ: ج2 ص572 وراجع: الفتوح: ج5 ص118 ومقتل الحسين للخوارزمي: ج2 ص34 وتسلية المجالس: ج2 ص319 وبحار الأنوار: ج45 ص52.

ہاں خدا کی قسم اگر مجھے قتل کروگے تو خدا تمہارے درمیان اختلاف ڈال دے گا اور تمہارے خون بہائے گا پھر اس وقت راضی ہوگا جب تم پر عذاب نازل کرے۔

الفصل الثّانی عَشَرَ: کلمات الإمام فی الدّعوة إلی الصّبر

بارہویں فصل: صبر کے بارے میں امام کے اقوال

12/1

الحَثُّ عَلَى الصَّبرِ

صبر کی تلقین

288.نزهة الناظر عن الإمام الحسين عليه السلام: إصبِر عَلى ما تَكرَهُهُ فيما يَلزَمُكَ الحَقُّ، وَاصبِر عَمّا تُحِبُّ فيما يَدعوكَ إلَيهِ الهَوى.[1]

۲۸۸) نزھۃ الناظر میں امام حسین علیہ السلام نے فرمایا؛ جہاں بھی تمہارے اوپر کوئی حق لازم ہوجائے (اگر تم اس حق کو نہ چاہتے ہو) تو ناپسند ہونے پر صبر کرو اور جس کو تیری نفسانی خواہشات چاہتی ہوں اور تجھے دعوت دے رہی ہوں تو صبر کرو۔[2]

289.الكافی عن أبی جعفر الخثعمی عن الحسين عليه السلام. فی كَلامٍ لَهُ مَعَ أبی ذَرٍّ لَمّا سَيَّرَهُ ع: عَلَيكَ بِالصَّبرِ؛ فَإِنَّ الخَيرَ فِي الصَّبرِ، وَالصَّبرَ مِنَ الكَرَمِ، ودَعِ الجَزَعَ؛ فَإِنَّ الجَزَعَ لا يُغنيكَ.[3]

۲۸۹) الکافی میں ابوجعفر خثعمی سے نقل کیا کہ امام علیہ السلام نے فرمایا؛ صبر اختیار کرو کیوں کہ صبر میں نیکی ہے اور نیکی کرم سے ہے بے صبری کو ترک کرو کیوں کہ بے صبری تمہارے کام نہیں آئے گی۔[4]

---

[1] نزهة الناظر: ص85 ح18.

[2]

[3] الكافی: ج8 ص207 ح251، بحار الأنوار: ج22 ص436 ح51.

[4]

12/2

دَعوَةُ أصحابِهِ إلَى الصَّبرِ

اپنے اصحاب کو صبر کی تلقین

290. كامل الزيارات عن الحلبي: سَمِعتُ أبا عَبدِ اللهِ عليه السلام يقولُ: إنَّ الحُسَينَ عليه السلام صَلّى بِأَصحابِهِ الغَداةَ، ثُمَّ التَفَتَ إلَيهِم فَقالَ: إنَّ اللهَ قَد أذِنَ في قَتلِكُم، فَعَلَيكُم بِالصَّبرِ.[1]

۲۹۰) کامل الزیارات میں حلبی سے نقل ہے کہ؛ میں نے امام صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا؛ امام حسین علیہ السلام نے دو پہر کی نماز اپنے اصحاب کے ساتھ، پڑھی اور اصحاب کی جانب رخ کر کے فرمایا؛ خدا نے تمہاری شہادت کی اجازت دی، لہٰذا تم پر صبر واجب ہے۔

291. كامل الزيارات عن الحسين بن أبي العلاء عن أبي عبد: إنَّ الحُسَينَ بنَ عَلِيٍّ عليه السلام قالَ لِأَصحابِهِ يَومَ اُصيبوا: أشهَدُ أنَّهُ قَد اُذِنَ في قَتلِكُم، فَاتَّقُوا اللهَ وَاصبِروا.[2]

۲۹۱) کامل الزیارات میں حسین بن ابی العلاء نے امام صادق علیہ السلام سے فرمایا؛ گواہی دیتا ہوں کہ تمہاری شہادت متعین ہوچکی ہے، بس تقویٰ اختیار کرو اور صبر کرو۔

292. الأمالي عن حسين بن زيد بن علىّ عن آبائه: إنَّ الحُسَينَ بنَ عَلِيٍّ عليه السلام خَطَبَ يَومَ اُصيبَ، فَحَمِدَ اللهَ وأثنى عَلَيهِ وقالَ: ...فَاصبِروا، فَإِنَّ اللهَ مَعَ الَّذينَ اتَّقَوا، ودارُ الآخِرَةِ خَيرٌ لَكُم.[3]

۲۹۲) امالی شجری میں حسین بن زید بن علی نے اپنے آباء سے نقل کیا ہے؛ امام حسین علیہ السلام نے عاشور کے دن تقریر کی اور خدا کی حمد کے بعد فرمایا؛ صبر کرو کیوں کہ خدا تقویٰ والوں کے ساتھ ہے اور آخرت کا جہاں تمہارے لیئے بہتر ہے۔

---

[1] كامل الزيارات: ص152 ح187، إثبات الوصيّة: ص176 نحوه من دون إسنادٍ إلى المعصوم، بحار الأنوار: ج45 ص86 ح20.

[2] كامل الزيارات: ص152 ح185 و ص153 ح189، بحار الأنوار: ج45 ص86 ح19 و ص87 ح22.

[3] الأمالي للشجري: ج1 ص160.

12/3

دَعوَةُ ابنِهِ عَلِيٍّ الأَكبَرِ إلَى الصَّبرِ

اپنے بیٹے علی اکبر کو صبر کی تلقین

293.الأمالي عن عبد الله بن منصور عن الإمام الصادق عن: لَمّا بَرَزَ عَلِيٌّ الأَكبَرُ إلَيهِم، دَمَعَت عَينُ الحُسَينِ عليه السلام فَقالَ: اللّٰهُمَّ كُن أنتَ الشَّهيدَ عَلَيهِم، فَقَد بَرَزَ إلَيهِمُ ابنُ رَسولِكَ، وأشبَهُ النّاسِ وَجهاً وسَمتاً [1] بِهِ. فَجَعَلَ يَرتَجِزُ وهُوَ يَقولُ:

أنَا عَلِيُّ بنُ الحُسَينِ بنِ عَلِي
نَحنُ و بَيتُ اللهِ أولى بِالنَّبِيّ
أما تَرَونَ كَيفَ أحمي عَن أبي

فَقَتَلَ مِنهُم عَشَرَةً، ثُمَّ رَجَعَ إلى أبيهِ، فَقالَ: يا أبَه! العَطَشُ. فَقالَ الحُسَينُ عليه السلام: صَبراً يا بُنَيَّ، يَسقيكَ جَدُّكَ بِالكَأسِ الأَوفى. فَرَجَعَ فَقاتَلَ حَتّى قَتَلَ مِنهُم أربَعَةً وأربَعينَ رَجُلاً، ثُمَّ قُتِلَ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ. [2]

۲۹۳) امالی صدوق میں عبد اللہ بن منصور نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ: جب (علی اکبر) جنگ کے لئے عمر بن سعد کے لشکر کی طرف روانہ ہوئے تو امام حسین علیہ السلام کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور کہا: اے خدا! تو ان پر گواہ رہنا کہ ان کی طرف تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرزند جو لوگوں میں سے سیرت وصورت میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا ہے، جارہا ہے علی اکبرؑ نے رجز پڑھنا شروع کی اور کہا: میں علی بن حسین بن علی ہوں ہم اور خدا کی آل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے (مقام کے) حقدار ہیں، کیا نہیں دیکھ رہے ہو کہ میں کیسے اپنے بابا کی حفاظت کر رہا ہوں؟

اس وقت علی اکبرؑ نے دشمن کے دس لوگوں کو قتل کیا پھر اپنے بابا کے پاس لوٹ آئے اور کہا: اے بابا! پیاس لگی

---

[1] سَمتُهُ: أي حسن هيئته ومنظره في الدّين، وليس من الحسن والجمال (النهاية: ج 2 ص 397 «سمت»).

[2] الأمالي للصدوق: ص 226 ح 239، روضة الواعظين: ص 207 عن ضحاك بن عبد الله من دون إسنادٍ إلى المعصوم، بحار الأنوار: ج 44 ص 321.

ہے، امام حسین علیہ السلام نے فرمایا؛ میرے پیارے بیٹے صبر کرو، تیرا جد لبریز ظرف کے ساتھ تجھے سیراب کرے گا علی اکبرؑ نے واپس جا کر جنگ کی یہاں تک ۴۴ دشمنوں کو قتل کیا، پھر خود شہید ہو گئے، خدا کی رحمت ہو اس پر۔

294.مقاتل الطالبيّين عن سعيد بن ثابت: لَمّا بَرَزَ عَلِيُّ بنُ الحُسَينِ إلَيهِم أرخَى الحُسَين. صَلَواتُ اللهِ عَلَيهِ وسَلامُهُ. عَينَيهِ فَبَكى، ثُمَّ قالَ: اللّٰهُمَّ كُن أنتَ الشَّهيدَ عَلَيهِم، فَبَرَزَ إلَيهِم غُلامٌ أشبَهُ الخَلقِ بِرَسولِ اللهِ ﷺ. فَجَعَلَ يَشُدُّ عَلَيهِم ثُمَّ يَرجِعُ إلى أبيهِ فَيَقولُ: يا أبَه! العَطَشُ. فَيَقولُ لَهُ الحُسَينُ عليه السلام: اِصبِر حَبيبي، فَإِنَّكَ لا تُمسي حَتّى يَسقِيَكَ رَسولُ اللهِ ﷺ بِكَأسِهِ.[1]

۲۹۴) مقاتل الطالبین میں سعید بن ثابت سے نقل کیا ہے، جب علی اکبرؑ دشمنوں کے ساتھ جنگ کے لئے گئے تو امام حسین علیہ السلام نے آنکھیں بند کر کے رونا شروع کیا اور کہا؛ اے خدا! تو ان پر گواہ رہنا کہ ان کی جانب ایسے جوان کو بھیجا ہے جو لوگوں میں سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیادہ شبیہ ہے، علی اکبرؑ نے شدت سے ان کے ساتھ جنگ کی پھر اپنے بابا کے پاس واپس آ کر کہا، اے بابا! پیاس لگی ہے،

امام حسین علیہ السلام نے اس سے فرمایا؛ میرے محبوب! صبر کرو رات ہونے سے پہلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود تجھے سیراب کریں گے۔

12/4

دَعوَةُ اُختِهِ إلَى الصَّبرِ

اپنی بہن کو صبر کی تلقین

295.الملهوف عن الإمام الحسين عليه السلام. فيما عَزّى بِهِ اُختَهُ اُمَّ كُلثومٍ لَمّا أخَ: يا اُختاه، تَعَزَّي بِعَزاءِ اللهِ، فَإِنَّ سُكّانَ السَّماواتِ يَموتونَ، وأهلَ الأَرضِ لا يَبقَونَ، وجَميعَ البَرِيَّةِ يَهلِكونَ. ثُمَّ قالَ: يا اُختاه يا اُمَّ كُلثومٍ، وأنتِ يا زَينَبُ، وأنتِ يا رُقَيَّةُ، وأنتِ يا فاطِمَةُ، وأنتِ يا رَبابُ، اُنظُرنَ إذا

[1] مقاتل الطالبيّين: ص116، بحار الأنوار: ج45 ص45.

أَنَا قُتِلتُ فَلا تَشقُقنَ عَلَيَّ جَيبا، وَلا تَخمُشنَ عَلَيَّ وَجها، وَلا تَقُلنَ عَلَيَّ هُجرا [1] [2]

۲۹۵) ملھوف: جب امام حسین علیہ السلام نے سنا کہ ان کی بہن کلثوم نے اپنی آواز کو ان لفظوں سے بلند کیا ہے کہ؛ وامحمداہ، واعلیاہ۔۔اے حسین علیہ السلام وای ہو ہم پر تیرے بعد تو امام نے اسے تسلی دی اور فرمایا؛ اے بہن! خدا کی تسلی سے آرام ہو جا، کیوں کہ آسمان اور زمین والے سب مر جائیں گے اور ساری مخلوق ختم ہو جائے گی، پھر فرمایا؛ اے بہن! اے ام کلثوم، اے زینبؑ، اے رقیہ، اے فاطمہ سلام اللہ علیہا، اے ربابؑ، دیکھو جب میں شہید ہو جاؤں تو میرے لئے گریبان چاک نہ کرنا اور صورت کو زخمی نہ کرنا اور غلط باتیں منہ سے نہ نکالنا۔

12/5

دَعوَةُ أهلِ بَيتِهِ إلَى الصَّبرِ

اپنے اہل بیت کو صبر کی تلقین

296. الملهوف. في ذِكرِ أحداثِ عاشوراءَ: ثُمَّ جَعَلَ أهلُ بَيتِهِ يَخرُجُ مِنهُمُ الرَّجُلُ بَعدَ الرَّجُلِ، حَتّى قَتَلَ القَومُ مِنهُم جَماعَةً. فَصاحَ الحُسَينُ عليه السلام في تِلكَ الحالِ: صَبرا يا بَني عُمومَتي، صَبرا يا أهلَ بَيتي، صَبرا، فَوَاللهِ لا رَأَيتُم هَوانا [3] بَعدَ هذَا اليَومِ أبَدا. [4]

۲۹۶) ملہوف: عاشور کے واقعات میں آیا ہے: پھر امام حسین علیہ السلام کے خاندان والے ایک دوسرے کے پیچھے (خیموں سے) باہر آئے یہاں تک کہ عمر سعد کے لشکر نے ان میں سے کچھ کو قتل کر دیا تھا۔ امام حسین علیہ السلام نے آواز دی، اے چچا کے بیٹو، اے خاندان والو صبر کرو، خدا کی قسم، آج کے بعد کوئی ذلت نہیں دیکھو گے۔

---

[1] أهجَرَ في منطقه: إذا أكثر الكلام فيما لا ينبغي (النهاية: ج5 ص245 «هجر»).

[2] الملهوف: ص141، تاريخ اليعقوبي: ج2 ص244، تسلية المجالس: ج2 ص253، بحار الأنوار: ج45 ص2؛ الفتوح: ج5 ص84، مقتل الحسين للخوارزمي: ج1 ص237 عن الإمام زين العابدين عليه السلام وكلّها نحوه، بحار الأنوار: ج 45 ص2.

[3] الهَوان: الذُّلّ (تاج العروس: ج18 ص591 «هون»).

[4] الملهوف: ص167، تسلية المجالس: ج2 ص305؛ الفتوح: ج5 ص112، مقتل الحسين للخوارزمي: ج2 ص28.

الفصل الثّالِثَ عَشَرَ: كلمات الإمام في وفاء أصحابه

تیرہویں فصل: امام کی باتیں ساتھیوں کی وفاداری کے بارے میں

13/1

وَفاءُ أصحابِهِ

امام کے ساتھیوں کی وفاداری

297. مقاتل الطالبيّين عن عتبة بن سمعان الكلبيّ: قامَ الحُسَينُ عليه السلام في أصحابِهِ خَطيبا فَقالَ: اللّهُمَّ إنَّكَ تَعلَمُ أنّي لا أعلَمُ أصحابا خَيرا مِن أصحابي، ولا أهلَ بَيتٍ خَيرا مِن أهلِ بَيتي، فَجَزاكُمُ اللهُ خَيرا، فَقَد آزَرتُم وعاوَنتُم، وَالقَومُ لا يُريدونَ غَيري، ولَو قَتَلوني لَم يَبتَغوا غَيري أحَدا، فَإِذا جَنَّكُمُ اللَّيلُ فَتَفَرَّقوا في سَوادِهِ وَانجوا بِأَنفُسِكُم. فَقامَ إلَيهِ العَبّاسُ بنُ عَلِيٍّ أخوهُ، وعَلِيٌّ ابنُهُ، وبَنو عَقيلٍ، فَقالوا لَهُ: مَعاذَ اللهِ وَالشَّهرَ الحَرامَ، فَماذا نَقولُ لِلنّاسِ إذا رَجَعنا إلَيهِم، إنّا تَرَكنا سَيِّدَنا وَابنَ سَيِّدِنا وعِمادَنا وتَرَكناهُ غَرَضا لِلنَّبلِ ودَريئَةً [1] لِلرِّماحِ وجَزَرا [2] لِلسِّباعِ، وفَرَرنا عَنهُ رَغبَةً فِي الحَياةِ؟! مَعاذَ اللهِ، بَل نَحيا بِحَياتِكَ ونَموتُ مَعَكَ. فَبَكى وبَكَوا عَلَيهِ، وجَزاهُم خَيرا، ثُمَّ نَزَلَ صَلَواتُ اللهِ عَلَيهِ. [3]

۲۹۷) مقاتل الطالبین: عتبہ بن سمعان کلبی نے نقل کیا ہے: امام حسین علیہ السلام اپنے ساتھیوں کے درمیان خطاب کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا؛ اے خدا! تجھے پتہ ہے کہ میرے ساتھیوں سے کسی کے بہتر ساتھی نہیں ہیں اور میرے خاندان سے کسی کا خاندان بہتر نہیں ہے، خدا تم کو نیک جزا دے کہ ساتھ دیا اور مدد کی، یہ لوگ فقط میرے پیچھے ہیں اگر مجھے قتل کردیں تو کسی اور کو کچھ بھی نہیں کریں گے۔ جب رات ہوجائے تو تم لوگ رات کے اندھیرے میں چلے جاؤ اور خود

---

[1] دَرِيئَةٌ: حَلْقة يتعلّم عليها الطعن (النهاية: ج2 ص110 «درأ»).
[2] الجَزَرُ: الشاة السمينة (الصحاح: ج2 ص613 «جزر»).
[3] مقاتل الطالبيّين: ص112.

کو بچالو، امام علیہ السلام کا بھائی عباس بن علی علیہ السلام اور بیٹا علی اور عقیل کے فرزند اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے؛ خدا اور اس احترام والے مہینے سے پناہ مانگتے ہیں اگر ہم واپس جائیں تو لوگوں کو کیا کہیں گے؟ (کیا کہیں) ہم اپنے سردار، سردار کے فرزند اور اپنی پناہ کو چھوڑ کر آئیں ہیں اور اسے تیروں، نیزوں اور جانوروں کے لئے قربانی کا نشان بنا کر دنیا کے حوالے کر کے چھوڑ آئے ہیں؟ (ایسا نہیں ہوگا) بلکہ ہم تو آپ کے ساتھ جئیں گے اور آپ کے ساتھ مریں گے۔ امام علیہ السلام روئے اور وہ سب بھی روئے خدا ان کو نیک جزا دے، پھر امام علیہ السلام بیٹھے۔

298.مثير الأحزان: جَمَعَ الحُسَينُ عليه السلام أصحابَهُ وحَمِدَ اللهَ وأثنى عَلَيهِ، ثُمَّ قالَ: أمّا بَعدُ فَإنّي لا أعلَمُ لي أصحابا أوفى ولا خَيرا مِن أصحابي، ولا أهلَ بَيتٍ أبَرَّ ولا أوصَلَ مِن أهلِ بَيتي فَجَزاكُمُ اللهُ عَنّي جَميعا خَيرا، ألا وإنّي قَد أذِنتُ لَكُم فَانطَلِقوا أنتُم في حِلٍّ، لَيسَ عَلَيكُم مِنّي ذِمامٌ[1]، هذَا اللَّيلُ قَد غَشِيَكُم فَاتَّخِذوهُ جَمَلاً[2]. فَقالَ لَهُ إخوَتُهُ وأبناؤُهُ وأبناءُ عَبدِ اللهِ بنِ جَعفَرٍ: ولِمَ نَفعَلُ ذلِكَ؟ لِنَبقى بَعدَكَ؟! لا أرانَا اللهُ ذلِكَ. وبَدَأَهُمُ العَبّاسُ أخوهُ ثُمَّ تابَعوهُ. وقالَ لِبَني مُسلِمِ بنِ عَقيلٍ: حَسبُكُم مِنَ القَتلِ بِصاحِبِكُم مُسلِمٍ، اذهَبوا فَقَد أذِنتُ لَكُم. فَقالوا: لا وَاللهِ، لا نُفارِقُكَ أبَدا حَتّى نَقِيَكَ بِأَسيافِنا، ونُقتَلَ بَينَ يَدَيكَ.[3]

۲۹۸) مثیر الاحزن: امام حسین علیہ السلام نے ساتھیوں کو جمع کیا اور خدا کی تعریف کے بعد فرمایا؛ اما بعد، میرے ساتھیوں (اصحاب) سے زیادہ وفادار کسی کے بھی وفادار ساتھی نہیں ہیں اور نہ ہی میرے خاندان سے زیادہ نزدیک اور نیک کوئی خاندان ہے، خدا تم سب کو میری طرف سے جزائے خیر دے، دیکھو میں نے تم سب کو اجازت دی ہے کہ چلے جاؤ اور تمہارے اوپر کوئی میرا حق نہیں ہے، یہ رات کا اندھیرا ہے جس کو اپنی سواری بنا کر چلے جاؤ،

بھائیوں، بیٹوں، اور عبد اللہ بن جعفر کے بیٹوں نے امام سے کہا؛ ہم کیوں ایسے کریں؟ اس لئے کہ آپ کے بعد زندہ رہ جائیں؟ خدا ایسی زندگی (تیرے بغیر والی) ہمیں نہ دے، اس بات کو شروع میں کہنے والا امام کا بھائی عباس تھا اور پھر باقی سب نے پیروی کی۔

امام علیہ السلام نے مسلم بن عقیل کے بیٹوں کو کہا؛ تمہارے لئے مسلم کی شہادت کافی ہے۔ چلے جاؤ میں نے تم کو

---

[1] الذِّمامُ: الحقّ والحُرمة (لسان العرب: ج12 ص221 «ذمم»).

[2] يقال للرجل إذا سَرى ليلته جمعاء: اتّخذ الليل جملاً؛ كأنّه ركبه ولم ينم فيه (النهاية: ج1 ص298 «جمل»).

[3] مثير الأحزان: ص52.

اجازت دی ہے۔

لیکن انہوں نے جواب دیا، خدا کی قسم ہم کبھی بھی آپ سے جدا نہیں ہوگے یہاں تک کہ اپنی تلواروں سے آپ کی حفاظت کریں اور آپ کے سامنے قتل ہوجائیں۔

13/2

وَفاءُ عَمرِو بنِ قَرَظَةَ الأَنصارِيِّ

عمرو بن قرظہ انصاری کی وفاداری

299.الملهوف: خَرَجَ عَمرُو بنُ قَرَظَةَ الأَنصارِيُّ فَاستَأذَنَ الحُسَينَ عليه السلام فَأَذِنَ لَهُ، فَقاتَلَ قِتالَ المُشتاقينَ إلَى الجَزاءِ، وبالَغَ في خِدمَةِ سُلطانِ السَّماءِ، حَتّى قَتَلَ جَمعاً كَثيراً مِن حِزبِ ابنِ زِيادٍ، وجَمَعَ بَينَ سَدادٍ[1] وجِهادٍ، وكانَ لا يَأتي إلَى الحُسَينِ عليه السلام سَهمٌ إلّا اتَّقاهُ بِيَدِهِ، ولا سَيفٌ إلّا تَلَقّاهُ بِمُهجَتِهِ، فَلَم يَكُن يَصِلُ إلَى الحُسَينِ عليه السلام سوءٌ، حَتّى اُثخِنَ بِالجِراحِ، فَالتَفَتَ إلَى الحُسَينِ عليه السلام وقالَ: يَابنَ رَسولِ اللّهِ، أوَفَيتُ؟ قالَ: نَعَم، أنتَ أمامي فِي الجَنَّةِ، فَاقرَأ رَسولَ اللّهِ صلى الله عليه وآله عَنِّي السَّلامَ، وأعلِمهُ أنّي فِي الأَثَرِ. فَقاتَلَ حَتّى قُتِلَ رِضوانُ اللّهِ عَلَيهِ.[2]

۲۹۹) ملھوف: عمرو بن قرظہ انصاری (خیمہ سے) باہر نکل کر امام حسین علیہ السلام سے اجازت مانگی۔ امام علیہ السلام نے اجازت دی، عمرو ایسے لوگوں کی طرح جنگ کرنے لگا جو (خدائی) جزا کے مشتاق ہوتے ہیں اور اس نے آسمان کے بادشاہ کی خدمت کرنے میں کوشش کی، یہاں تک کہ ابن زیاد کو گروہ میں سے بہت سے لوگوں کو قتل کیا اور مضبوطی سے جہاد کی، اور جو بھی تیر امام حسین علیہ السلام کی جانب آتا تھا امام کے آگے آکر اس تیر سے امام کی حفاظت کرتا تھا، اور تلواروں کو اپنے خون (اور زخمی ہونے سے) دور کرتا تھا، اس وقت تک امام حسین علیہ السلام کو کوئی بھی زخم نہیں لگا جب تک زخمیوں نے عمرو کو بے بس نہ کردیا،

(اس وقت) امام حسین علیہ السلام کی جانب رخ کر کے کہا؛ اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند، کیا میں نے وفاداری

---

[1] السَّدادُ: وهو القصد في الأمر والعدل فيه (النهاية: ج2 ص352 «سدد»).

[2] الملهوف: ص162، مثير الأحزان: ص60 نحوه، بحار الأنوار: ج45 ص22.

کردی؟

امام علیہ السلام نے فرمایا؛ ہاں، تو جلدی میں جنت چلا جائے گا، میری طرف سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام دینا اور کہنا کہ میں بھی تیرے پیچھے آرہا ہوں، پھراتنی جنگ کی کہ خود شہید ہوگئے۔: خدا کی رضا ہو اس پر۔

الفصل الرّابعَ عَشَرَ: رؤىً في مستقبل حياة أهل البيت وأعدائهم

چودہویں فصل

وہ خواب جو اہل بیتؑ اور انکے دشمنوں کے آئندہ کے بارے میں ہیں

14/1

رُؤيا رَسولِ اللهِ

رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا خواب

300.الدرّ المنثور عن الحسين بن علي عليه السلام: أنَّ رَسولَ اللهِ صلى الله عليه وآله أصبَحَ وهُوَ مَهمومٌ، فَقيلَ: ما لَكَ يا رَسولَ اللهِ؟ فَقالَ: إنّي اُريتُ فِي المَنامِ كَأَنَّ بَني اُمَيَّةَ يَتَعاوَرونَ[1] مِنبَري هذا. فَقيلَ: يا رَسولَ اللهِ! لا تَهتَمَّ فَإِنَّها دُنيا تَنالُهُم. فَأَنزَلَ اللهُ: «وَ مَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِي أَرَيْنَـٰكَ إِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ»[2][3]

۳۰۰) درالمنثور: امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ؛ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک صبح کو غمگین حالت میں اٹھے جب ان سے غمگین ہونے کا سبب پوچھا تو فرمایا؛ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ بنو امیہ ایک ایک ہوکر اس منبر پر بیٹھ کر جا رہے ہیں، کہا گیا؛ اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پریشان ہونے کی بات نہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کو دنیا نصیب ہوگی۔ بس خدا

---

[1] يَتَعاوَرون: أي يختلفون ويتناوبون، كلّما مضى واحد خَلَفَهُ آخر (النهاية: ج 3 ص 320 «عور»).
[2] الإسراء: 60.
[3] الدرّ المنثور: ج 5 ص 310 نقلاً عن ابن مردويه.

نے یہ آیت نازل کی:

وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ.

اور ہم نے جوخواب تم کو دکھلایا تھا تو بس اسے لوگوں (کے ایمان) کی آزمائش (کا ذریعہ) ٹھہرایا تھا۔

14/2

رُؤيا أميرِ المُؤمِنينَ

حضرت علی علیہ السلام کا خواب

301.شرح الأخبار بإسناده عن الحسين عليه السلام: قالَ أميرُ المُؤمِنينَ عليه السلام: رَأَيتُ حَبيبي رَسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم البارِحَةَ فِي المَنامِ، فَشَكَوتُ إلَيهِ ما لَقيتُهُ بَعدَهُ مِن أهلِ العِراقِ، فَوَعَدَني بِالرّاحَةِ مِنهُم عَن قَريبٍ.[1]

(۳۰۱) شرح الاخبار میں ہے؛ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا؛ علی علیہ السلام نے فرمایا ؛ کل رات میں نے اپنے حبیب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور میں نے ان کو وہ سب کچھ شکوہ کر کے بتایا جو میں نے عراق والوں سے دیکھا تھا، تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے جلدی میں ان سے جان چھڑانے کی خبر دی۔

[1] شرح الأخبار: ج2ص 430 ح 780؛ كنز العمّال: ج13ص 190 ح 36566 نحوه نقلاً عن العدني.

14/3

رُؤی الإمامِ الحُسَین

امام حسین علیہ السلام کے خواب

أ. رُؤیاهُ فی هَلاكِ مُعاوِیَةَ

الف: امامؑ کا خواب معاویہ کی ہلاکت کے بارے میں ہے

302. مثیر الأحزان عن الإمام الحسین علیه السلام فی مَوتِ مُعاوِیَةَ: أظُنُّ أنَّ طاغِیَتَهُم هَلَكَ! رَأَیتُ البارِحَةَ أنَّ مِنبَرَ مُعاوِیَةَ مَنکوسٌ، ودارَهُ تَشتَعِلُ بِالنّیرانِ.[1]

۳۰۲) مثیر الاحزان: (معاویہ کی ہلاکت کے وقت) امام حسین علیہ السلام نے فرمایا؛ میرے خیال میں لوگوں کا طاغوت ہلاک ہوگیا ہے، میں نے کل رات خواب میں دیکھا کہ معاویہ کا منبر ٹوٹ گیا ہے اور اس کے گھر میں آگ لگ گئی ہے۔

ب. رُؤیاهُ عِندَ خُروجِهِ مِنَ المَدینَةِ

ب: مدینے سے نکلتے وقت امام کا خواب

303. الفتوح: خَرَجَ الحُسَینُ بنُ عَلِیٍّ علیه السلام مِن مَنزِلِهِ ذاتَ لَیلَةٍ وأتی إلی قَبرِ جَدِّهِ صلی الله علیه وآله فَقالَ: السَّلامُ عَلَیكَ یا رَسولَ اللهِ.... ثُمَّ جَعَلَ الحُسَینُ یَبکی، حَتّی إذا کانَ فی بَیاضِ الصُّبحِ وَضَعَ رَأسَهُ عَلَی القَبرِ فَأَغفی ساعَةً، فَرَأَی النَّبِیَّ صلی الله علیه وآله قَد أقبَلَ فی کَبکَبَةٍ[2] مِنَ المَلائِکَةِ عَن یَمینِهِ وعَن شِمالِهِ ومِن بَینِ یَدَیهِ ومِن خَلفِهِ، حَتّی ضَمَّ الحُسَینَ علیه السلام إلی صَدرِهِ، وقَبَّلَ بَینَ عَینَیهِ، وقالَ صلی الله علیه وآله: یا بُنَیَّ یا

---

[1] مثیر الأحزان: ص23.

[2] کَبکَبَة: الجماعة المتضامّة من الناس (النهایة: ج4 ص144 «کبکب»).

حُسَينُ! كَأَنَّكَ عَن قَريبٍ أراكَ مَقتولاً مَذبوحا بِأَرضِ كَربٍ وبَلاءٍ مِن عِصابَةٍ مِن اُمَّتي، وأنتَ في ذٰلِكَ عَطشانُ لا تُسقى، وظَمآنُ لا تُروى، وهُم مَعَ ذٰلِكَ يَرجونَ شَفاعَتي، ما لَهُم؟! لا أنالَهُمُ اللهُ شَفاعَتي يَومَ القِيامَةِ فَما لَهُم عِندَ اللهِ مِن خَلاقٍ [1]. حَبيبي يا حُسَينُ! إنَّ أباكَ واُمَّكَ وأخاكَ قَد قَدِموا عَلَيَّ وهُم إلَيكَ مُشتاقونَ، وإنَّ لَكَ فِي الجَنَّةِ دَرَجاتٍ لَن تَنالَها إلاّ بِالشَّهادَةِ. فَجَعَلَ الحُسَينُ علیہ السلام يَنظُرُ في مَنامِهِ إلى جَدِّهِ صلی اللہ علیہ وآلہ ويَسمَعُ كَلامَهُ، وهُوَ يَقولُ: يا جَدّاه! لا حاجَةَ لي فِي الرُّجوعِ إلَى الدُّنيا أبَدا، فَخُذني إلَيكَ واجعَلني مَعَكَ إلى مَنزِلِكَ. قالَ: فَقالَ لَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ: يا حُسَينُ! إنَّهُ لابُدَّ لَكَ مِنَ الرُّجوعِ إلَى الدُّنيا حَتّى تُرزَقَ الشَّهادَةَ وما كَتَبَ اللهُ لَكَ فيها مِنَ الثَّوابِ العَظيمِ، فَإِنَّكَ وأباكَ وأخاكَ وعَمَّكَ وعَمَّ أبيكَ تُحشَرونَ يَومَ القِيامَةِ في زُمرَةٍ واحِدَةٍ حَتّى تَدخُلُوا الجَنَّةَ. [2]

۳۰۳) الفتوح: ایک رات امام حسین علیہ السلام اپنے گھر سے باہر آئے اور اپنے نانا کی قبر کے نزدیک آکر کہا: اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! سلام ہو آپ پر، پھر امام حسین علیہ السلام نے رونا شروع کیا۔ صبح طلوع ہوتے وقت، اپنا سر قبر پر رکھا اور کچھ دیر کے لئے نیند میں چلے گئے، خواب میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ فرشتوں کی بڑی جماعت (کی صف ہے) دائیں بائیں اور اس کے آگے پیچھے،

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آگے بڑھ کر امام حسین علیہ السلام کو اپنے سینے سے لگا کر ان کی دو آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور فرمایا؛ اے پیارے بیٹے! اے حسین علیہ السلام میں دیکھ رہا ہوں کہ عنقریب کربلا (سختی) کی سرزمین میں میری امت کے ایک گروہ کے ہاتھوں قتل کئے جاؤ گے اور تیرا سر کاٹا جائے گا، درحالانکہ تو پیاسا ہوگا، پانی نہیں دیں گے، سیراب نہیں ہوں گے اور یہ سب اسکے ساتھ میری شفاعت کے امیدوار ہیں، کتنی بے جا توقع ہے، قیامت کے دن خدا ان کو میری شفاعت نصیب نہ کرے، یہ لوگ خدا کے ہاں کوئی اجر نہیں رکھتے،

میرے پیارے، اے حسین علیہ السلام، تیرے بابا، ماں، اور بھائی میرے پاس آئے تھے اور تیرے دیدار کے مشتاق تھے اور تیرے لئے جنت میں ایسے درجے ہیں جو شہادت کے بغیر نہیں ملیں گے۔

امام حسین علیہ السلام خواب میں اپنے نانا کی طرف دیکھ رہے تھے اور بات کو سن رہے تھے اور فرما رہے تھے، اے

---

[1] الخَلاقُ: النصيب (الصحاح: ج4 ص1471 «خلق»).

[2] الفتوح: ج5 ص18، مقتل الحسين للخوارزمي: ج1 ص186؛ تسلية المجالس: ج2 ص155، بحار الأنوار: ج44 ص328 وراجع: المناقب لابن شهر آشوب: ج4 ص88.

میرے نانا! مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے دنیا کی طرف لوٹنے کی، مجھے اپنے ساتھ لے جا اور اپنے پاس جگہ دے،

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام سے فرمایا؛ اے حسین علیہ السلام! ضرور دنیا کی طرف لوٹ کر آؤ گے تا کہ تجھے شہادت اور بڑی جزا ملے جو لکھی گئی ہے، آپ اور آپ کے ماں باپ، تیرے چچا، تیرے بابا کے چچا قیامت کے دن ایک ہی گروہ میں محشور کئے جاؤ گے تا کہ جنت میں جاؤ۔

304.الملهوف عن الإمام الحسين عليه السلام. في جواب مُحَمَّدِ بنِ الحَنَفِيَّةِ لَمّا أشا: أتاني رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وآله بَعدَما فارَقتُكَ، فَقالَ: «يا حُسَينُ، اخرُج فَإِنَّ اللهَ قَد شاءَ أن يَراكَ قَتيلاً». فَقالَ مُحَمَّدُ بنُ الحَنَفِيَّةِ: إنّا للهِ وإنّا إلَيهِ راجِعونَ، فَما مَعنى حَملِكَ هؤُلاءِ النِّساءِ مَعَكَ وأنتَ تَخرُجُ عَلى مِثلِ هذِهِ الحالِ؟ قالَ: فَقالَ لَهُ: قَد قالَ لي «إنَّ اللهَ قَد شاءَ أن يَراهُنَّ سَبايا»، وسَلَّمَ عَلَيهِ ومَضى.[1]

(۳۰۴) ملھوف: امام حسین علیہ السلام نے محمد بن حنفیہ کے جواب میں فرمایا؛ تجھ سے جدا ہونے کے بعد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا اور انہوں نے کہا؛ اے حسین علیہ السلام! مدینہ چھوڑ دو کیونکہ خدا تجھے شہید ہونا دیکھنا چاہتا ہے۔

محمد بن حنفیہ نے ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' پڑھا اور کہا؛ ہم خدا کی طرف سے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ جائیں گے۔ جب آپ کو پتہ ہے کہ ایسے ہوگا تو عورتوں کو ساتھ لے جانے کی کیا ضرورت ہے؟

امام علیہ السلام نے محمد بن حنفیہ سے فرمایا؛ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا؛ خدا ان کو اسیر ہونا دیکھنا چاہتا ہے، پھر سلام دیا اور چلے گئے۔

305.أُسد الغابة: سارَ [الحُسَينُ عليه السلام] مِنَ المَدينَةِ إلى مَكَّةَ، فَأَتاهُ كُتُبُ أهلِ الكوفَةِ وهُوَ بِمَكَّةَ، فَتَجَهَّزَ لِلمَسيرِ، فَنَهاهُ جَماعَةٌ، مِنهُم: أخوهُ مُحَمَّدُ بنُ الحَنَفِيَّةِ، وَابنُ عُمَرَ، وَابنُ عَبّاسٍ وغَيرُهُم. فَقالَ: رَأَيتُ رَسولَ اللهِ صلى الله عليه وآله فِي المَنامِ وأَمَرَني بِأَمرٍ، فَأَنَا فاعِلٌ ما أمَرَ.[2]

(۳۰۵) اسد الغابۃ: (امام حسین علیہ السلام) مدینے سے مکہ کی جانب چلے تو کوفہ والوں کے خط مکہ میں امام علیہ السلام تک پہنچے، جب تیار ہوئے تو کچھ لوگوں نے جن میں سے امام کا بھائی محمد بن حنفیہ، ابن عمر، ابن عباس اور دوسرے تھے، امام علیہ السلام کو روکنے لگے، امام علیہ السلام نے فرمایا؛ میں نے خواب میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ اس پر عمل کرو۔

---

[1] الملهوف: ص128، بحار الأنوار: ج44 ص364.
[2] أُسد الغابة: ج2 ص28 الرقم 1173.

306.الفتوح ،بعدَ ذِكرِ كِتابِ أهلِ الكوفَةِ إلَى الإمامِ: فَعِندَها قامَ الحُسَينُ عليه السلام فَتَطَهَّرَ وصَلّى رَكعَتَينِ بَينَ الرُّكنِ وَالمَقامِ، ثُمَّ انفَتَلَ مِن صَلاتِهِ، وسَأَلَ رَبَّهُ الخَيرَ فيما كَتَبَ إلَيهِ أهلُ الكوفَةِ، ثُمَّ جَمَعَ الرُّسُلَ فَقالَ لَهُم: إنّي رَأَيتُ جَدّي رَسولَ اللهِ صلى الله عليه وآله في مَنامي، وقَد أمَرَني بِأَمرٍ وأنَا ماضٍ لِأَمرِهِ، فَعَزَمَ اللهُ لي بِالخَيرِ، إنَّهُ وَلِيُّ ذلِكَ، وَالقادِرُ عَلَيهِ إن شاءَ اللهُ تَعالى.[1]

۳۰۶) الفتوح: امام حسین علیہ السلام کی جانب کوفہ والوں کے خطوں کے بیان میں ہے کہ: بس امام حسین علیہ السلام نے اٹھ کر وضو کیا اور رکن (حجر اسود) اور مقام (ابراہیمؑ) کے درمیان دو رکعت نماز پڑھی اور نماز کے بعد، جو کچھ کوفہ والوں نے لکھا تھا اس کے بارے میں خدا سے خیر مانگی۔ پھر (کوفہ سے) آئے ہوئے لوگوں کو جمع کیا اور ان سے فرمایا؛ میں نے اپنے نانا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے جس نے مجھے حکم دیا اور میں اس حکم کو انجام دوں گا اور خدا نے بھی مجھے خیر کو انجام دینے پر مدد کی ہے، کیونکہ وہی اس کا سرپرست اور اس، پر قدرت رکھتا ہے، انشاء اللہ۔

307.الفتوح عن الحسين بن علي عليه السلام ،في جَوابِ كِتابِ عَبدِ اللهِ بنِ جَعفَرٍ إلَى: أمّا بَعدُ! فَإِنَّ كِتابَكَ وَرَدَ عَلَيَّ فَقَرَأتُهُ وفَهِمتُ ما ذَكَرتَ، وأُعلِمُكَ أنّي رَأَيتُ جَدّي رَسولَ اللهِ صلى الله عليه وآله في مَنامي فَخَبَّرَني بِأَمرٍ وأنَا ماضٍ لَهُ، لي كانَ أو عَلَيَّ، وَاللهِ يَابنَ عَمّي لَو كُنتُ في جُحرِ هامَّةٍ[2] مِن هَوامِّ الأَرضِ لَاستَخرَجوني ويَقتُلوني، وَاللهِ يَابنَ عَمّي لَيَعتَدِيُنَّ عَلَيَّ كَما عَدَتِ اليَهودُ عَلَى السَّبتِ، وَالسَّلامُ.[3]

۳۰۷) الفتوح: امام حسین علیہ السلام نے عبداللہ بن جعفر کے خط کے جواب میں فرمایا؛ اما بعد، تیرا خط مجھ تک پہنچا ہے میں نے اس کو پڑھا اور جو کچھ تو نے لکھا ہے میں نے سمجھا اور تجھے بتا رہا ہوں کہ میں نے اپنے نانا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور مجھے حکم دیا ہے جس کو انجام دوں گا، میرے فائدے میں ہو یا میرے نقصان میں، چچا کے بیٹے، خدا کی قسم، اگر میں حشرات میں کسی حشرہ کے سوراخ میں (ان میں چلا جاؤں تو بھی مجھے باہر نکل کر قتل کریں گے۔ چچا کے بیٹے، خدا کی قسم! مجھ پر ظلم کریں گے جس طرح یہودیوں نے ہفتے کے دن ظلم کیا۔ والسلام۔

308.الطبقات الكبرى: كَتَبَ عَبدُ اللهِ بنُ جَعفَرِ بنِ أبي طالِبٍ إلَيهِ كِتاباً يُحَذِّرُهُ أهلَ الكوفَةِ، ويُناشِدُهُ اللهَ أن يَشخَصَ إلَيهِم، فَكَتَبَ إلَيهِ الحُسَينُ عليه السلام: إنّي رَأَيتُ رُؤيا ورَأَيتُ فيها

---

[1] الفتوح: ج5ص30، مقتل الحسين للخوارزمي: ج1ص195، وراجع: أُسد الغابة: ج2ص28.
[2] الهَامَّةُ: ماله سمّ يقتل كالحيّة، وقد تطلق الهوامّ على ما لا يقتل كالحشرات (المصباح المنير: ص641 «الهم»).
[3] الفتوح: ج5ص67، مقتل الحسين للخوارزمي: ج1ص218؛ المناقب لابن شهر آشوب: ج4ص94 نحوه.

رَسولَ اللهِ ﷺ، وأمَرَني بِأَمرٍ أنَا ماضٍ لَهُ، ولَستُ بِمُخبِرٍ بِها أحَداً حَتّىٰ اُلاقِيَ عَمَلي.[1]

۳۰۸) طبقات کبری: عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب نے امام حسین علیہ السلام کی طرف لکھا اور امام علیہ السلام کو کوفہ والوں سے ڈرایا اور قسم دی کہ ان کی طرف نہ جائیں، امام حسین علیہ السلام نے اس کے جواب میں لکھا، میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ جس میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حکم دیا اور میں اس حکم کو انجام دوں گا۔ اس کے بارے میں کسی کو بھی نہیں بتاؤں گا دیکھو کیا ہوتا ہے۔

309. تاريخ الطبري عن الحارث بن كعب الوالبيّ عن عليّ بن [الحسين]: لِيَحيَى بنِ سَعيدٍ وعَبدِ اللهِ بنِ جَعفَرٍ: إنّي رَأَيتُ رُؤيا فيها رَسولُ اللهِ ﷺ، واُمِرتُ فيها بِأَمرٍ أنَا ماضٍ لَهُ، عَلَيَّ كانَ أو لي. فَقالا لَهُ: فَما تِلكَ الرُّؤيا؟ قالَ: ما حَدَّثتُ أحَداً بِها، وما أنَا مُحَدِّثٌ بِها حَتّىٰ ألقىٰ رَبّي.[2]

۳۰۹) تاریخ طبری: حارث بن کعب والبی نے امام زین العابدین ؑ سے نقل کیا ہے کہ؛ امام حسین علیہ السلام نے یحیٰی بن سعید اور عبد اللہ بن جعفر سے جب ان کو باہر نہ جانے کی تشویق کی تھی،

فرمایا، میں نے خواب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا مجھے حکم دیا کہ اس کو انجام دوں، چاہے میرے فائدے میں ہو یا نقصان میں،

امام علیہ السلام سے پوچھا گیا، کون سا خواب تھا؟

امام علیہ السلام نے فرمایا؛ وہ میں کسی کو نہ ہی بتایا ہے نہ ہی بتاؤں گا یہاں تک کہ اپنے خدا سے ملاقات کروں۔

---

[1] الطبقات الكبرى (الطبقة الخامسة من الصحابة): ج1 ص447، تهذيب الكمال: ج6 ص418 الرقم 1323، تاريخ دمشق: ج14 ص209، تاريخ الإسلام للذهبي: ج5 ص9، سير أعلام النبلاء: ج3 ص297 الرقم 48؛ المناقب لابن شهر آشوب: ج4 ص94 كلاهما نحوه.

[2] تاريخ الطبري: ج5 ص388، الكامل في التاريخ: ج2 ص548، البداية والنهاية: ج8 ص167؛ الإرشاد: ج2 ص69، إعلام الورى: ج1 ص446، بحار الأنوار: ج44 ص366.

ج. رُؤياهُ فى طَريقِ كَربَلاءَ

ج: کربلا میں امام علیہ السلام کا خواب

310. مقتل الحسين: سارَ الحُسَينُ عليه السلام حتّى نَزَلَ الثَّعلَبِيَّةَ، وذلِكَ فى وَقتِ الظَّهيرَةِ، ونَزَلَ أصحابُهُ، فَوَضَعَ رَأسَهُ فَأَغفى ثُمَّ انتَبَهَ باكِيا مِن نَومِهِ، فَقالَ لَهُ ابنُهُ عَلِيُّ بنُ الحُسَينِ: ما يُبكيكَ يا أبَه، لا أبكَى اللهُ عَينَيكَ؟! فَقالَ لَهُ: يا بُنَيَّ، هذِهِ ساعَةٌ لا تُكذَبُ فيهَا الرُّؤيا، فَأُعلِمُكَ أنّى خَفَقتُ بِرَأسى خَفقَةً، فَرَأَيتُ فارِسا عَلى فَرَسٍ وَقَفَ عَلَيَّ وقالَ: يا حُسَينُ! إنَّكُم تُسرِعونَ وَالمَنايا تُسرِعُ بِكُم إلَى الجَنَّةِ! فَعَلِمتُ أنَّ أنفُسَنا نُعِيَت إلَينا. فَقالَ لَهُ ابنُهُ عَلِيٌّ: يا أبَه، أفَلَسنا عَلَى الحَقِّ؟ قالَ: بَلى يا بُنَيَّ، وَالَّذى إلَيهِ مَرجِعُ العِبادِ! فَقالَ ابنُهُ عَلِيٌّ: إذا لا نُبالى بِالمَوتِ. فَقالَ لَهُ الحُسَينُ عليه السلام: جَزاكَ اللهُ يا بُنَيَّ خَيرَ ما جَزى بِهِ وَلَدا عَن والِدِهِ.[1]

۳۱۰) مقتل الحسین علیہ السلام خوارزمی: امام حسین علیہ السلام نے حرکت کی اور ظہر کے وقت مقام شعلیہ تک پہنچے، امام علیہ السلام نے اپنا سر (زمین) پر رکھا اور نیند میں چلے گئے جب اٹھے تو گریہ کیا،

امام علیہ السلام کے بیٹے علی ابن الحسین علیہ السلام نے ان سے کہا؛ اے بابا! کیوں رو رہے ہیں؟ خدا آپ کی آنکھوں کو رونا نہ دکھائے

امام علیہ السلام نے ان سے فرمایا؛ پیارے بیٹے! یہ وہ وقت ہے جس میں خواب جھوٹا نہیں ہوتا، تجھے بتا رہا ہوں کہ میں کچھ دیر کے لئے نیند میں چلا گیا اور میں نے دیکھا ایک گھوڑے سوار میرے سرہانے کھڑے ہو کر کہنے لگا؛ بس میں سمجھ گیا کہ میری موت کی خبر دی گئی ہے، بیٹے (علی ابن الحسین علیہ السلام) نے امام علیہ السلام سے کہا؛ اے بابا! کیا ہم حق پر نہیں ہیں؟

امام علیہ السلام نے فرمایا؛ کیوں نہیں، اے پیارے بیٹے! قسم اس ذات کی جس کی طرف سارے بندے لوٹ کر جائیں گے (ایسے ہی ہے ہم حق پر ہیں)،

پھر ان کے بیٹے علی نے ان سے کہا؛ تو پھر ہمیں موت سے کوئی خوف نہیں ہے،

---

[1] مقتل الحسين للخوارزمی: ج1 ص226، الفتوح: ج5 ص71؛ الملهوف: ص131 كلاهما نحوه.

امام حسین علیہ السلام نے اس سے فرمایا؛ میرے پیارے بیٹے ! خدا تجھے ایسی نیک جزاء دے جو کسی بھی باپ کی طرف سے کسی بیٹے کو نہ ملی ہو۔

311. الزيارات عن شهاب بن عبد ربّه عن أبي عبد اللّٰہ لَمّا صَعِدَ الحُسَينُ بنُ عَلِيٍّ عليه السلام عَقَبَةَ البَطنِ، قالَ لِأَصحابِهِ: ما أراني إلاّ مَقتولاً. قالوا: وما ذاكَ يا أبا عَبدِ اللهِ؟! قالَ: رُؤيا رَأَيتُها فِي المَنامِ. قالوا: وما هِيَ؟ قالَ: رَأَيتُ كِلاباً تَنهَشُني، أشَدُّها عَلَيَّ كَلبٌ أبقَعُ.[1]

۳۱۱) کامل الزیارات: شھاب بن عبد اللہ نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے؛ جب امام حسین علیہ السلام بلند مقام پر کھڑے ہوئے تو اپنے اصحاب سے فرمایا؛ میں ضرور بہ ضرور قتل ہو جاؤں گا،

انہوں نے کہا؛ اے ابا عبد اللہ وہ کس وجہ سے؟

فرمایا؛ اس خواب کی وجہ سے جو میں نے دیکھا ہے،

اصحاب نے پوچھا؛ وہ خواب کیا ہے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا؛ میں نے کتوں کو دیکھا ہے جو مجھے کاٹ رہے ہیں اور ان میں سے شدید حملہ آور وہ کتا ہے جو مختلف رنگوں والا ہے۔

د. رُؤياهُ قَبلَ يَومِ عاشوراءَ

د: عاشور کے دن سے پہلے امام علیہ السلام کا خواب

312. تاريخ الطبري: إنَّ عُمَرَ بنَ سَعدٍ نادى: يا خَيلَ اللهِ اركَبي وأبشِري. فَرَكِبَ فِي النّاسِ، ثُمَّ زَحَفَ نَحوَهُم بَعدَ صَلاةِ العَصرِ، وحُسَينٌ عليه السلام جالِسٌ أمامَ بَيتِهِ مُحتَبِيا[2] بِسَيفِهِ، إذ خَفَقَ بِرَأسِهِ عَلى رُكبَتَيهِ، وسَمِعَت اُختُهُ زَينَبُ الصَّيحَةَ، فَدَنَت مِن أخيها فَقالَت: يا أخي، أما تَسمَعُ الأَصواتَ قَدِ اقتَرَبَت؟! قالَ: فَرَفَعَ الحُسَينُ عليه السلام رَأسَهُ، فَقالَ: إنّي رَأَيتُ رَسولَ اللهِ صلى الله عليه وآله فِي المَنامِ، فَقالَ لي: إنَّكَ تَروحُ إلَينا. قالَ: فَلَطَمَت اُختُهُ وَجهَها، وقالَت: يا وَيلَتا. فَقالَ: لَيسَ لَكِ الوَيلُ يا

---

[1] كامل الزيارات: ص157 ح194، بحار الأنوار: ج45 ص87 ح24.

[2] الاحتباء: هو ضمّ الساقين إلى البطن بالثوب أو اليدين (مجمع البحرين: ج1 ص356 «حبا»).

أُخَيَّةُ، اسكُنی رَحِمَكِ الرَّحمنُ.[1]

۳۱۲) تاریخ طبری: عمر بن سعد نے آواز دی: اے خدا کی فوج سوار ہوجاؤ تمہیں خوشخبری ہو! ان کے ساتھ خود بھی سوار ہوگیا اور نماز عصر کے بعد ان کی (امام حسین علیہ السلام کے لشکر) کی طرف حملہ آور ہوا، امام حسین علیہ السلام اپنے خیمے کے دروازے پر تلوار کے ذریعے گھٹنوں پر سر رکھ کر بیٹھے ہوئے تھے کہ تھوڑی نیند آ گئی اور سر کو زانو پر رکھ دیا،

اسی وقت اپنی بہن زینبؑ کی آواز سنی جس نے نزدیک آ کر کہا، میرے بھائی کیا ان آوازوں کو نہیں سن رہے جو کہ نزدیک ہو چکے ہیں؟

امام حسین علیہ السلام نے سر بلند کر کے فرمایا؛ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے جس نے مجھے کہا: تو ہمارے پاس آ جائیگا۔

اس وقت زینبؑ نے اپنے سر پر ہاتھ مار کر کہا؛ وائے ہو ہم پر!

امام علیہ السلام نے فرمایا؛ میری پیاری بہن، آپ پر وائے نہیں ہے۔ آرام سے ہوجا، خدا تجھ پر رحمت نازل کرے۔

313.الفتوح: وإذَا المُنادی یُنادی مِن عَسكَرِ عُمَرَ: یا جُندَ اللهِ اركَبوا. قالَ: فَرَكِبَ النّاسُ و ساروا نَحوَ مُعَسكَرِ الحُسَینِ علیه السلام، وَالحُسَینُ علیه السلام فی وَقتِهِ ذٰلِكَ جالِسٌ قَد خَفَقَ رَأسُهُ عَلی رُكبَتَیهِ، وسَمِعَت اُختُهُ زَینَبُ رَضِیَ اللهُ عَنهَا الصَّیحَةَ وَالضَّجَّةَ، فَدَنَت مِن أخیها وحَرَّكَتهُ، فَقالَت: یا أخی، ألا تَسمَعُ الأَصواتَ قَدِ اقتَرَبَت مِنّا؟! قالَ: فَرَفَعَ الحُسَینُ علیه السلام رَأسَهُ وقالَ: یا اُختاه، إنّی رَأَیتُ جَدّی فِی المَنامِ وأبی عَلِیّا وفاطِمَةَ اُمّی وأخِی الحَسَنَ علیهم السلام، فَقالوا: یا حُسَینُ، إنَّكَ رائِحٌ إلَینا عَن قَریبٍ، وقَد وَاللهِ یا اُختاه دَنَا الأَمرُ فی ذٰلِكَ لا شَكَّ.[2]

۳۱۳) الفتوح: عمر بن سعد کے لشکر میں سے ندا دینے والے نے ایک آواز دی کہ؛ اے خدا کے لشکر! سوار ہو جاؤ بس لشکر والے سوار ہوئے اور امام حسین علیہ السلام کے لشکر کی جانب چلنے لگے، اسی وقت امام حسین علیہ السلام سر زانو، پر رکھ کر بیٹھے ہوئے تھے

---

[1] تاریخ الطبری: ج5 ص 416، الكامل فی التاریخ: ج2 ص 558، الفتوح: ج 5 ص 97، مقتل الحسین للخوارزمی: ج1 ص 249 كلّها نحوه؛ الإرشاد: ج2 ص 89، روضة الواعظین: ص 202، إعلام الوری: ج1 ص 454، بحار الأنوار: ج44 ص 391.

[2] الفتوح: ج5 ص 97، مقتل الحسین للخوارزمی: ج1 ص 249؛ الملهوف: ص 55 وفیه ذیله من «یا اُختاه» وكلاهما نحوه.

جب بہن زینبؑ نے ان کی آواز سنی تو زینبؑ نے نزدیک آ کر امام علیہ السلام کو نیند سے بیدار کیا اور فرمایا؛ اے میرے بھائی! کیا ان آوازوں کو نہیں سن رہے ہو ہمارے نزدیک ہو چکے ہیں؟

امام حسین علیہ السلام نے سر اٹھا کر فرمایا؛ اے بہن! میں نے نانا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، بابا علی علیہ السلام، ماں فاطمہ سلام اللہ علیہا، بھائی حسن علیہ السلام کو خواب میں دیکھا جو کہہ رہے تھے، اے حسین علیہ السلام! تو جلدی ہمارے پاس آ جائیگا، اے بہن! خدا کی قسم یہ بات نزدیک ہو چکی ہے۔

314. الفتوح: لَمّا كانَ وَقتُ السَّحَرِ، خَفَقَ الحُسَينُ عليه السلام بِرَأسِهِ[1] خَفقَةً[2]، ثُمَّ استَيقَظَ فَقالَ: أتَعلَمونَ ما رَأَيتُ فى مَنامِي السّاعَةَ؟ قالوا: وما الَّذى رَأَيتَ يَابنَ بِنتِ رَسولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وآلِهِ؟ فَقالَ: رَأَيتُ كَأَنَّ كِلابا قَد شَدَّت عَلَيَّ تُناشِبُنى[3]، وفيها كَلبٌ أبقَعُ رَأَيتُهُ أشَدَّها عَلَيَّ، وأظُنُّ الَّذى يَتَوَلّى قَتلى رَجُلٌ أبقَعُ وأبرَصُ مِن هٰؤُلاءِ القَومِ، ثُمَّ إنّى رَأَيتُ بَعدَ ذٰلِكَ جَدّى رَسولَ اللهِ صلى الله عليه وآله، ومَعَهُ جَماعَةٌ مِن أصحابِهِ وهُوَ يَقولُ لى: يا بُنَيَّ! أنتَ شَهيدُ آلِ مُحَمَّدٍ، وقَدِ استَبشَرَت بِكَ أهلُ السَّماواتِ وأهلُ الصَّفحِ[4] الأَعلى، فَليَكُن إفطارُكَ عِندِى اللَّيلَةَ، عَجِّل ولا تُؤَخِّر، فَهذا أثَرُكَ[5] قَد نَزَلَ مِنَ السَّماءِ لِيَأخُذَ دَمَكَ فى قارورَةٍ خَضراءَ. وهٰذا ما رَأَيتُ، وقَد أزِفَ الأَمرُ واقتَرَبَ الرَّحيلُ مِن هٰذِهِ الدُّنيا، لا شَكَّ فى ذٰلِكَ.[6]

(۳۱۴) الفتوح: جب سحر کا وقت تھا تو امام حسین علیہ السلام پر نیند کا غلبہ تھا اور ایک مرتبہ نیند میں چلے گئے اور بیدار ہو کر فرمایا؛ کیا تم جانتے ہو کہ میں نے ابھی خواب میں کیا دیکھا ہے؟ سب نے کہا؛ کیا دیکھا ہے اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دختر کے فرزندؑ: فرمایا؛ میں نے خواب میں کتوں کو دیکھا ہے جو مجھ پر حملہ آور ہیں اور ان میں سے ایک ایسا کتا تھا جو مجھ پر زیادہ حملہ کر رہا تھا، میرے خیال میں مجھے قتل کرے گا، اس لشکر میں سے ایسا ہوگا جو برص (کی بیماری) میں مبتلا ہے پھر میں نے نانا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کچھ لوگوں کے ساتھ دیکھا جو مجھے فرما رہے تھے، میرے پیارے بیٹے! تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

[1] فى المصدر: «رأسُه»، والتصويب من المصادر الاُخرى.
[2] نَشَبَ فى الشيء: إذا وقع فيما لا مخلص له منه (لسان العرب: ج1 ص757 «نشب»).
[3] خَفَقَ بِرَأسِهِ خَفقَةً: إذا أخَذَته سِنَةٌ من النّعاس فمالَ رأسُهُ دونَ سائرِ جَسَدِهِ (المصباح المنير: ص176 «خفق»).
[4] فى مقتل الحسين وبحار الأنوار: «الصفيح» بدل «الصفح». والصّفيحُ: من أسماء السماء (النهاية: ج3 ص35 «صفح»).
[5] الأَثَرُ: الأجَلُ (النهاية: ج1 ص23 «أثر»).
[6] الفتوح: ج5 ص99، مقتل الحسين للخوارزمي: ج1 ص251.

کے خاندان کا شہید ہے اور آسمان اور ملکوت والوں نے تجھے خوشخبری دی ہے، آج رات کی افطار میرے ہاں کروگے، جلدی کرو دیر نہ کرو کیوں کہ یہ موت آسمان سے تیرے لئے آئی ہے تا کہ تیرے خون کو سبز ظرف میں لے، یہ ہے جو میں نے دیکھا اور بیشک وقت نزدیک ہوگیا ہے اور دنیا سے جانے کا وقت آ گیا ہے۔

315.مثير الأحزان: جاءَ رَجُلٌ... فَقالَ: أينَ الحُسَينُ؟ فَقالَ: ها أناذا. قالَ: أبشِر بِالنّارِ. قالَ: اُبشِرُ بِرَبٍّ رَحيمٍ، وشَفيعٍ مُطاعٍ، مَن أنتَ؟ قالَ: أنَا شِمرُ بنُ ذِي الجَوشَنِ. قالَ الحُسَينُ عليه السلام: اللهُ أكبَرُ، قالَ رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: «رَأَيتُ كَأَنَّ كَلبا أبقَعَ يَلَغُ[1] في دِماءِ أهلِ بَيتي»..... وقالَ الحُسَينُ عليه السلام: رَأَيتُ كَأَنَّ كِلابا تَنهَشُني، وكَأَنَّ فيها كَلبا أبقَعَ[2] كانَ أشَدَّهُم عَلَيَّ، وهُوَ أنتَ. وكانَ أبرَصَ.[3]

۳۱۵) مثیر الاحزان: ایک شخص نے آ کر کہا؛ حسین علیہ السلام کہاں ہے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا؛ میں یہاں ہوں،

اس شخص نے کہا؛ جہنم کی خوشخبری لو،

امام علیہ السلام نے فرمایا؛ میں مہربان خدا کی شفاعت کی خوشخبری دیتا ہوں،

امام حسین علیہ السلام نے پوچھا؛ تو کون ہے؟

اس نے کہا میں شمر بن ذی الجوشن ہوں،

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا؛ اللہ اکبر، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا؛ میں نے سیاہ وسفید کتا دیکھا ہے جو میرے اہل بیت کے خون کو زبان لگا رہا تھا۔

نیز فرمایا؛ میں نے ایسے کتوں کو دیکھا ہے جو مجھے کاٹ رہے تھے اور برص مرض جیسا کتا تھا جو مجھ پر دوسروں سے زیادہ حملہ کر رہا تھا اور وہ تو ہے شمر جو برص کے مرض میں مبتلا ہے۔

---

[1] وَلَغَ يَلَغُ: أي شرب منه بلسانه (النهاية: ج5 ص226 «ولغ»).
[2] الأبقَعُ: ما خالط بياضه لون آخر (لسان العرب: ج8 ص17 «بقع»).
[3] مثير الأحزان: ص64، بحار الأنوار: ج45 ص31؛ أنساب الأشراف: ج3 ص401 وفيه صدره إلى «أهل بيتي».

الفصل الخامِسَ عَشَرَ: إجابة دعوات الإمام و كراماته

پندرھویں فصل: امام کی کرامات اور دعا کا قبول ہونا

خَلاصُ يَدِ رَجُلٍ فِي الطَّوافِ

طواف میں ایک شخص کے ہاتھ کو بچانا

316. تهذيب الأحكام عن أيّوب بن أعين عن أبي عبد الله عليه السلام: إنَّ امرَأَةً كانَت تَطوفُ وخَلفَها رَجُلٌ، فَأَخرَجَت ذِراعَها،

فَقالَ[1] بِيَدِهِ حَتّى وَضَعَها عَلى ذِراعِها، فَأَثبَتَ اللهُ يَدَهُ في ذِراعِها حَتّى قَطَعَ الطَّوافَ.

وأُرسِلَ إلَى الأَميرِ، وَاجتَمَعَ النّاسُ،

وأُرسِلَ إلَى الفُقَهاءِ، فَجَعَلوا يَقولونَ: اِقطَع يَدَهُ فَهُوَ الَّذي جَنَى الجِنايَةَ.

فَقالَ: هاهُنا أحَدٌ مِن وُلدِ مُحَمَّدٍ رَسولِ اللهِ صلى الله عليه وآله؟ فَقالوا: نَعَم، الحُسَينُ بنُ عَلِيٍّ عليه السلام، قَدِمَ اللَّيلَةَ. فَأَرسَلَ إلَيهِ فَدَعاهُ،

فَقالَ: اُنظُر ما لَقِيا ذانِ! فَاستَقبَلَ القِبلَةَ ورَفَعَ يَدَيهِ فَمَكَثَ طَويلاً يَدعو، ثُمَّ جاءَ إلَيها حَتّى خَلَّصَ يَدَهُ مِن يَدِها.

فَقالَ الأَميرُ: ألا نُعاقِبُهُ بِما صَنَعَ؟

فَقالَ: لا[2].[3]

۳۱۹) تھذیب الاحکام: ایوب بن اعین نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے: ایک عورت طواف کی حالت میں تھی اور یک مرد اس کے پیچھے طواف کررہا تھا، عورت نے اپنی کہنی کو باہر نکالا اور مرد نے بھی اس پر ہاتھ رکھا، خدا نے

---

[1] في المناقب لابن شهر آشوب: «فمال» بدل «فقال»، والظاهر أنّه الصواب.

[2] لعلّ السبب في عدم موافقة الإمام عليه السلام على عقوبة الرجل، هو أنّه أُخزي أمام الآخرين، وهذه عقوبة إلهيّة له، وهي كافية لعقوبته الدنيوية أيضاً.

[3] تهذيب الأحكام: ج5 ص470 ح1647، المناقب لابن شهر آشوب: ج4 ص51، بحار الأنوار: ج44 ص183 ح10.

اس مرد کے ہاتھ کو عورت کی کہنی پر ایسے چپکا دیا کہ مجبور ہو کر اس کو طواف توڑنا پڑا، (مکہ) کے حاکم کی طرف پیغام بھیجا گیا اور لوگ جمع ہو گئے اور فقہاء کو خبر دی گئی، انہوں نے پوچھا: کیا ادہر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد میں سے کوئی ہے؟

لوگوں نے کہا؛ ہاں، کل رات حسین بن علی علیہ السلام آئے ہیں،

امام علیہ السلام کی طرف کسی کو بھیج کر بلایا گیا اور حاکم نے کہا؛ دیکھو ان دو کو کیا ہوا ہے؟

امام علیہ السلام نے رو بقبلہ ہو کر ہاتھ بلند کر کے کچھ دیر تک دعا مانگی پھر عورت کے نزدیک آ کر اسکے ہاتھ سے مرد کے ہاتھ کو جدا کیا،

حاکم نے کہا؛ کیا ہم اس مرد کو اپنے کام کی وجہ سے سزا نہ دیں؟ امام علیہ السلام نے فرمایا؛ نہیں۔

15/2

إخضِرارُ النَّخلَةِ اليابِسَةِ

خشک خرما کے درخت کا سبز ہو جانا

317. دلائل الإمامة عن محمّد الكناني عن أبي عبد الله عليه السلام: خَرَجَ الحُسَينُ بنُ عَلِيٍّ عليه السلام في بَعضِ أسفارِهِ ومَعَهُ رَجُلٌ مِن وُلدِ الزُّبَيرِ بنِ العَوّامِ يَقولُ بِإمامَتِهِ. فَنَزَلوا في طَريقِهِم بِمَنزِلٍ تَحتَ نَخلَةٍ يابِسَةٍ قَد يَبِسَت مِنَ العَطَشِ، فَفُرِشَ لِلحُسَينِ عليه السلام [1] تَحتَها، وبِإزائِهِ نَخلَةٌ اُخرى [لَيسَ] [2] عَلَيها رُطَبٌ. قالَ: فَرَفَعَ يَدَهُ ودَعا بِكَلامٍ لَم أفهَمهُ، فَاخضَرَّتِ النَّخلَةُ وعادَت إلى حالِها، وأورَقَت وحَمَلَت رُطَبًا. فَقالَ الجَمّالُ الَّذِي اكتَرى مِنهُ: هذا سِحرٌ وَاللهِ! فَقالَ الحُسَينُ عليه السلام: وَيلَكَ، إنَّهُ لَيسَ بِسِحرٍ، ولكِن دَعوَةُ ابنِ نَبِيٍّ مُستَجابَةٌ. قالَ: ثُمَّ صَعِدوا النَّخلَةَ فَجَنَوا مِنها ما كَفاهُم جَميعًا. [3]

(۳۱۷) دلائل الامامۃ: محمد کنانی نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے؛ امام حسین علیہ السلام نے ایک سفر کیا جس میں زبیر بن عوام کی اولاد میں سے ایک شخص ساتھ تھا اور وہ اس کی امامت کا عقیدہ رکھتا تھا، سفر کے دوران ایک جگہ پر ایک

---

[1] في الطبعة المعتمدة: «ففرش الحسين»، والتصويب من طبعة النجف.

[2] الزيادة من طبعة النجف.

[3] دلائل الإمامة: ص186 ح105، وفي الكافي: ج1 ص462 ح4 والعدد القويّة: ص36 ح31، «خرج الحسن بن علي عليه السلام ...».

خرما کے خشک درخت کے نیچے جو درخت پانی نہ ہونے کی وجہ سے خشک ہوگیا تھا، بیٹھے، اس درخت کے نیچے امام حسین علیہ السلام کے لئے ایک فرش بچھایا گیا اور امام علیہ السلام کے سامنے درخت خشک اور بغیر پھل کے تھا۔

(وہ زبیر کا فرزند) کہتا ہے: امام علیہ السلام نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی جو میں نہیں سمجھ سکا کھجور کا درخت سبز ہوا، اور اپنی پہلے والی حالت پر لوٹ آیا اور اس میں پتے اور کھجور آ گئے، جس شخص سے اونٹ کرائے پر لیا ہوا تھا اس نے کہا: خدا کی قسم یہ جادو ہے،

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا؛ وائے ہو تم پر یہ جادو نہیں ہے، بلکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند کی قبولیت دعا ہے، پھر قافلے والوں نے درخت پر جا کر اتنے کھجور توڑے کہ سب کے لئے کافی ہو گئے۔

15/3

إحياءُ المَيِّتِ

مردہ کو زندہ کرنا

318.الخرائج والجرائح عن يحيى بن أُمّ الطويل: كُنّا عِندَ الحُسَينِ عليه السلام إذ دَخَلَ عَلَيهِ شابٌّ يَبكى، فَقالَ لَهُ الحُسَينُ عليه السلام: ما يُبكيكَ؟ قالَ: إنَّ والِدَتى تُوُفِّيَت فى هذِهِ السّاعَةِ ولَم توصِ، ولَها مالٌ، وكانَت قَد أمَرَتنى ألّا اُحدِثَ فى أمرِها شَيئا حَتّى اُعلِمَكَ خَبَرَها. فَقالَ الحُسَينُ عليه السلام: قوموا بِنا حَتّى نَصيرَ إلى هذِهِ الحُرَّةِ. فَقُمنا مَعَهُ حَتّى انتَهَينا إلى بابِ البَيتِ الَّذى فيهِ المَرأَةُ وهِىَ مُسَجّاةٌ[1]، فَأَشرَفَ عَلَى البَيتِ ودَعَا اللهَ لِيُحيِيَها حَتّى توصِىَ بِما تُحِبُّ مِن وَصِيَّتِها، فَأَحياهَا اللهُ، وإذَا المَرأَةُ جَلَسَت وهِىَ تَتَشَهَّدُ، ثُمَّ نَظَرَت إلَى الحُسَينِ عليه السلام فَقالَت: اُدخُلِ البَيتَ يا مَولاىَ ومُرنى بِأَمرِكَ. فَدَخَلَ وجَلَسَ عَلى مِخَدَّةٍ ثُمَّ قالَ لَها: وَصّى يَرحَمُكِ اللهُ. فَقالَت: يَابنَ رَسولِ اللهِ، إنَّ لى مِنَ المالِ كَذا و كَذا فى مَكانِ كَذا و كَذا، وقَد جَعَلتُ ثُلُثَهُ إلَيكَ لِتَضَعَهُ حَيثُ شِئتَ مِن أولِيائِكَ، والثُّلُثانِ لِابنى هذا إن عَلِمتَ أنَّهُ مِن مَواليكَ وأولِيائِكَ، وإن كانَ مُخالِفا فَخُذهُ إلَيكَ، فَلا حَقَّ لِلمُخالِفينَ فى

[1] سُجّي: أي غُطّي، والمُتَسجّي: المتغطّي (النهاية: ج2 ص344 «سجا»).

أموالِ المُؤمِنينَ. ثُمَّ سَأَلَتهُ أن يُصَلِّيَ عَلَيها وأن يَتَوَلّى أمرَها، ثُمَّ صارَتِ المَرأةُ مَيِّتَةً كَما كانَت. [۱]

۳۱۸) خرائج و جرائح میں یحیٰی بن ام طویل سے نقل ہے؛ ہم امام حسین علیہ السلام کے پاس تھے کہ ایک جوان روتے ہوئے آیا،

امام حسین علیہ السلام نے اس سے پوچھا: کیوں رو رہے ہو؟

اس نے کہا؛ میری ماں ابھی ابھی مرگئی ہے اوراس نے وصیت نہیں کی اور اس کا مال تھا کہ مجھے حکم دے کر گئی ہے کہ اس کو ہاتھ نہ لگاؤں جب تک آپ کو نہ بتا دوں،

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا؛ ہمارے ساتھ آجا تاکہ اس آزاد عورت کی طرف چلیں، ہم ان کے ساتھ اٹھ کر چلے، یہاں تک کہ ایک گھر (کمرے) میں پہنچے جہاں وہ عورت تھی، امام علیہ السلام گھر کے دروازے پر کھڑے ہوکر خدا کے چاہا کہ اس عورت کو زندہ کرے تاکہ جس کے بارے میں چاہے وصیت کرے خدا نے بھی اس عورت کو زندہ کیا اور وہ اٹھ کر بیٹھی درحالانکہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گواہی دینے لگی، پھر امام حسین علیہ السلام کی جانب دیکھ کر کہا؛ اے میرے مولیٰ! گھر میں آجائیں اور مجھے حکم دیں،

امام حسین علیہ السلام اندر داخل ہوئے اور تکیہ پر ٹیک لگا کر بیٹھے پھر عورت سے کہا؛ وصیت کرو، خدا تجھے معاف کرے،

عورت نے کہا؛ اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند، میں نے فلاں فلاں کو دیا جس کو چاہے دے دو اور اس کے باقی دو حصے میرے اس بیٹے کے لئے ہیں، اگر آپ کہ پتہ ہو کہ آپ کے چاہنے والوں میں سے ہے لیکن اگر مخالف ہے تیرا تو وہ مال بھی آپ ہی اٹھائیں کیونکہ مومنوں کے مال میں اہل بیت کے مخالف کو کوئی حق نہیں ہے،

پھر امام علیہ السلام نے اس پر نماز پڑھنا چاہی اور اس کے کفن اور دفن کا انتظام کیا، پھر عورت اسی طرح انتقال کرگئی جس طرح پہلے کرگئی تھی۔

---

[۱] الخرائج والجرائح: ج1ص 245 ح1. الثاقب في المناقب: ص 344 ح 290. بحار الأنوار: ج44ص180 ح3 وراجع: الصراط المستقيم: ج2ص178 ح10.

15/4

بَرَكَةُ ماءِ البِئرِ

کنویں کے پانی میں برکت کا آجانا

319.الطبقات الكبرى عن أبي عون: لَمّا خَرَجَ حُسَينُ بنُ عَلِيٍّ عليه السلام مِنَ المَدينَةِ يُريدُ مَكَّةَ، مَرَّ بِابنِ مُطيعٍ وهُوَ يَحفِرُ بِئرَهُ، فَقالَ لَهُ: أينَ فِداكَ أبي واُمّي؟ قالَ: أرَدتُ مَكَّةَ. وذَكَرَ لَهُ أنَّهُ كَتَبَ إلَيهِ شيعَتُهُ بِها. فَقالَ لَهُ ابنُ مُطيعٍ: أينَ [1] فِداكَ أبي واُمّي! مَتِّعنا بِنَفسِكَ ولا تَسِر إلَيهِم. فَأَبى حُسَينٌ عليه السلام، فَقالَ لَهُ ابنُ مُطيعٍ: إنَّ بِئري هذِهِ قَد رَشَّحتُها [2]، وهذَا اليَومُ أوانُ ما خَرَجَ إلَينا فِي الدَّلوِ شَيءٌ مِن ماءٍ، فَلَو دَعَوتَ اللهَ لَنا فيها بِالبَرَكَةِ. قالَ: هاتِ مِن مائِها. فَأَتى مِن مائِها فِي الدَّلوِ، فَشَرِبَ مِنهُ، ثُمَّ مَضمَضَ ثُمَّ رَدَّهُ فِي البِئرِ، فَأَعذَبَ وأَمهى. [3][4]

٣١٩) طبقات کبریٰ: ابوعون سے نقل ہے؛ جب امام حسین علیہ السلام مدینے سے مکہ کے لئے باہر نکلے تو امام علیہ السلام کا گذر ابن مطیع شخص سے ہوا جو کنوا کھود رہا تھا، اس نے امام علیہ السلام سے کہا؛ میرے ماں باپ، آپ پر قربان، کہاں جارہے ہیں؟

امام علیہ السلام نے فرمایا؛ مکہ کی طرف جارہا ہوں، اور جن پیروکاروں نے خط لکھے تھے ان کے بارے میں بتایا،
ابن مطیع نے ان سے کہا، میرے ماں باپ آپ پر قربان! ہمیں فائدہ پہنچائیں ان کی طرف نہ جائیں لیکن امام علیہ السلام نے انکار کردیا،
ابن مطیع نے ان سے کہا؛ اس کنویں کو میں نے تیار کیا ہے، آج ہمیں اس سے ایک ڈول پانی کا ملتا ہے، کاش آپ اس کی برکت کے لئے دعا کریں۔

---

[1] في المصدر: «إنّي»، والصواب ما أثبتناه كما في المصادر الاُخرى.
[2] التَّرشيح: التَّهيئة للشيء (لسان العرب: ج2 ص450 «رشح»).
[3] ماهَتِ الرَّكِيَّةُ [البئرُ]: كَثُرَ ماؤها. وأماهَها الله: أكثَرَ ماءَها (المصباح المنير: ص587 «موه»).
[4] الطبقات الكبرى: ج 5 ص 144، تاريخ دمشق: ج 14 ص 182، تاريخ الإسلام للذهبي: ج 5 ص 8، بغية الطلب في تاريخ حلب: ج 6 ص 2592 عن ابن عون.

امام علیہ السلام نے فرمایا؛ اس سے پانی لے کر آؤ، پانی کا ڈول لے کر آیا، امام علیہ السلام نے اسے پیا، کلی کی اور باقی پانی کنویں میں ڈال دیا، کنویں کا پانی میٹھا اور زیادہ ہوگیا۔

15/5

وِلادَةُ غُلامٍ

فرزند کی ولادت

320. فرج المهموم عن أبي عبد الله عليه السلام: خَرَجَ الحُسَينُ عليه السلام إلى مَكَّةَ في سَنَةٍ ماشِيا، فَوَرِمَت قَدَماهُ، فَقالَ لَهُ بَعضُ مَواليهِ: لَو رَكِبتَ لَيَسكُنُ الوَرَمُ هذا مِنكَ؟ فَقالَ: كَلّا، إذا أتَينا هذَا المَنزِلَ فَإِنَّهُ يَستَقبِلُكَ أسوَدُ ومَعَهُ دُهنٌ فَاشتَرِهِ. فَقالَ لَهُ مَولاهُ: بِأَبي أنتَ واُمّي، ما قُدّامَنا مَنزِلٌ يَبيعُ فيهِ أحَدٌ هذَا الدُّهنَ؟

فَقالَ: بَلى، أمامَكَ دونَ المَنزِلِ. فَسارَ ميلاً فَإِذا هُوَ بِالأَسوَدِ،

فَقالَ الحُسَينُ عليه السلام لِمَولاهُ: دونَكَ الرَّجُلَ فَخُذ مِنهُ الدُّهنَ وأعطِهِ الثَّمَنَ. فَقالَ الأَسوَدُ لِلمَولى: لِمَن أرَدتَ هذَا الدُّهنَ؟

فَقالَ: لِلحُسَينِ بنِ عَلِيٍّ عليه السلام. فَقالَ: اِنطَلِق بِنا إلَيهِ. فَصارَ نَحوَهُ فَسَلَّمَ وقالَ: يَابنَ رَسولِ اللهِ أنَا مَولاكَ فَلا آخُذُ مِنكَ ثَمَنا، ولكِنِ ادعُ اللهَ أن يَرزُقَني وَلَدا ذَكَرا سَوِيّا يُحِبُّكُم أهلَ البَيتِ، فَإِنّي خَلَّفتُ امرَأَتي تَمخَضُ[1].

فَقالَ: اِنطَلِق إلى مَنزِلِكَ فَإِنَّ اللهَ قَد وَهَبَ لَكَ وَلَدا سَوِيّا. فَذَهَبَ فَوَجَدَهُ، ثُمَّ عادَ إلَى الحُسَينِ عليه السلام فَدَعا لَهُ بِالخَيرِ لِوِلادَةِ الغُلامِ لَهُ.

ثُمَّ إنَّ الحُسَينَ عليه السلام مَسَحَ مِنَ الدُّهنِ، فَما قامَ مِن مَوضِعِهِ حَتّى ذَهَبَ الوَرَمُ عَنهُ.[2]

---

[1] مَخَضَت: أي تحرّك الولد في بطنها للولادة، فضربها المخاض (النهاية: ج 4 ص 306 «مخض»).

[2] فرج المهموم: ص 226، بحار الأنوار: ج 44 ص 185 ح 13، وفي الكافي: ج 1 ص 463 ح 6 ودلائل الإمامة: ص 172 ح 93 والعُدد القويّة: ص 30 ح 20، خرج الحسن بن علي عليه السلام....

۳۲۰) فرج المھموم میں امام صادق علیہ السلام سے ہے؛ ایک سال امام حسین علیہ السلام پیدل مکہ گئے اور آپ کے پاؤں سوج گئے ایک نزدیکی شخص نے امام علیہ السلام سے کہا؛ کاش سوار ہوجاتے تا کہ آپ کے پیروں کی سوجن ختم ہوجاتی۔

امام علیہ السلام نے فرمایا؛ بالکل نہیں جب اس جگہ ہم پہنچے تو ایک سیاہ پوست شخص تیل لے کر ہمارے پاس آئے گا اور تم وہ اس سے خرید لینا۔

اس نزدیکی شخص نے کہا؛ میرے ماں باپ آپ پر قربان ! آگے کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں پر کوئی یہ تیل کو بیچے،

امام علیہ السلام نے فرمایا؛ کیوں نہیں، تیرے آگے اور منزل گاہ پہنچنے سے پہلے آئے گا،

بس جب ایک میل چلے تو ایک سیاہ پوست شخص کو دیکھا، امام حسین علیہ السلام نے اس سے فرمایا؛ یہ وہی شخص ہے، اس سے تیل خرید لو اور اس کی قیمت دو،

سیاہ پوست شخص نے اس نزدیکی شخص سے پوچھا: یہ تیل کس کے لئے چاہتے ہو؟

اس نے کہا؛ حسین بن علی علیہ السلام کے لئے، اس نے کہا؛ ہمیں اس کے پاس لے چلو،

وہ شخص امام علیہ السلام کے پاس آیا اور سلام دے کر کہا؛ اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند: میں آپ کا غلام ہوں اور آپ سے پیسے نہیں لوں گا، لیکن آپ دعا کریں کہ خدا مجھے صحیح سالم بیٹا عطا کرے جو آپ اہل بیت سے محبت کرے، کیوں کہ میری بیوی بچہ جننے کی حالت میں ہے،

امام علیہ السلام نے فرمایا؛ اپنے گھر واپس جاؤ کہ خدا نے تجھے سالم بیٹا عطا کیا ہے، وہ گیا اور ایسے ہی دیکھا پھر وہ امام حسین علیہ السلام کی طرف واپس آیا اور امام علیہ السلام نے اس کے بیٹے کی ولادت کی وجہ سے اس کے لئے دعائے خیر مانگی۔

اس وقت امام حسین علیہ السلام نے اپنے پیروں کو روغن (تیل) لگایا اور اپنی جگہ سے نہیں اٹھے تھے کہ آپ کے پیروں کے ورم ختم ہوگئے۔

15/6

ضالَّةُ الأَعرابِيّ

اعرابی کی کھوئی ہوئی چیز کے بارے میں رہنمائی

321.إثبات الهداة عن عبد الله بن عبّاس: كُنتُ جالِسا عِندَ الحُسَينِ عليه السلام فَجاءَهُ أعرابِيٌّ، وقالَ: ضَلَّ بَعيري ولَيسَ لي غَيرُهُ، وأنتَ ابنُ رَسولِ اللهِ أرشِدني إلَيهِ. فَقالَ: إذهَب إلى مَوضِعِ كَذا فَإِنَّهُ فيهِ وفي مُقابِلِهِ أسَدٌ. فَذَهَبَ إلى ذلِكَ المَوضِعِ فَوَجَدَهُ كَما قالَ عليه السلام.[1]

(۳۲۱) اثبات الھداۃ: عبد اللہ بن عباس سے نقل ہے؛ میں امام حسین علیہ السلام کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک بادیہ نشین عرب آیا اور کہا؛ میرا اونٹ گم ہوگیا ہے اور آپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند ہیں مجھے اس کے بارے میں بتائیے۔

امام علیہ السلام نے فرمایا؛ فلاں جگہ جاؤ وہاں ہے جس کے سامنے شیر بھی کھڑا ہے،

بادیہ نشین گیا، اس اونٹ کے پاس گیا جہاں جیسے امام علیہ السلام نے بتایا تھا ایسے اس نے پایا۔

15/7

جَنابَةُ الأَعرابِيّ

اعرابی کے مجنب ہونے کی خبر دینا

322.الخرائج والجرائح عن جابر الجعفي عن زين العابدين عليه السلام: أقبَلَ أعرابِيٌّ إلَى المَدينَةِ لِيَختَبِرَ الحُسَينَ عليه السلام لِما ذُكِرَ لَهُ مِن دَلائِلِهِ، فَلَمّا صارَ بِقُربِ المَدينَةِ خَضخَضَ[2] ودَخَلَ المَدينَةَ، فَدَخَلَ عَلَى الحُسَينِ عليه السلام وهُوَ جُنُبٌ. فَقالَ لَهُ أبو عَبدِ اللهِ الحُسَينُ عليه السلام: أما تَستَحي يا أعرابِيُّ أن تَدخُلَ

---

[1] إثبات الهداة: ج2 ص591 ح85 نقلاً عن كتاب التحفة في الكلام.

[2] الخَضخَضَة: الاستِمناء، وهو استنزال المَنِيّ في غير الفَرج. وأصل الخضخضة التحريك (النهاية: ج2 ص39 «خضخض»).

إلى إمامِكَ وأنتَ جُنُبٌ؟! وقالَ: أنتُم مَعاشِرَ العَرَبِ، إذا خَلَوتُم خَضخَضتُم.[1]

۳۲۲) خرائج و جرائح: جابر جعفی نے امام زین العابدین سے نقل کیا ہے، ایک بادیہ نشین عرب سے مدینے گیا تاکہ حسین علیہ السلام کی (امامت کی) دلیلوں کے بارے میں جو سنی تھیں، امتحان لے جب مدینے کے نزدیک پہنچا تو استمنا کیا اور مدینے میں داخل ہوا اور جنابت کی حالت میں امام حسین علیہ السلام کے پاس آیا،

امام حسین علیہ السلام نے اس سے کہا؛ اے اعرابی؛ تجھے شرم نہیں آتی کہ جنابت کی حالت میں اپنے امام علیہ السلام کے پاس آئے ہو؟

تم عرب لوگ جب اکیلے میں جاتے ہو تو استمنا کرتے ہو۔

[1] الخرائج والجرائح: ج1ص 246 ح2، الصراط المستقيم: ج2ص178 ح2 نحوه، بحار الأنوار: ج44ص181 ح4.

قَالَ الْحُسَيْنُ عَلَيهِ السَّلَام:

اَعْجَزُ النَّاسِ مَنْ عَجَزَ عَنِ الدُّعَآءِ وَ اَبْخَلُ النَّاسِ مَنْ بَخِلَ بِالسَّلاَمِ۔[1]

حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا:

لوگوں میں سب سے کمزور وہ ہے جو دعا سے عاجز ہو اور سب سے بڑا کنجوس وہ ہے جو سلام کرنے میں کنجوسی کرے۔

---

[1] بحار الانوار: ۹۳،۲۹۴؛ موسوعة كلمات الامام الحسین علیہ السلام: ص ۷۸۱، ح ۹۷۱

البابُ الرّابعُ

الحکم العبادیّة

عبادتی حکمتیں

سُئِلَ الْاِمَامُ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَام عَنِ الْاَدَبِ فَقَالَ:

هُوَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ بَيْتِكَ فَلا تُلْقِيَ اَحَداً اِلَّا رَاَيْتَ لَهُ الْفَضْلَ عَلَيْكَ.[1]

حضرت امام حسین علیہ السلام سے ادب کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا:

ادب یہ ہے کہ جب تم اپنے گھر سے باہر نکلو تو جس سے بھی ملاقات کرو اس کو اپنے سے بہتر جانو۔

(یعنی ہمیشہ دوسروں کو اپنے سے بہتر سمجھو اور ان کا احترام کرو)۔

---

[1] دیوان الامام الحسین علیہ السلام: ص۹۹؛ موسوعة کلمات الامام الحسین علیہ السلام: ص۹۱۰، ۷۵۰